


ایک امت، ایک دین، ایک خلافت

نومبر - دسمبر 2011ء

# نصرۃ میگزین




## افواجِ پاکستان کے افسران کے نام کھلا خط

- سرمایہ دارانہ نظام یورپی خواتین میں ڈپریشن کا باعث بن رہا ہے
- کیا اسلامی معیشت میں مانیٹری اور فسکل پالیسی ممکن ہے؟

'ایک اسلامی خلافت' کی سوچ پر حملہ آور

## کیمرون کی اقوامِ متحدہ میں تقریر کا جواب

---

کشمیر سے دستبرداری، کیانی اور گیلانی کی ایک اور غداری!

## پاکستان کے عوام کسی طور بھی کشمیر پر غداری کی اجازت نہیں دیں گے

گیلانی اور منموہن کی ملاقات کے بعد دئے گئے بیانات پاکستان کے مسلمانوں کے لئے نہ صرف تشویش ناک ہیں بلکہ ان سے کشمیر کے ستر ہزار شہداء کے خون سے غداری کی بو آ رہی ہے۔ مسئلہ کشمیر کو 'کھڈے لائن' لگا کر بھارت سے پیار ومحبت کی پینگیں بڑھانے والے امت کے بدترین غدار ہیں۔ جہاد پر قدغن لگا کر اور بھارت کو لائن آف کنٹرول پر باڑ لگانے کی اجازت دے کر پاکستان کے حکمرانوں نے امریکی حکم پر جو غداری کا سلسلہ شروع کیا تھا اب وہ اپنے تکمیلی مراحل کی طرف گامزن ہے۔ لیکن حکمران یاد رکھیں کہ اللہ کے آگے جھکنے والے پاکستان کے مسلمان کبھی بھی مشرک ہندوؤں کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوں گے اور ان کی بالادستی کبھی بھی قبول نہیں کریں گے۔

افغانستان اور کشمیر پالیسی پر یوٹرن ہو یا ایٹمی اور میزائل پروگرام پر، امریکہ گزشتہ دس سالوں کے دوران سیاسی اور عسکری حلقوں میں موجود اپنے ایجنٹوں کی مدد سے پاکستان کو کمزور کر رہے ہیں۔ یہ سب بھارت کو اپنی مغربی سرحدوں سے محفوظ بنانے کے لئے کیا جا رہا ہے تاکہ وہ اپنی توجہ مکمل طور پر چین کی طرف مبذول کر سکے جسے امریکہ مشرق بعید اور پیسفک میں اپنا حریف سمجھتا ہے۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک بھارت کو بلاشرکتِ غیرے جنوب ایشیاء کا لیڈر نہ بنا دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ گزشتہ دس سالوں کے دوران پاکستان کو بتدریج کمزور کر رہا ہے تاکہ پاکستان خطے میں بھارت کی بالادستی اور اپنا طفیلی ملک کا کردار خندہ پیشانی سے قبول کر لے۔ بھارت کو حال ہی میں دیا گیا ایم ایف این سٹیٹس بھی اس پالیسی کی ایک کڑی ہے۔ مزید برآں بھارت کو وسط ایشیاء کی منڈی تک رسائی دینے کے لئے پاکستان کے دروازے کھولنے کے بھی مطالبے کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ مستقبل قریب میں امریکہ کشمیر سمیت تمام معاملات کو 'دفن' کر کے ایک سیاسی اور اقتصادی بلاک بنانا چاہتا ہے۔ یہ 'اکھنڈ بھارت' کی ایک نئی شکل ہوگی جس میں سرحدیں تو ہوں گی لیکن ان کی حیثیت ایک لکیر سے زیادہ نہ ہوگی۔ بھارتی کلچر، اناج، سبزیاں، گاڑیاں اور مصنوعات کے لئے پاکستان ایک زرخیز منڈی بن جائے گا۔ اس دس سالہ غداری میں سرِفہرست مشرف اور کیانی ہیں جو محض اپنی نوکریوں میں ایکسٹینشن اور بینک اکاؤنٹس کی بڑھوتری کے لئے مسلمان ماؤں، بہنوں اور جوانوں کو بیچ رہے ہیں۔ انہی غداروں کو دیکھتے ہوئے امریکی اہلکار نے کہا تھا کہ "پاکستانی تو وہ ہیں جو اپنی ماؤں کو بھی بیچ دیں"۔ پاکستان کے مسلمانوں پر یہ بدترین گالی محض ان غداروں کی وجہ سے داغی گئی۔ اے اہل طاقت میں موجود مخلص افسرو! بہت ہو چکا اٹھو اور ان غداروں کو اکھاڑنے کے لئے آگے بڑھو۔ مشرک بھارت میں ضم ہونے کے بجائے خلافت قائم کر کے امت میں ضم ہو جاؤ۔ تم کب تک ان غداروں کو اپنے عوام کے پاؤں پر کلہاڑی چلانے کی اجازت دیتے رہو گے؟ اٹھو اور مسلمانوں کو اللہ اور رسول ﷺ کی غلامی میں دینے کے لئے خلافت کے لئے حزب التحریر کو نصرت فراہم کرو۔ یہی نجات کی واحد سبیل ہے!

# نُصرۃ میگزین

نومبر- دسمبر 2011ء

Index



www.hizb-ut-tahrir.org www.hizb-ut-tahrir.info

# ظالم حکمرانوں اور اُن کے ظلم کا خاتمہ

قذافی کے سفاکانہ قتل کے باوجود بھی اِس موقع پر مسلمانوں نے اِس موت پر جشن منایا۔

دیکھیئے کس قدر مسلمانوں کے اندر تبدیلی کی لہر آچکی ہے! یہ کل ہی کی بات ہے جب کچھ دہائیاں قبل یہ قذافی ہی تھا جو قومیت کی لہر پر سوار ایک ہیرو کی مانند اقتدار کے تخت پر بیٹھا تھا، وہ قومیت کی لہر جس نے اُس وقت مسلم دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ اور مغرب کے خلاف سخت لب ولہجہ کے باوجود قذافی کے مغرب بالخصوص برطانیہ کے ساتھ وسیع تعلقات اور رابطوں کو ایک مدبر سیاست دان کی حکمتِ عملی کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ اور اُس کی طرف سے اسلام کے ذریعے حکمرانی کرنے سے انکار کو مسلمانوں نے اِس بات کے بدلے قبول کرلیا گیا تھا کہ وہ کچھ اسلامی مقاصد پر پیسہ خرچ کرتا ہے جیسے مساجد کی تعمیر اور اسلامی تنظیموں کی مالی اعانت وغیرہ۔ اور اِسی طرح قذافی کے طرف سے اسلام کے داعیان کے خلاف بے رحمانہ سلوک کو اِس طرح دیکھا جاتا تھا کہ ایسا کرنا ملک کے اندر انارکی اور رجعت پسندی کو روکنے کے لیے ضروری ہے۔

تاہم آج صورتحال یہ ہے کہ وہ اسلامی عقیدہ جسے مسلمانوں کے دِلوں میں ایک بے حس وحرکت بیج کی مانند بنا کر رکھ دیا گیا تھا، آج ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اور اِس امت سے اُن افکار کا عمومی طور پر خاتمہ ہو چکا ہے جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی مخالفت پر مبنی تھے۔ آج حقیقت یہ ہے کہ وہ قومیت کا تصور، جو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کی حقیقی وجہ ہے، اِس خواہش میں بدل چکا ہے کہ امت مسلمہ دوبارہ ایک واحد اور طاقت ور ریاست میں مجتمع ہونا چاہتی ہے۔ آج کی صورتحال یہ ہے کہ مغرب کے ساتھ تعاون کو امت اور دین اسلام کے ساتھ غداری کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اور آج کی حقیقت یہ ہے کہ مسلم دنیا میں کفر کی حکمرانی پر خاموش اکثریت بغاوت کی لہر میں بدل چکی ہے، جنہیں ہم شام، تیونس، مصر اور یمن میں ہونے والے مظاہروں کی شکل میں دیکھ سکتے ہیں کہ جہاں پر اسلام کے نفاذ کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اور ظالم حکمرانوں کے خوف کے باوجود اُمت مسلمہ کی طرف سے اسلامی نشاۃ ثانیہ کے لیے کام کرنے والے لوگوں کے لیے حمایت اور ہمدردی نہایت نمایاں ہے۔

اِس جنگ کا اختتام ہونے کو ہے، کفر کی افواج شکست خوردہ ہو رہی ہیں اور اللہ کے اذن سے فتح قریب ہے۔ یہی وہ وقت ہے جس موقع پر مسلمانوں کو ہمیشہ نہایت چوکنے ہونا چاہیے کیونکہ یہی وہ وقت ہے جب کفار سب سے زیادہ مایوس کن حالات، نازک دور اور خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ مسلم دنیا میں اسلام کے از سرِ نو آغاز کو روکنے کے لیے قذافی جیسے ظالم حکمرانوں کو دہائیوں تک مدد و حمایت کرنے والا مغرب اب اِنہی حکمرانوں سے ایک ایک کر کے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہے جو مغرب کی نظر میں اب بیکار چوہے بن چکے ہیں، مصر کے حسنی مبارک سے لے کر تیونس کے بن علی اور لیبیا کے معمر قذافی تک۔ مغرب امتِ مسلمہ کو ایک بار پھر اِس دھوکہ میں ڈالنا چاہتا ہے کہ معاونت کے نام پر مغرب کی حمایت اور کفر کی حکومت قائم رہے۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ اب وہ اِس دھوکہ میں نہ آئیں اور اُنہیں اپنی فتح کو شکست میں تبدیل ہونے سے بچانا ہے۔ کیونکہ یہ کفر کے ذریعے حکمرانی اور مغرب کے ساتھ معاونت ہی ہے کہ جس نے ایک لمبے عرصے تک ظلم کو قائم کیے رکھا ہے۔ کیا یہ مقدس خون اِس لیے بہایا گیا اور قربانیاں اِس لیے دی گئیں کہ مسلم دنیا میں ظلم کی حکومت ایک نئی شکل میں قائم رہے؟ نہیں، بلکہ کفر کے نفاذ کی تمام تر آوازیں مسلمانوں کی طرف سے اِس پکار کے طوفان میں ڈوب جانی چاہیے کہ اب صرف اور صرف دینِ حق یعنی اسلام کے مطابق ہی حکمرانی ہونی چاہیے۔

اور مغرب سے مدد و حمایت حاصل کرنے کی پکار کو اِس بات سے بدل دینا چاہیے کہ مدد و حمایت صرف اپنے ہی مسلمان بھائیوں اور اُن کی مسلح افواج سے طلب کی جانی چاہیے، وہ مسلح افواج کہ جنہیں استعمال کر کے یہ ظالم حکمران ایک لمبے عرصے تک اقتدار پر براجمان رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مسلم امہ کو نہ صرف مسلم دنیا کے اندر بلکہ مسلم دنیا سے باہر بھی ایک بہترین موقع سے نوازا ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مغرب کے اندر بھی وہ حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ اب وہاں پر بھی حالات اسلام کی پکار کے لیے تیار ہیں۔ دنیا کا سٹیج اِس بات کے لیے تیار ہے کہ اسلام سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کر کے اپنے آپ کو اِس طور پر پیش کرے کہ یہی وہ دین ہے جو پوری انسانیت کو چند ظالم لوگوں کے استحصال سے نجات دلا سکتا ہے۔ آج صورتحال یہ ہے کہ مغرب کے لوگ سرمایہ دارانہ نظام کو مسترد کر رہے ہیں جیسا کہ ہم ''وال سٹریٹ پر قبضہ کرو'' جیسے مظاہروں کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ ''خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا ہے تا کہ خدا اُن کو اُن کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے، عجب نہیں کہ وہ باز آجائیں'' (الروم:41)

اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اِس موقع سے فائدہ اُٹھانے میں مسلمانوں کی مدد کرے تا کہ اُمت مسلمہ اُن تمام لوگوں کے لیے روشنی کا مینار بن جائے جو اِس وقت انسانوں کے بنائے ہوئے نظاموں کے ظلم کا شکار ہیں، بالکل اُسی طرح جیسے مسلمان خلافت کے دور میں صدیوں تک رہے ہیں۔

⊗⊗⊗

# سرمایہ دارانہ نظام یورپی خواتین میں ڈپریشن کا باعث بن رہا ہے

حال ہی میں تیس یورپی ممالک،بشمول برطانیہ،کے زیرِاہتمام ایک تحقیق سے، جسے یورپین کالج آف نیوروسائیکوفارماکولوجی نے شائع کیا ہے، یہ معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ 40 سالوں کے دوران یورپی خواتین میں ڈپریشن کی شرح دوگنی ہوگئی ہے۔ کیونکہ ان خواتین کو خاندانی اور گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ملازمت جیسے دیگر قسم کے دباؤ بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں اور ان ذمہ داریوں کے مابین توازن قائم رکھنا پڑتا ہے۔

اس رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مردوں کی نسبت، 25 سے 40 سال تک کی عمر کی خواتین میں ڈپریشن کا تناسب 3 سے 4 گنا زیادہ ہے۔ کیونکہ ان پر گھر، بچوں کی دیکھ بھال اور ملازمت کے بے پناہ تقاضوں کے درمیان توازن قائم رکھنے کا بھاری بوجھ ہوتا ہے۔ نیز ہر 7 میں سے 1 یورپی عورت اپنی زندگی کے کسی نہ کسی مرحلے پر ضرور ایسی صورتحال کا شکار ہوتی ہے۔

حزب التحریر کی مرکزی میڈیا آفس کی نمائندہ، ڈاکٹر نزرین نواز، نے اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''زہر آلود مغربی سرمایہ دارانہ نظام معاشی فائدے کے حصول کو اپنا عظیم ترین نظریاتی ہدف ٹھہراتا ہے۔ اس نظام نے عورت کی جسمانی اور نفسیاتی صحت کو ایک غیر اہم شے سمجھ کر نظرانداز کردیا ہے۔ چنانچہ زیادہ سے زیادہ مادی فوائد کی دھن میں اگر عورت کی جسمانی اور نفسیاتی صحت متاثر ہو، تو اسے ہرگز خاطر میں نہیں لایا جاتا۔ سرمایہ دارانہ نظام کے تحت عورت کو اب ملازمت کا محض حق ہی حاصل نہیں بلکہ اسے معیشت کا غلام سمجھ لیا گیا ہے اور اس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ دن کا ایک طویل حصہ نوکری کی نذر کردے۔ خواہ اس کی وجہ سے اسے خود دباؤ کا سامنا کرنا پڑے یا بچوں کے حقوق متاثر ہوں یا پھر خاندانی اکائی کو نقصان پہنچے۔ لہٰذا اب ''باورچی خانے کے سنک سے بندھے رہنے'' کی اصطلاح کی جگہ ''معاشی مارکیٹ سے بندھے رہنے'' نے لے لی ہے''۔

''عورت کی کامیابی اور قدروقیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ وہ کتنی دولت کما رہی ہے اور کتنا ٹیکس ادا کر رہی ہے۔ حتیٰ کہ ایک حاملہ عورت یا ننھے بچوں کی ماں کو معاشرے کے لیے ایک بیش قیمت اثاثہ سمجھنے کے بجائے اکثر کمپنی پر بوجھ سمجھا جاتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کی مستقل منافع کمانے کی دھن نے ہر چیز پر حاوی ہوکر ماں اور خاندان کی اہمیت گھٹا دی ہے۔ عورتوں کو ملازمت پر مجبور کرکے ان کے پاس بچوں کی پرورش کے لیے عملاً وقت ہی نہیں چھوڑا گیا۔ یہ ایک ایسا نظریہ ہے، جس میں منافع کو انسانوں پر اور دولت کو خاندانوں پر ترجیح دی جاتی ہے''۔

''مزید برآں آزادیٔ نسواں کے مغربی تصور اور اس کے مرد و عورت کے مابین برابری کے غلط مفہوم نے مرد کے روایتی کردار یعنی 'پیسہ کمانے' کو عورت کے روایتی کردار یعنی 'گھر کی دیکھ بھال کرنے' پر فوقیت دے دی۔ جس سے معاشرے میں ماں کی اہمیت کم ہوگئی اور عورت کی کامیابی کا معیار بچوں کی اچھی پرورش اور تربیت کے بجائے ملازمت کو گردانا جانے لگا۔ اس کے نتیجے میں عورت پر اپنی وقعت ثابت کرنے کے لیے نوکری کرنے کا شدید معاشرتی دباؤ پیدا ہوا''۔

''یہ دلیل اکثر دی جاتی ہے کہ عورت کی عزت اور آزادی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ معاشی طور پر اپنے شوہر پر انحصار کرتی ہو۔ چنانچہ عورت اور مرد کا وہ معاشرتی کردار جو اسلام نے متعین کیا ہے، اس دلیل کے تحت وہ جابرانہ قرار پاتا ہے۔ جبکہ درحقیقت اس دلیل نے بے شمار خواتین کو تمام کام خود سرانجام دینے والی 'سپروومن' بننے پر مجبور کردیا ہے، ایک ایسی 'سپروومن' جو نہ صرف گھریلو ذمہ داریوں کا بیشتر بوجھ خود اٹھاتی ہے بلکہ ملازمت کی بھاری ذمہ داری بھی اسی کے سر ہے تاکہ وہ اپنے خاندان کی معاشی ضروریات پوری کرسکے۔ پس اگر یہ خواتین اگر گھریلو ذمہ داریوں کے ہمراہ کامیابی سے ملازمت نہ چلا پائیں تو انہیں اکثر نہ صرف ناکامی کی کیفیت سے گزرنا پڑتا ہے بلکہ وہ اپنے بچوں کو زیادہ وقت نہ دے سکنے پر شدید قسم کے احساسِ جرم میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔ یہی دراصل عورت پر جسمانی، نفسیاتی اور جذباتی ظلم و جبر ہے''۔

سرمایہ دارانہ نظام کے برخلاف، اسلامی نظریۂ حیات مالی فوائد کے حصول کو دیگر تمام اقدار پر ترجیح نہیں دیتا۔ اسلامی قوانین کا مقصد تمام انسانی ضروریات بشمول معاشی، اخلاقی، نفسیاتی اور معاشرتی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ نیز مضبوط خاندانی اکائی کو برقرار رکھنا اور بچوں کی موثر دیکھ بھال اور پرورش کو یقینی بنانا ہے۔ اگرچہ اسلام عورت کو ملازمت کرنے اور اس میدان میں آگے بڑھنے کا حق دیتا ہے لیکن ایک عورت سے ملازمت کی توقع رکھنے کو مسترد کرتا ہے۔ کیونکہ دین کی رو سے تمام اوقات میں اس کی معاشی ضروریات پوری کرنا اس کے شوہر، مرد رشتہ داروں یا حکومت کا ذمہ ہے۔ یہ اس لیے تاکہ ایک عورت پر ایسا کوئی دباؤ نہ ہو کہ وہ اپنی معاشی ضروریات پوری کرنے کے لیے خاندان کو داؤ پر لگا دے۔ اس طرح 'سپروومن' بننے کی طویل اور صبر آزما جدوجہد کا بوجھ خود بخود عورت کے کندھوں سے ہٹ جاتا ہے۔

علاوہ ازیں، اسلام کمانے والے کے کردار کو گھر کی دیکھ بھال کرنے والے پر ترجیح نہیں دیتا بلکہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ دونوں کا کردار پرسکون گھریلو زندگی کے لیے بالخصوص اور معاشرتی زندگی کے لیے بالعموم ناگزیر اور لائقِ تحسین ہے۔ اسلام اس بات کو رد کرتا ہے کہ عورت کی کامیابی کا معیار اس کی جانب سے ادا کیے جانے والے ٹیکس کی مقدار ہے، بلکہ وہ ماں کو اہم مقام عطا کرتا ہے۔ نتیجتاً گھر پر رہنے والی مائیں اپنا آپ بے وقعت محسوس نہیں کرتیں، بلکہ انہیں بے حد عزت واحترام ملتا ہے اور ان کی قدر و قیمت کا اعتراف ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی اولاد کی درست تربیت کے ذریعے انہیں سلیم الفطرت اور ذمہ دار شہری بناتی ہیں جو معاشرے کے لیے فلاح و برکت کا باعث بنتے ہیں۔ چنانچہ یہ اسلامی نظام ہی ہے جو عورت کو سرمایہ دارانہ نظام کے شکنجے سے نکال کر حقیقی حریت دلا سکتا ہے''۔

⊗⊗⊗

﴿فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾

"پھر اللہ نے انہیں دنیا کی زندگی میں ہی ذلت کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو اِس سے کہیں بڑھ کر ہے، اگر وہ جانتے ہوتے" (الزمر:26)

اللہ نے لیبیا کے جابر حکمران کو ذلت کا مزہ چکھایا اور اسے دردناک اور عبرت ناک موت دی۔ وہ جابر جو زمین میں چالیس سال تک نسل در نسل تباہی مچاتا رہا اور اپنے آپ کو موجودہ دور کا فرعون سمجھتا رہا۔ اس کا خاتمہ اس انداز میں ہوا کہ اسے اپنے محل اور خزانوں کو چھوڑ کر ذلت کے ساتھ فرار ہونا پڑا اور ایک اندھیری کوٹھری میں چُھپنا پڑا۔

﴿كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ٥ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ٥ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ٥ كَذٰلِكَ قف وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ٥ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ﴾ "وہ بہت سے باغات اور چشمے چھوڑ گئے۔ اور آرام کی وہ چیزیں جن میں وہ عیش کر رہے تھے۔ اسی طرح ہوا اور ہم نے ان سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا۔ سو نہ تو ان پر آسمان رویا اور نہ ہی زمین، اور نہ ہی انہیں مہلت ملی" (الدخان:25تا29)

کیا باقی کے جابر حکمران ابھی بھی اپنے فانی پیروکاروں پر بھروسہ کر رہے ہیں کہ وہ انہیں بچا لیں گے؟ کیا وہ قلب نہیں رکھتے کہ وہ سمجھیں، آنکھیں نہیں رکھتے کہ وہ دیکھیں، کان نہیں رکھتے کہ وہ سنیں؟ کیا شام اور یمن کے جابر حکمران غور کریں گے؟ کیا وہ اس بات سے عبرت نہیں پکڑیں گے کہ اُن لوگوں کے ساتھ کیا ہوا کہ جو اللہ نے اِن سے پہلے ہلاک کیے تھے جبکہ وہ لوگ موجودہ جابروں سے زیادہ طاقت ور تھے اور ان سے زیادہ دولت رکھتے تھے؟ یا پھر یہ حکمران چوپایوں کی مانند ہیں کہ جو عقل نہیں رکھتے یا ان سے بھی بدتر ہیں؟

**اے لیبیا کے لوگو! اے مسلمانو!** قذافی کے دورِ حکومت میں لیبیا کی جیلوں میں شہداء کا جو خون بہایا گیا وہ آپ کے لیے خوشخبری لایا ہے... **حزب التحریر** کے شہداء کا خون آپ کے لیے خوشخبری لے کر آیا ہے، وہ شباب کہ جنہیں قذافی نے بے دردی سے شہید کیا کیونکہ انہوں نے جابر کے سامنے کلمۂ حق کہنے کا رستہ اختیار کیا تھا... بلکہ وہ تمام شہداء کہ جنہیں اسلام کی وجہ سے جیلوں میں تشدد کر کے موت کے گھاٹ اتارا گیا، ان کا خون آپ کے لیے خوشخبری لے کر آیا ہے... وہ تمام شہداء جن کا خون مقتل گاہوں میں بہایا گیا آپ کو خوشی کی نوید سناتا ہے... یہ خوشی کا پیغام ہمارے لیبیا کے لوگوں کے لیے ہی نہیں بلکہ مشرق سے مغرب تک تمام مسلمانوں کے لیے ہے، اور یہ پیغام ہر اُس شخص کے لیے ہے جو دنیا بھر میں جابر حکمرانوں کے خلاف اٹھ رہا ہے۔

**اے لیبیا کے لوگو! اے مسلمانو!** لیبیا کے جابر حکمران کے قتل کے بعد اب ایسے دَور کی شروعات کرو جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ اخلاص پر مبنی ہو۔ اللہ کا شکر ادا کرو اور اللہ کے حکم کو زمین پر نافذ کر دو اور اللہ کے دشمنوں یعنی استعماری کفار کی کمر توڑ دو۔ اگر تم اللہ کے حکم کو نافذ کرو گے تو تب ہی استعماری کفار کے اثر ورسوخ سے آزاد ہو سکو گے... اسی طرح تم اس خون کا حق ادا کر سکو گے، جو جابر حکمران کے خلاف بہا اور ان قربانیوں کا حق جو اِس راہ میں دی گئیں۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو جن لوگوں کا خون اس راہ میں بہا وہ روزِ قیامت خالقِ کائنات کے سامنے التجا کریں گے اور تمہاری حالت اُس عورت کی مانند ہو گی کہ جس کا قرآن نے ذکر کیا کہ جس نے سُوت کو کاتنے کے بعد خود ہی تار تار کر دیا۔ ہم اس سرزمین کے باسی ہیں جو مجاہدین اور حفاظِ قرآن کی سرزمین کہلاتی ہے، تو کیا ہمیں اس عورت کی مانند ہونا چاہیے؟

**اے لیبیا کے لوگو! اے مسلمانو! حزب التحریر** ان میں سے ہے جو آپ کو نصیحت کرنے کو اپنا فرض سمجھتی ہے۔ حزب آپ کو نصیحت کرتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ساتھ دو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ریاست یعنی خلافتِ راشدہ کو قائم کرو کہ اسی میں آپ کی عزت و سربلندی ہے اور دنیا و آخرت کی کامیابی ہے، اور یہ واقعی ایک عظیم کامیابی ہے۔ استعماری کفار یا ان کے ایجنٹوں کے نعروں سے دھوکہ مت کھاؤ، جو انسانوں کے رب کے قانون کی بجائے انسانوں کے قانون کی بات کر رہے ہیں، اور جمہوریت اور سیکولر سِولین ریاست کی بات کرتے ہیں، کیونکہ اگر تم ان کی باتوں میں آ جاؤ گے تو خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے... اور نہ ہی ان کے امداد اور مدد و حمایت کے خوشنما وعدوں سے دھوکہ کھاؤ کیونکہ یہ شکر کی تہہ میں لپٹا ہوا زہر ہے، کفار کی طرف سے دکھائی جانے والی بھلائی اور رحمدلی اپنے اندر شر کو سموئے ہوئے ہے۔ آپ کو کسی مدد کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ کی سرزمین وسائل سے مالا مال ہے اور اللہ نے اسے طرح طرح کے وسائل سے بھر رکھا ہے۔ پس آپ اللہ کے حواری بن جائیں اور اسی سے ڈریں، وہ آپ کے لیے زمین و آسمان کی برکتوں کے دروازے کھول دے گا۔

**حزب التحریر** نے آپ میں سے ہے اور آپ کے ساتھ ہے، اور آپ کو فتح کی تکبیروں کی طرف پکارتی ہے۔ اللہ نے آپ کے دشمن کو تباہ کر دیا، اب آپ دنیا کو فتح کرنے کی تکبیروں کی طرف قدم بڑھائیں جو کہ خلافت کے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کے جھنڈے تلے حاصل ہو گی۔ ایسی تکبیریں جو آخرت میں سرخروئی کا باعث ہوں، اور آپ کو اللہ کے عرش کے سائے تلے جگہ ملے کہ جس دن اِس سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہو گا، اور اللہ آپ کو عزت و نصر کی نگاہ سے دیکھے۔

﴿عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ﴾ "اللہ جلد تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا اور اسکی بجائے تمہیں اس سرزمین کا مالک بنا دے گا، پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو" (الاعراف:129)

22 ذیقعد
20 اکتوبر 2011ء

حزب التحریر

⊗⊗⊗

ڈاکٹر حسن کونکاٹا

# شریعت اور قانون کی بالادستی

ایک جرمن مفکر اور فلسفی، Gustav Radbruch، نے اس چیز کی نشاندہی کی ہے کہ قانون میں تین باہم متضاد عنصر موجود ہیں۔ ۱)انصاف،۲)مقصد یا افادیت،۳) قانونی یقین۔ لیکن ان میں سے انتہائی اہم بنیادی عنصر قانونی یقین ہے جس کا مطلب ہے اُس کا مستحکم ہونا اور جانچنے کی صلاحیت (Predictability) رکھنا۔ قانون تبدیل نہیں ہونا چاہیئے اور کچھ ادوار کے لیے مستحکم رہنا چاہیئے، اس کے ساتھ ساتھ لوگ اس کو سمجھتے ہوں اور اُن کے لیے معروف ہو۔ استحکام کے حوالے سے دیکھا جائے تو اسلام کا نظامِ قانون آٹھویں، نویں صدی میں ترتیب پانا شروع ہوا اور بارہویں، تیرہویں صدی تک مکمل ہو گیا۔ یہ اب بھی قابلِ اطلاق ہے جس وجہ سے یہ اب تک مسلم ممالک میں سکول سے یونیورسٹی تک پڑھایا جاتا ہے۔

Justice Without Frontiers میں Weeramentary نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ قانون کی بالادستی اسلامی ماہرین قانون نے بارہویں صدی سے پہلے ہی قائم کر لی تھی، یہاں تک کہ ریاست کا کوئی بھی عہدیدار حتیٰ کہ خلیفہ بھی قانون سے بالاتر نہیں تھا۔ شریعت کے مقابلہ میں صرف برطانیہ کا Common Law تھوڑی حد تک مستحکم تھا لیکن قانون کی حکمرانی سولہویں صدی کے اواخر میں جا کر Lord Edward Coke کی کوششوں سے قائم ہو سکی۔ یہ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ کی Normans کے ہاتھوں فتح کے ذریعے English Common Law اسلامی قوانین سے متاثر ہوا، Normans نے امارتِ سسلی کو فتح کرنے کے بعد اسکا اسلامی انتظامی قانون وراثت میں حاصل کیا تھا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اسلام کا ٹیکس کا نظام بھی قانون کے تابع ہے نہ کہ انسان کے حکم کے تابع، جو کہ مغرب کے بالکل برعکس ہے جہاں پر ٹیکس اس نعرے کی بنیاد پر انسان کے حکم کے تابع ہے کہ ''نمائندگی کے بغیر کوئی ٹیکس نہیں ہے (No taxation without representation)''۔ اس بناء پر نمائندے کسی بھی قسم کا ٹیکس لوگوں کے نام پر لگا سکتے ہیں۔ اس کے برعکس اسلام نے کسی قسم کے ٹیکس کو قبول نہیں کیا ہے سوائے اُن کے جس کا حکم شریعت دے چکی ہے جس میں، مسلمانوں کے لیے زکوٰۃ، غیر مسلموں کے لیے جزیہ اور بزورِ شمشیر فتح کی ہوئی زمین پر خراج ہے۔ اس کے علاوہ انسان کی طرف سے کسی قسم کے ٹیکس لگائے جانے کی سخت ممانعت ہے۔ جید حنبلی فقیہہ ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ ''ٹیکس لگانے کی اجازت نہ ہونے پر سب فقہاء کا اتفاق ہے''۔

اسی لیے دارالاسلام میں، جہاں قانون کی بالادستی قائم ہے، کسی قسم کے تجارتی محصول کی اجازت نہیں ہے، کیونکہ یہ ایک ایسا خطہ ہے جس پر ایک ہی قانون سے حکمرانی کی جاتی ہے۔ اس لیے دارالاسلام میں قومیت کی بنیاد پر سرحدیں کھینچنے کی ممانعت ہے جس کی بناء پر انسانوں کے لگائے ہوئے ٹیکس یا کوئی اور فیس یا محصول نافذ کر کے لوگوں، ضرورتِ زندگی کی اشیاء یا پیسے اور سرمائے کی آزادانہ نقل و حرکت کو روکا جائے۔ پاپولر جمہوریت کے برعکس اسلام میں معیشت بشمول ٹیکس اور کرنسی سب قانون کے تابع ہیں نہ کہ انسان کے تابع، اسی لے دارالاسلام میں سرحدیں کھینچنے اور تجارتی محصول کا خاتمہ جبکہ کرنسی کا نظام سونے کے دینار اور چاندی کے درہم پر رکھا گیا ہے، المجلہ عثمانی خلافت کے سول قانون کی ۱۳۰ شق میں لکھا ہے کہ '' نقود سونا اور چاندی ہیں''، جو کہ ریاستِ خلافت کا انتہائی اہم اور لازمی جزو ہے اور قانون کی بالادستی کا حصہ ہے۔ اس طرح اسلام کا سنہری دور قائم ہوا جس میں مسلمانوں نے مضبوط مالیاتی نظام وضع کیا جس کی وجہ سے مستحکم کرنسی دینار کی گردش میں اضافہ ہوا اور بہت سے دوسرے مالیاتی نظام جو پہلے ایک دوسرے سے الگ تھلگ ہو کر کام کرتے تھے کو ایک مضبوط نظام میں ضم کر لیا گیا۔

خلافت میں، ہی قانون کی صحیح حکمرانی ممکن ہے جو دنیا کا سب سے مستحکم اور یقینی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہو نظام ہے، جو دنیا کے تمام انسانوں کو انسان کی غلامی سے نجات دلاتا ہے، اور اُن کی جان، مال اور عزت کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ اور یہ قانون کے زیرِ حکمرانی خطہ دارالاسلام یا اسلام کا گھر کہلاتا ہے، جہاں پر خلیفہ جو اُمت کا سربراہ ہے، اسلامی قوانین کے مطابق حکمرانی کرتا ہے۔ یہ امر کہ خلافت ایک اکائی ہے، دارالاسلام کی وحدت کی علامت ہے ایک ایسی وحدت جو انسانوں، اشیاء، پیسہ، سرمایہ اور معلومات کی آزادانہ نقل و حرکت کی ضمانت دیتی ہے۔ لہذا، سرحدوں کا خاتمہ جو لوگوں کی نقل و حرکت میں رکاوٹ ہے اسلامی احکامات میں سے اہم ترین حکم ہے۔ اور اس قانون کے زیرِ حکمرانی خطہ، دارالاسلام، سے باہر کا علاقہ جہاں پر ان احکام کے مطابق حکومت نہ ہو دارالحرب کہلاتا ہے، لفظی معنی میں ''جنگ کا گھر'' یا ''لاقانونیت والا خطہ''۔

خلافت کا محور قانون ہے یعنی شریعت نہ کہ خود خلیفہ کی شخصیت۔ اور اس کا واضح ترین اظہار ابن تیمیہ کی تصانیف میں ملتا ہے۔ اسلامی سیاست سے متعلق اپنی کتاب میں آپ نے نہ صرف خلیفہ کے کردار کو نظر انداز کیا بلکہ خلیفہ کے متعلق کچھ لکھا ہی نہیں۔ بغاوت سے متعلق باب میں آپ نے کہا کہ حقیقی بغاوت جس کو ہر صورت کفر ہونے کی وجہ سے کچل دینا چاہیئے وہ ہے جس میں قانون کی خلاف ورزی اور شریعت سے خروج کیا گیا ہو نہ کہ وہ بغاوت جو حاکم یعنی خلیفہ کے خلاف ہو۔ لیکن مغربی مفکرین جن کے سروں پر ارسطو کے Typology حاکمیت( حکمران طبقہ کا قانون سے بالادست ہونا) کا فلسفہ سوار ہے نہ تو کبھی بھی نظامِ خلافت کی اصل کو سمجھ سکتے ہیں نہ ہی اس کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ لیکن خلافت کی طلب آج بھی موجودہ دنیا کے ظالمانہ حکمرانی اور معاشی نظام کے مقابلہ میں قوی ہے۔

(اس مضمون کے مصنف ماضی میں Doshina University, Kyoto جاپان میں علمِ دین (Theology) کے پروفیسر رہے ہیں۔ اور انہوں انگریزی، جاپانی اور عربی میں بہت سے مضامین اور کتابیں تحریر کی ہیں)

⊗⊗⊗

پروفیسر قمر عباس

# کیا اسلامی معیشت میں مانیٹری اور فسکل پالیسی ممکن ہے؟

ماہرینِ معاشیات اور سیاستدانوں کے لئے یہ حقیقت ابھی تک ایک معمہ ہے کہ آخر فری مارکیٹ اکانومی غیر مستحکم کیوں ہے، کبھی تو یہ معاشی بحران کی سست روی کی دلدل میں دھنس جاتی ہے اور کبھی افراط کے سراب میں دکھائی دیتی ہے۔ فری مارکیت اکانومی نہ صرف full employment حاصل کرنے سے قاصر نظر آتی ہے بلکہ اگر employment کی بلند شرح حاصل کر بھی لے تو یہ صرف عارضی طور پر ہوتا ہے یعنی ایک طویل عرصے تک اس پر برقرار نہیں رہ پاتی۔ جب کبھی بحران سر اٹھانے لگتا ہے تو ماہرین، سیاستدان اور مرکزی بنک کسی ممکنہ معاشی تباہی سے بچنے کے لئے مارکیٹ کو regulate کرنے کی کوشش میں جت جاتے ہیں۔ وہ یہاں شاید یہ بھول جاتے ہیں یا ان میں وہ فکری صلاحیت ہی موجود نہیں کہ یہ سمجھ سکیں کہ ان کی اپنی پالیسیاں ہی بحران کی اصل وجہ ہیں۔

ان پالیسیوں میں سے ایک فِسکل پالیسی ہے جس میں حکومت اپنے اخراجات ،محصولات اور قرضوں میں ردوبدل کے ذریعے معیشت میں مجموعی طلب ، پیداوار اور روزگار کی شرحوں کے مطلوبہ اہداف حاصل کرتی ہے۔ فِسکل پالیسی معیشت میں مجموعی پیداوار یعنی GDP کو بڑھانے کا ایک اہم ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔ فِسکل پالیسی میں expansion سے اشیاء کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے یہ اضافہ عام طور پر دو طرح سے عمل میں آتا ہے۔ اولاً ، اگر حکومت اپنے اخراجات (سرمایہ کاری) بڑھائے اور taxes میں کوئی کمی بیشی نہ کرے تو مجموعی طلب براہِ راست بڑھ جائے گی۔ ثانیاً، اگر حکومت ٹیکسوں میں کمی کر دے اور اخراجات میں اضافہ کرے تو لوگوں کی after tax income میں اضافہ ہوتا ہے جو کہ اُن کے اخراجات میں اضافے کا سبب بنتا ہے ۔ اخراجات میں اضافے سے مجموعی طلب میں اضافہ ہوتا ہے جو کہ مجموعی پیداوار میں اضافے کے ساتھ ہی ساتھ مجموعی قیمتوں میں بھی اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ اب اگر تو معیشت میں پیداوار کی صلاحیت موجود ہو تو مجموعی پیداوار میں اضافہ زیادہ ہوگا بہ نسبت افراطِ زر میں اضافہ کے اور اگر معیشت میں پیداوار کی صلاحیت موجود نہ ہو تو اضافہ صرف افراطِ زر میں ہوگا۔ فِسکل پالیسی اپنی اِس صلاحیت کی وجہ سے معاشی توازن حاصل کرنے کے لئے بہت اہم سمجھی جاتی ہے۔ یعنی اگر تو معیشت بحران میں ہو تو حکومت expansionary fiscal policy اپناتی ہے تاکہ پیداوار کو بڑھا کر روزگار میں اضافہ کیا جا سکے اور اگر افراطِ زر کی صورتِ حال ہو جائے تو contractionary fiscal

عوامی املاک سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی بیت المال میں علیحدہ سے رکھی جاتی ہے کیونکہ یہ آمدنی تمام مسلمانوں کی مشترکہ ملکیت ہے

policy معیشت کو اس میں سے تو نکال لیتی ہے مگر اس کے ساتھ ہی روزگار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ فِسکل پالیسی کے اچھے اثرات صرف قلیل مدتی ہوتے ہیں کیونکہ long run میں فِسکل پالیسی افراطِ زر کا موجب بنتی ہے کیونکہ long run میں پیداوار صرف طلب پر منحصر نہیں رہتی بلکہ پیداوار کے ذرائع کی رسد پر بھی منحصر ہے۔ پیداوار کے یہ ذرائع پیداوار کی قدرتی شرح کا تعین کرتے ہیں جس میں fiscal policy stimulus محض عارضی تبدیلی لا سکتا ہے مستقل نہیں۔

expansionary fiscal policy کے دوران حکومت اپنے خسارے کو پورا کرنے کے لئے بانڈز جاری کرتی ہے یعنی سودی قرض لیتی ہے جس سے قرضوں کی شرح میں اضافہ ہو جاتا ہے اور پرائیویٹ سرمایہ کاری کم ہو جاتی ہے جس کا مجموعی پیداوار پر منفی اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ حکومت کے قرضوں میں اضافہ کی وجہ سے ٹیکسوں میں اضافہ سامنے آتا ہے۔

اس کے برعکس ایک اسلامی معیشت میں حکومت میں محصولات کے ذرائع شریعت نے مخصوص کر دیئے ہیں اور ان کے اخراجات بھی شریعت نے مخصوص کر رکھے ہیں۔

اسلام نے ریاست خلافت کو امت کے امور کی دیکھ بھال کی ذمہ داری سونپی ہے بشمول محصولات کی وصولی اور اخراجات کی تقسیم کے تاکہ امت کے امور کی دیکھ بھال اور اسلام کی دعوت کا عمل بخوبی انجام دیا جا سکے۔ اسلامی ریاست کے محاصل اقسام ، ذرائع ، وصولی کا طریقہ، وصول کنندگان اور دیگر اخراجات کی مدات شرعی نصوص سے ثابت ہے۔

بیت المال کے مستقل ذرائع محاصل میں شامل ہیں: مال فے ، غنائیم، خراج، جزیہ، رکاز، زکوٰۃ، عوامی املاک کے محاصل اور ریاستی املاک کے محاصل۔ لیکن زکوٰۃ کی مد میں حاصل ہونے والی آمدنی بیت المال میں علیحدہ سے رکھی جاتی ہے۔ اور اس کو صرف ان آٹھ مدات میں خرچ کی جاتی ہے جن کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔

عوامی املاک سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی بیت المال میں علیحدہ سے رکھی جاتی ہے کیونکہ یہ آمدنی تمام مسلمانوں کی مشترکہ ملکیت ہے اور اسے خلیفہ اپنی رائے اور اجتہاد کے مطابق مسلمانوں کے مفاد میں استعمال کرتا ہے۔ بیت المال کے باقی تمام اموال کو اکٹھا رکھا جاتا ہے اور ریاست کی صوابدید کے مطابق ریاست اور امت کے امور پر خرچ کیا جاتا ہے

بیت المال کی آمدنی کا اخراجات سے تجاوز کرنے کی صورت میں جدید حکومتوں کے برعکس اسلامی ریاست محاصل کے ان مستقل ذرائع میں کسی

میں بھی استثنیٰ دینے کی مجاز نہیں۔ مال فے کی مد میں آنے والی اضافی آمدنی کو گرانٹس پر خرچ کیا جاتا ہے۔ جزیہ اور خراج سے آنے والی اضافی آمدن کو مسلمانوں پر آنے والی ناگہانی کے لیے پسنداس کیا جاتا ہے اور ان میں معافی یا چھوٹ نہیں دی جاسکتی کیونکہ شریعت نے جزیہ ہر غیر مسلم عاقل بالغ مرد پر اور زرعی زمین پر اس کی صلاحیت کے مطابق خراج لازم ٹھہرایا ہے۔ اگر زکوٰۃ کی مد میں حاصل ہونے والی آمدن اضافی ہو جائے تو اس کو بیت المال میں رکھ دیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کے آٹھ مستحقین میں سے کوئی اس کا مطالبہ کرے۔

بیت المال کے محاصل کے مستقل ذرائع اسلامی ریاست کے اخراجات کو پورا کرنے کے پوری طرح متحمل ہیں۔ تاہم آج کی حقیقت میں یہ مستقل ذرائع ریاست خلافت کو درپیش ممکنہ غیر معمولی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہو سکتے ہیں۔ اگر ان ذرائع سے ہونے والی

آمدنی بیت المال کے ذمہ ضروریات اور مفادات پر اٹھنے والے اخراجات ناکافی ہوں اور مسلمان ان اخراجات کو پورا کرنے کیلیے رضا کارانہ طور پر بیت المال کو کچھ ادا نہ کر پائیں تو ان ضروریات اور مفادات پر خرچ کرنے کی ذمہ داری بیت المال سے مسلمانوں پر منتقل ہو جاتی ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ نے ان ضروریات اور مفادات پر خرچ کرنے کی ذمہ داری مسلمانوں پر ڈالی ہے۔ جن کے پورا نہ ہونے کی صورت میں مسلمانوں کو ضرر پہنچے جبکہ اللہ نے مسلمانوں پر سے ضرر کو ہٹانا ریاست اور امت پر لازم کیا ہے۔

ایسی صورت حال میں ریاست کا مسلمانوں پر ٹیکس لگانا لازم ہو جاتا ہے تا کہ ان ضروریات اور مفادات پر اٹھنے والا لازمی خرچ کسی ظلم و زیادتی کے بغیر پورا کیا جاسکے۔

ریاست کو ٹیکس لوگوں کے ان اموال سے وصول کرنا ہے جو عام معیار زندگی کے مطابق ان کی بنیادی ضروریات و آسائشات سے اضافی ہوں۔

اسلامی ریاست مندرجہ ذیل حالات میں شہریوں سے ٹیکس وصول کرسکتی ہے۔

ا۔ غریبوں مسکینوں مسافروں کی مدد اور جہاد کی مدات میں اٹھنے والا خرچ پورا کرنے کے لیے۔

۲۔ بیت المال پر ریاست کے ملازمین کی تنخواہوں اور فوج کی رسد پر اٹھنے والا خرچ پورا کرنے کیلیے۔

۳۔ بیت المال پر سڑکوں، ہسپتالوں، سکولوں وغیرہ کی تعمیر پر اٹھنے والا خرچ جس کے نہ ہونے کی وجہ سے امت کو ضرر پہنچے۔

۴۔ وباء، سیلاب، زلزلہ، دشمن کا حملہ جیسی ناگہانی آفات سے نمٹنے کے لیے بیت المال کے ذمہ خرچ پورا کرنے کے لیے۔

۵۔ ریاست کے ذمہ واجب الاداء وہ قرض ادا کرنے کے لیے جو مذکورہ بالا چار طرح کے مسلمانوں پر لازم آنے والے اخراجات یا ان سے پیدا ہونے والی صورت حال یا کوئی ایسا معاملہ جو شرع نے مسلمانوں پر لازم کیا ہو۔

**اسلامی ریاست ٹیکس صرف افراد کے ان اموال سے لے سکتی ہے جو ضرورت سے زائد ہوں اور ان کے اخراجات میں زحمت کا باعث نہ بنیں**

پس صرف ان لازمی اخراجات میں خسارہ کو پورا کرنے کے لیے اسلامی ریاست ٹیکس وصول کرسکتی ہے۔ لوگوں کی دولت میں اضافہ کو روکنا یا بیت المال کی آمدن میں اضافہ وغیرہ جیسے مقاصد کے لیے ٹیکس نہیں لگائے جاسکتے۔ اسلامی ریاست کے لیے ٹیکس لگانے کا واحد سبب مذکورہ بالا لازمی اخراجات کا پورا کرنا ہے اس سے زائد ادا کرنا مسلمانوں کی ذمہ داری نہیں ہے۔ زائد وصول کیا جانا ظلم ہے اور یوم الاخرۃ اس ظلم کا بدلہ تاریکی ہے۔ محاصل میں اضافی آمدن کی صورت میں مستقل ذرائع میں چھوٹ کا نہ دیا جانا اور خسارہ کی صورت میں غیر مبہم مدات کے تحت ٹیکسوں کی وصولی ریاست کی طرف سے legislative arbitrariness کے امکان کا خاتمہ کر کے اسلامی ریاست کے ٹیکسوں کے نظام کو قطعی بنا دیتا ہے۔ مزید برآں شریعت نے اثاثوں (دولت) کو ٹیکس کا واحد ہدف یعنی بیس بنا کر ٹیکسوں کے نفاذ میں ریاست کے اختیار کو مزید محدود کر دیا ہے۔ یعنی ٹیکس مسلمانوں کی اس دولت سے لیے جاسکتے ہیں جو ان کے معیار زندگی کے مطابق بنیادی ضروریات و آسائشات سے اضافی ہوں۔ اور ان افراد پر نہیں لاگو ہو سکتے جن کے پاس ضرورت سے زائد اثاثے یعنی دولت موجود نہ ہو۔ اسلامی ریاست ٹیکس صرف افراد کے ان اموال سے لے سکتی ہے جو ضرورت سے زائد ہوں اور ان کے اخراجات میں زحمت کا باعث نہ بنیں۔ یعنی دوسرے الفاظ میں ٹیکس کا اطلاق آمدنی پر نہیں ہوسکتا بلکہ اس فاضل دولت پر ہوتا ہے جو ضرورت سے زائد ہو۔ یہ امر جدید معیشت کے اصول disposible income کا خاتمہ کرتا ہے جو کہ fiscal policy کی بنیاد ہے۔ اسلامی ریاست کے اموال کی ہر مد کا مخصوص تصرف اور سرپلس کی صورت میں محاصل کے مستقل ذرائع میں چھوٹ کا نہ دیا جانا اور خسارے کی صورت منصفانہ اور غیر مبہم ٹیکسوں کا نفاذ اسلامی معیشت میں Fiscal policy کے اختیار کرنے کے امکان کا خاتمہ کرتے ہیں۔

دورِ جدید کی معیشت کی ایک اور اہم پالیسی کو مانیٹری پالیسی کہتے ہیں جسکا کام کرنسی اور کریڈٹ کی مقدار کے تعین اور قیمتوں کے کنٹرول کے ذریعے مجموعی معیشت کے لئے مطلوبہ اہداف کا حصول ہے۔ یاد رہے کہ یہ بنک لونز ہی ہیں جو کہ زر کی پیداوار کا موجب بنتے ہیں اور اس پیداوار کی شرح کرنسی اور کریڈٹ میں اضافہ کی شرح کا تعین کرتی ہے۔ اس اضافہ کی شرح کو دو ہی طریقوں سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے:

ا: بنکس کی لونز جاری کرنے کی صلاحیت کو کم یا زیادہ کر کے۔

۲: لونز کی طلب کو کم یا زیادہ کر کے۔

مرکزی بینک ممبر بینکوں کے reserves کی مقدار میں کمی یا بیشی کر کے ان کی قرض جاری کرنے کی صلاحیت کو کنٹرول کرتا ہے۔ چونکہ لونز اور deposits کی مقدار کا تعلق reserves کے

ساتھ ہوتا ہے اس لیے اس میں معمولی تبدیلی سے بنکوں کے لونز اور deposits پر کہیں زیادہ اثر پڑتا ہے۔اس تکنیک کا جدید نام monetary base control ہے۔

پھر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ بنک قرض نہیں جاری کر سکتے اگر لوگ ان کو نہ لینا چاہیں۔پس مرکزی بنک زر میں اضافہ کو لوگوں کی طلب میں کمی کر کے روک سکتا ہے یعنی قرض کے اُوپر شرح سود کو کم یا زیادہ کر کے۔

شرح سود میں اضافہ قرضوں کی طلب میں کمی کرتا ہے اور اس شرح میں کمی قرضوں کی طلب میں اضافہ کرتی ہے۔اس طرح قرضے جاری کرنے کے لئے بینکوں کے reserves کی دستیابی اور ان پر شرح سود کے تعین کو بنیادی طور پر تین طریقوں سے عمل میں لایا جاتا ہے:

ا: مرکزی بینک کا ممبر بینکوں کو ہول سیل ریٹ پر قرض فراہم کرنا (discount rate)۔

۲: open market operations

۳: repurchase agreement

مانیٹری پالیسی کا مقصد قرضوں کے لیے reserves کی دستیابی اور شرح سود کا تعین ہے۔ان دونوں مقاصد کے حصول کے لیے مرکزی بینک کا مستقل بنیادوں پر متحرک رہنا مانیٹری پالیسی کو جدید معیشت کا جزوِلاینفک بنا دیتا ہے۔شرح سود اور reserves کی مقدار مانیٹری پالیسی کے instruments کہلاتے ہیں جن کے استعمال کا مقصد مجموعی معیشت کے لیے جملہ اہداف کا حصول ہے جس میں افراطِ زر کی شرح، روزگار کی شرح اور مجموعی نمو کی شرح شامل ہیں۔

مانیٹری پالیسی کی expansion اس صورتحال کو کہتے ہیں جب مرکزی بینک credit creation کے ذریعے اضافی کرنسی جاری کرتا ہے۔اس کرنسی کو جاری کرنے والا مرکزی بینک کسی سرمائے یعنی اثاثے کا مالک نہیں اور نہ ہی پیداوار کے ذرائع کا حامل ہے۔وہ معیشت کے اندر محض کاغذ کی کرنسی داخل کرتا ہے۔سو یہ اضافی کریڈٹ (کرنسی) کاروباری سرگرمیوں میں اضافہ کرتا ہے یعنی کم شرح سود پر سرمایہ مہیا کیا جاتا ہے۔سرمایہ کار اس سستے سرمائے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سرمایہ کاری میں اضافہ کرتے ہیں اسطرح کاروباری سرگرمیوں کو فروغ ملتا ہے اور معاشرہ ترقی پاتا نظر آتا ہے۔مگر چونکہ اضافی سرمایہ real savings کی بنیاد پر نہیں ہوتا اس لئے پیداوار کے ذرائع کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے، سٹاک مارکیٹ میں تیزی کا رجحان آتا ہے بالخصوص ان کمپنیوں کے حصص کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے جن کے پاس لمبی مدت کے پراجیکٹس ہوں، حتیٰ کہ یہ سب معیشت میں افراطِ زر میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔پھر افراطِ زر میں اس اضافہ کو روکنے کے لیے مرکزی بینک کریڈٹ میں کمی یا monetary contraction کی پالیسی اپنا لیتا ہے جس میں کریڈٹ کے مہنگا کیے جانے اور اس کی دستیابی کو محدود کیے جانے کی وجہ سے

**قصہ مختصر جدید معیشت افراطِ زر اور بے روزگاری سے بیک وقت چھٹکارا حاصل نہیں کرسکتی کیونکہ اس کی بنیاد ہی ایک غلط مفروضے پر قائم ہیں کہ سرمایہ بغیر کسی بنیاد پر پیدا کیا جاسکتا ہے**

افراطِ زر کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔جسے معیشت دوبارہ سست روی کا شکار ہو جاتی ہے اور بے روزگاری میں اضافہ ہو جاتا ہے۔قصہ مختصر جدید معیشت افراطِ زر اور بے روزگاری سے بیک وقت چھٹکارا حاصل نہیں کرسکتی کیونکہ اس کی بنیاد ہی ایک غلط مفروضے پر قائم ہیں کہ سرمایہ بغیر کسی بنیاد پر پیدا کیا جا سکتا ہے۔حالانکہ ایک متوازن، دیرپا اور مضبوط معیشت صرف وہی ہوسکتی ہے جہاں سرمایہ پیداوار کے ذرائع کے عمل میں آنے سے پیدا ہوتا ہے۔اور پیداوار کے ذرائع real savings کے نتیجے میں نمو پاتے ہیں اور اسطرح کی معیشت اسلامی نظریہ کا خاصہ ہے جو کہ مانیٹری پالیسی کی نفی مندرجہ ذیل بنیادوں پر کرتا ہے:

ا: Fiat currency کے استعمال کی حرمت۔

۲: سودی کریڈٹ پر مبنی مانیٹری سسٹم کی حرمت۔

اسلام کے نقط نظر میں سونا اور چاندی کے علاوہ کرنسی کی کوئی اور بنیاد رکھنا جائز نہیں کیونکہ medium of exchange ہونے کی حیثیت سے کرنسی کے لئے اصلی قدر و قیمت کا حامل ہونا لازمی ہے یعنی کرنسی بذات خود یا اس کی بنیاد ایسی چیز پر ہو جو لوگوں کی نظر میں قدر و قیمت رکھتی ہو۔اس طرح قیمتی دھاتوں کو monetary standard بنانے سے معاشی استحکام حاصل ہوگا اور بحرانوں کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔دوسری طرف اسلام ربا کی سخت ممانعت کے ذریعے کریڈٹ پر مبنی financial system کا خاتمہ کر کے کاروبار میں شراکت کو رواج دیتا ہے تا کہ صرف حقیقی سرمایہ کاری وجود میں آئے اور real savings پیدا ہوں۔معیشت میں اضافی کرنسی کی ترسیل کے لئے اسلام نے سونا اور چاندی جیسی قیمتی دھاتوں کو عوامی ملکیت میں دیا ہے یعنی یہ تمام مسلمانوں کی مشترکہ ملکیت ہیں عوامی املاک اور ان سے حاصل ہونے والی آمدنی بیت المال میں علیحدہ سے رکھی جاتی ہے کیونکہ اسے خلیفہ اپنی رائے اور اجتہاد کے مطابق مسلمانوں کے مفاد میں استعمال کرتا ہے۔اس طرح اسلامی ریاست کے اموال کے مآخذ اور تصرف کی مستقل نوعیت کرنسی کی ترسیل وقدر اور اشیا کی قیمتوں میں استحکام کا موجب بنتی ہے۔

اسلام چونکہ زندگی کا نظام اور پوری دنیا کے لیے ایک عملی پیغام ہے۔تو اس کے لیے ایک ریاست کا قیام ناگزیر ہے۔جو کہ اس کو نافذ کرے اور دنیا تک پہنچائے۔اسلام نے اس ریاست کو خلافت کا نام دیا ہے جو کہ اپنی ساخت وہیئت میں دنیا کی دوسری ریاستوں سے ممتاز ہے۔ریاست خلافت مختلف ہے ان بنیادوں کے لحاظ سے جس پر یہ استوار ہے، اپنی ساخت کے اعتبار سے جس سے یہ تشکیل پاتی ہے، اپنے دستور اور قوانین کے لحاظ سے جو کتاب اللہ اور سنت رسول پر مبنی ہیں جن کا نفاذ اور جن پر عمل درآمد ریاست اور امت پر لازم ہے کیونکہ یہ اللہ کی شریعت سے ہیں نہ کہ لوگوں کی قانون سازی سے۔

⊗⊗⊗

نوید بٹ (پاکستان میں حزب التحریر کے ترجمان)

# امریکہ یوریشیا میں پاکستان کو کمزور اور بھارت کو مضبوط کرنا چاہتا ہے

سوویت یونین کے ٹوٹنے اور افغان جنگ کے خاتمے کے بعد یوریشیا خصوصاً جنوبی ایشیا اور وسطی ایشیاء کی سیاسی و علاقائی صورتحال تبدیل ہوگئی۔ وسطی ایشیاء میں نئی مسلم ریاستوں نے نئے معاشی فوائد کے مواقع پیدا کیے۔ پاکستان ایٹمی طاقت بن چکا تھا۔ اس کی فوج اور انٹیلی جنس ایجنسیاں خصوصاً انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) بہت طاقتور ہوں گئی اور علاقے میں اس کے اثر ورسوخ میں کئی گنا اضافہ ہوگیا۔ آئی ایس آئی کا اثر ورسوخ بھارتی پنجاب، کشمیر اور پورے سارک ممالک میں پھیل چکا تھا اور افغانستان تو اس کا پچھواڑہ تھا۔ چین یوریشیاء میں ایک اور ابھرتا ہوا خطرہ تھا جس کو قابو کرنا ضروری تھا۔ چین کے پاکستان سے کئی دھائیوں پرانے اچھے تعلقات ہیں اور ان تعلقات سے متعلق فوج اور عوام دونوں میں اچھی اور مضبوط رائے عامہ موجود ہے۔ اس صورتحال میں امریکہ کے لیے پاکستان کو چین کے خلاف کھل کر استعمال کرنا انتہائی مشکل تھا۔

خطے میں نئے امریکی گریٹ گیم کے تحت امریکہ کی یہ کوشش ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ ایک تضویراتی شراکت داری (Strategic partnership) بنائے اور پاکستان اور بھارت کو ایک بلاک کے طور پر چین کے خلاف استعمال کرے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ بھارت کو کشمیر اور اس کی مغربی سرحد پر پاکستان کے ساتھ ایک اطمینان بخش صورتحال فراہم کی جائے۔ امریکہ یہ جانتا ہے کہ بھارت چین کے لیے کوئی خطرہ نہیں بن سکتا جب تک اس کی فوج دو سرحدوں پر منقسم ہو۔ اس لیے امریکہ کے لیے یہ لازمی ہوگیا کہ وہ پاکستان کی افواج کو دو سرحدوں پر مصروف رکھ کر کمزور کرے اور اس کے ساتھ پاکستان کو مجبور کرے کہ وہ بھارت کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لائے تا کہ بھارت اپنی مکمل توجہ چین پر مرکوز کر سکے جس سے بھارت جنگ کر چکا ہے اور اس کے چین سے کئی اختلافات بھی موجود ہیں۔

فوجی قیادت میں موجود غداروں نے پاکستان کی افواج کو اپنے ہی خارجہ پالیسی کے اثاثوں یعنی جہادی تنظیموں اور قبائلیوں سے لڑوا کر کمزور کر دیا۔ اس کے علاوہ پاکستان کی علاقائی طاقت کو کم کرنے کے لیے یہ ضروری تھا کہ آئی ایس آئی پر شکنجہ کسا جائے کیونکہ یہی وہ ادارہ ہے جس کے ذریعے پاکستان علاقے میں اپنی طاقت کا عملاً اظہار کرتا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے آئی ایس آئی کے کام کا محور یعنی بیرونی مفادات کی نگہبانی سے بدل کر اس کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ اپنی توجہ اندرونی محاز پر کرے اور جہادی اور مخلص سیاست دانوں کو نشانہ بنائے۔ 9/11 کے واقع کی آڑ لے کر امریکہ خطے میں داخل ہوا، کشمیر اور افغان پالیسی کو تبدیل کروانے میں کامیاب ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ فوجی اور سیاسی قیادت میں موجود غداروں، بلیک واٹر اور سی آئی اے کے ذریعے ملک میں مصنوعی بحران پیدا کر کے پاکستان کو کمزور کیا۔ یہ بحران ان بحرانوں کے علاوہ ہے جو ایجنٹ حکمرانوں نے پیدا کیے جیسے بجلی، چینی، سیلاب اور اس جیسے کئی بحران، جن کو ایک مخلص قیادت اور اسلامی نظام کے ذریعے با آسانی حل کیا جا سکتا تھا، تا کہ عوام ان بحرانوں میں الجھ کر رہ جائیں اور حکمرانوں کی غداری کی طرف متوجہ ہی نا ہو سکیں۔

پاکستان کو کمزور کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ پاکستان افغانستان پر سوویت یونین کے قبضے کے دوران بہت طاقت ور ہو چکا تھا۔ گھر گھر جہاد اور اسلامی نظام کے نفاذ کی بات کھلم کھلا ہو رہی تھی جس کو امریکہ پاکستانی معاشرے میں ''انتہا پسندی'' سے تعبیر کرتا ہے۔ اس صورتحال میں امریکہ کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ اس اسلامی ریاست یعنی خلافت کے قیام کے ممکنہ خطرے سے نمٹے، جو کہ یوریشیا میں طاقت کے توازن کو بدل دے گی اور امریکی مفادات کے لیے پوری دنیا میں ایک نظریاتی خطرہ بن جائے گی۔ اس مقصد کے لیے ایک مضبوط مسلم ریاست ،جس کی عوام ''انتہا پسند'' بھی ہو، امریکی مفادات کے لیے زبردست خطرہ تھی۔ اس خطرہ سے نجات کے لیے صرف پاکستانی معاشرے کو سیکولر بنانا ہی کافی نہیں تھا بلکہ پاکستان کی ریاست کو کمزور کرنا بھی ضروری تھا تا کہ اس سے مضبوط خلافت ظہور پزیر نا ہو سکے۔ امریکی پالیسی مشیر جارج فرائڈمین نے اس مسئلے کو اپنی کتاب ''اگلے سو سال'' میں کھل کر بیان کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ''ان مداخلتوں (عراق اور افغانستان میں فوج کشی) کے متعلق چاہے سیاسی طور پر کچھ بھی کہا جاتا رہے ان کا مقصد کبھی بھی یہ نہیں تھا کہ کچھ حاصل کیا جائے بلکہ مقصد کچھ ہونے سے روکنا تھا۔ امریکہ کا مقصد یہ تھا کہ وہ ان خطوں میں استحکام کی صورتحال کو پیدا ہونے سے روکے جہاں کوئی دوسری (علاقائی) طاقت پیدا ہو سکتی ہو۔ اس کا مقصد سیاسی استحکام پیدا کرنا نہیں بلکہ عدم استحکام پیدا کرنا تھا۔ اور یہ مقصد واضح کرتا ہے کہ آخر امریکہ نے اسلامی زلزلے کے خطرے کا جواب یوں کیوں دیا - وہ درحقیقت ایک بڑی، طاقتور اسلامی ریاست کے ظہور کو روکنا چاہتا تھا''۔(صفحہ نمبر:46) وہ مزید لکھتا ہے: ''اسلامی شدت پسندوں کے خلاف پہلی دفاعی لائن خود مسلم ریاستیں ہوں گی۔ مسلم حکمران انتہا پسندوں کو ختم کرنے کے لیے اپنی قومی طاقت یعنی انٹیلی جنس اور فوجی صلاحیت کو استعمال کریں گے۔ ایک ایسی مسلم دنیا جو افراتفری کا شکار اور غیر متحد ہو، کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ نے اپنا سٹریٹیجک ہدف حاصل کر لیا ہے ... جب تک مسلمان آپس میں لڑتے رہیں گے تو اس کا مطلب ہے کہ امریکہ اپنی جنگ جیت رہا ہے''۔(صفحہ نمبر: 49) یہی وہ چیز ہے جو امریکی ایجنٹ کیانی، پاشا اور زرداری کر رہے ہیں یعنی مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑوا رہے ہیں اور ہر اس آواز کو دبا رہے ہیں جو اسلام کے نفاذ کی دعوت دیتی ہے۔

اس سے پہلے کہ پاکستان مزید کمزور ہو جائے اور امریکی منصوبہ مزید آگے بڑھے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ خلافت کا قیام عمل میں لائیں۔ یہ خلافت ہی ہو گی جو مسلمانوں کو اسلام کی بنیاد پر جوڑے گی۔ وہ ملک میں امریکی اثر ورسوخ کا خاتمہ کرے گی۔ وہ دشمن کے سفارتخانوں، اڈوں کو بند اور ان کی فوج اور انٹیلی جنس کو ملک بدر کرے گی۔ وہ مسلم دنیا کو ایک کرنے کے لیے کام کرے گی۔ وہ مسلم غیر حربی ممالک سے روابط بنائے گی تا کہ انھیں اسلام کی طاقت میں اضافہ کے لیے حاصل کیا جا سکے۔ ان اعمال کو کرنے سے خلافت اسلام کی بالادستی اور کفر کی ناکامی کو یقینی بنائے گی۔ عملی کام کرنے کا یہ ہے کہ افواج پاکستان میں موجود مخلص افسران امت کے اس مطالبے پر حرکت میں آئیں اور حزب التحریر کو مدد و نصرت فراہم کریں تا کہ خلافت کا قیام عمل میں لایا جا سکے۔

⊗⊗⊗

# امریکی اور پاکستانی سرکاری عہدیداروں کے درمیان لفظوں کی جنگ

**سوال۔** پچھلے دنوں آل پارٹیز کانفرنس اوراس کے اعلان سے پہلے ،پاکستان کا میڈیا اورسیاست پاکستان اور امریکہ کے تعلقات پر تبصروں اور مباحثوں میں بالکل گم ہوکر رہ گئی تھی۔ جب سے ریٹائر ہونے والے امریکی Joint Chief of Staffایڈمرل مائک ملن نے کہا کہ پاکستان کی انٹیلی جنس ایجنسیISI، کے حقانی گروپ کے ساتھ تعلقات ہیں اور وہ اسے اپنے مقاصد کیلئے استعمال کرتی ہے اور یہ الزام بھی لگایا کہ آئی ایس آئی افغانستان میں امریکی سفارت خانے کا 19 گھنٹے طویل گھیراؤ اورایک ٹرک کے ذریعےNATO کے مرکز پر خودکش حملے میں ملوث ہے جس میں 77امریکی زخمی ہو گئے تھے تو اس کے بعد سے پاکستان اورامریکہ کے درمیان لفظوں کی ایک جنگ چل رہی ہے۔ اس پر پاکستان کے حکمرانوں کی طرف سے دیا جانے والا جواب غیر معمولی طور پر سخت تھا۔ کیا اس کا مقصد پاکستان کے چیف آف آرمی سٹاف جنرل کیانی کی ساکھ کو کسی حد تک بحال کرنا تھا، کہ وہ امریکہ کے ساتھ ڈبل گیم کھیل رہا ہے؟

**جواب۔** اس سوال کا جواب دینے سے پہلے ضروری ہے کہ اس لفظوں کی جنگ کے پس منظر پر نظر ڈالی جائے۔

1- پاکستان کی عوام اورفوج میں امریکہ کے خلاف انتہائی نفرت پائی جاتی ہے جو اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔ اس میں ریمنڈ ڈیوس کے معاملے کے بعد مزید اضافہ ہوا جس میں ایک امریکی قاتل نے پاکستان میں مسلمانوں کو قتل کیا اور پھر اس کو رہا کر دیا گیا۔ امریکہ کی طرف سے پاکستانی سرحد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایبٹ آباد میں جو کہ ایک چھاؤنی ہے حملہ کر کے اسامہ بن لادن کو شہید کرنے نے اسے اور بھی بڑھا دیا۔

2- یہ نفرت امریکہ کیلئے تشویش کا باعث ہے کیونکہ ملک میں اس کی پالیسیوں کا نفاذ اس سے متاثر ہوتا ہے۔ خاص طور پر پڑوسی افغانستان میں مستقل قبضہ کیلئے اقدامات اٹھانے میں۔ امریکہ پاکستان اورافغانستان سرحد کے دونوں اطراف قبائلی علاقوں سے اٹھنے والی مزاحمت کو روکنے کیلئے افواج پاکستان کو استعمال کرتا ہے اور ایسا کرنے میں اسکا انحصار اپنے وفادار ایجنٹ جنرل کیانی پر ہے۔ یہ معاملہ اسلئے بھی انتہائی حساس اہمیت کا حامل ہے کیونکہ امریکی صدر دوسری مرتبہ الیکشن جیتنے کی تیاریوں میں مصروف ہے اور ایسے وقت میں اسے اپنی خارجہ پالیسی کی کامیابی دکھانا ضروری ہے جب عوام ملک سے باہر اتنے زیادہ اخراجات کرنے پر سخت غصے میں ہیں جبکہ ان کی اپنی معیشت کا بیڑہ غرق ہو چکا ہے۔

امریکہ پاکستان اورافغانستان سرحد کے دونوں اطراف قبائلی علاقوں سے اٹھنے والی مزاحمت کو روکنے کیلئے افواج پاکستان کو استعمال کرتا ہے اور ایسا کرنے میں اسکا انحصار اپنے وفادار ایجنٹ جنرل کیانی پر ہے

3- جنرل کیانی فوج اور سیاست میں موجود اپنے چند حواریوں کی مدد سے امریکہ کے خلاف پھیلنے والی اس نفرت اور غصے پر قابو پانے کیلئے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ شروع میں میڈیا اور سیاسی حلقوں میں حکومتی ایجنسیوں کی مدد سے ایک منظّم مہم کا آغاز کیا گیا جس کا مقصد فوج اور عوام کو یہ تاثر دے کر خوفزدہ کرنا تھا کہ امریکہ بہت طاقتور ہے۔ یہ ایسی ہی مہم ہے جو کیانی سے قبل ایجنٹ مشرف نے استعمال کی تھی۔ امریکہ نے کیانی کے پیشرو اور قریبی دوست مشرف کے ساتھ مل کر عوام کو خوفزدہ کرنے میں بہت کام کیا تھا تاکہ افغانستان پر امریکی قبضہ کو تسلیم کر لیں ۔ جبکہ مشرف تاثر یہ دیتا تھا کہ وہ اسلام کے قلعہ کو بچانا چاہتا ہے۔

4- تاہم خوف پھیلانے کا یہ امریکی حربہ ناکام ہوگیا۔ مسلم مسلح افواج اور پاکستان کی مسلم عوام نے پہچان لیا کہ امریکہ اس جنگ کے ذریعے پاکستان کو نقصان پہنچا رہا ہے اور کمزور کر رہا ہے۔ اس جنگ کے بارے میں عام تاثر یہ ہے کہ یہ ایک صلیبی جنگ ہے اور یہ فتنے کی جنگ ہے جس میں مسلمان مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ امریکہ نے پاکستانی مسلح افواج کو تین محاذوں (قبائلی علاقوں، بھارت سے ملحقہ سرحد اور اندرونی عدم تحفظ اور خلفشار) میں تقسیم کر دیا ہے۔ درحقیقت امریکی ایجنٹوں کی کوششوں کے باوجود یہ تاثر زیادہ مضبوط ہوتا چلا گیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ امریکی اداروں اور سروے تنظیموں نے پاکستان کی مسلح افواج اور عوام میں موجود امریکہ مخالف جذبے کو محسوس کیا اور اس پر رائے زنی کی۔

5- لہذا ، امریکہ کیانی کو مزید کچھ مہلت دینے کیلئے ایک نیا طریقہ استعمال کرنے پر مجبور ہو گیا ۔ وہ یہ دکھانا چاہتا ہے کہ کیانی امریکہ کے ساتھ ایک ڈبل گیم کھیل رہا ہے اور امریکہ کے ساتھ فاصلے کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں کہ امریکہ یہ انداز اختیار کر رہا ہے، امریکہ حقیقت پرست ہے اور یہاں ہم جمال عبدالناصر کا ذکر کر سکتے ہیں جو مستقل امریکہ کے خلاف بیانات دیتا رہتا تھا لیکن دوسری طرف امریکہ کے ایجنڈے کو

آخری لفظوں تک پایہ تکمیل تک پہنچایا تا تھا۔ مزید یہ کہ پاکستان میں امریکہ نے یہ طریقہ مشرف کیلئے بھی استعمال کیا تھا لیکن اس وقت یہ صرف کچھ حلقوں میں، جو فوج کی حد تک محدود تھے، استعمال کیا گیا تھا۔ پاکستانی رائے عامہ کی شدت نے امریکہ کو مجبور کیا کہ وہ کیانی کے بارے میں ڈبل گیم کے اس تاثر کو پوری عوام کے سامنے پیش کرے، کیونکہ عوامی رائے اب پہلے سے کہیں زیادہ مسلح افواج کو متاثر کر رہی ہیں۔

6- چنانچہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کیانی عملی طور پر تو امریکہ کے مفادات کو تحفظ دے رہا ہے لیکن دوسری طرف امریکہ کے خلاف اس کا رویہ اچانک غیر معمولی انداز میں سخت ہو گیا ہے۔

7- امریکہ اور پاکستان کے درمیان لفظوں کی اس جنگ سے قبل کیانی اور مولن میں ملاقات ہوئی۔ 18 ستمبر 2011 کو امریکی افواج کے سربراہ مائیک مولن کے ترجمان جان کربی نے بیان دیا کہ مولن اور اس کے بااعتماد ساتھی کیانی کے درمیان Seville (سپین) میں ہونے والی NATO کانفرنس کے درمیان دو گھنٹے سے زیادہ تقریباً چار گھنٹے طویل ملاقات ہوئی جس میں اسامہ بن لادن کو ہلاک کرنے کیلئے ہونے والے امریکی حملے سے پیدا ہونے والی کشیدگی اور افغانستان میں بڑھتی ہوئی مزاحمت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس نے مزید کہا کہ ''دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ دونوں ممالک کے آپس میں تعلقات خطے کیلئے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں اور پچھلے چند مہینوں میں دونوں ممالک نے تعلقات کو بہتری کی طرف لیجانے کیلئے مثبت اقدامات کئے ہیں.....انہوں نے دونوں ممالک کی مسلح افواج کے درمیان تعاون پر بھی تبادلہ خیال کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ نہ صرف تعاون جاری رکھیں گے بلکہ اسے مزید بہتر بنانے کیلئے نئے طریقے ڈھونڈتے رہیں گے''۔ اس تعاون کی ایک اہم مثال، الجزیرہ کی رپورٹ ہے جس میں بیان کیا گیا کہ کس طرح کیانی حالات پر قابو پانے کیلئے افغانستان میں امریکی ایجنٹوں کی مذاکرات میں مدد کر رہا۔ 28 جون 2011 کو الجزیرہ نے ایک رپورٹ شائع کی جس میں کہا گیا کہ افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے ایک اہم حکومت مخالف گروپ کے لیڈر سراج الدین حقانی سے بالمشافہ ملاقات کی ہے۔ الجزیرہ کی اطلاعات کے مطابق حقانی، جس کے نیٹ ورک کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ پاک افغان سرحد کے دونوں اطراف ہے، کے ساتھ ایک ہفتے قبل ہونے والی ملاقات میں پاکستانی فوج اور پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسی کے سربراہ بھی شامل تھے۔ ان ملاقاتوں نے امریکہ کیلئے سازگار حالات پیدا کئے تا کہ وہ ان سے ڈیل طے کر سکے، جنہیں وہ معتدل طالبان کہتا ہے۔

**امریکی فوجی عملے کو ملک بدر کرتے ہوئے پاکستان کے راستوں سے افغانستان میں امریکہ کیلئے قائم کی جانے والی سپلائی لائن کو بند کر دے تو پاکستانی مسلح افواج کے سامنے امریکہ کی طاقت کا پول کھل جائے گا**

8- یہ ہے اس لفظوں کی جنگ کا پس منظر۔ اسی تناظر میں مولن نے 22 ستمبر کو امریکی سینٹ کی مسلح افواج کی کمیٹی کے سامنے میڈیا کی بڑی تعداد میں موجودگی کے دوران بیان دیا کہ پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسی ''حقانی نیٹ ورک کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کرتی ہے''۔ اور اس سے اگلے ہی دن فوج کی طرف سے بیان دیتے ہوئے کیانی نے کہا کہ ''خاص طور پر، ایڈمرل مولن کے ساتھ سپین میں ہونے والی ایک حوصلہ افزاء ملاقات کے تناظر میں یہ بیان ناگواری کا باعث ہے۔ کیانی نے مزید کہا کہ اس ''الزام تراشی'' کے باوجود افغانستان میں امن اور استحکام حاصل کرنے کیلئے کوئی بامعنی راستہ ضرور نکلنا چاہئے، ایک ایسا مقصد جس کیلئے پاکستان بہت پر عزم ہے''۔ کیانی کے اس بیان کے ساتھ ساتھ اس کے حواریوں یعنی وزیر داخلہ، وزیر خارجہ اور وزیر اعظم نے بیانات داغے۔ لفظوں کی اس جنگ کا مقصد کیانی کی مدد کرنا تھا تا کہ یہ تاثر دیا جا سکے کہ کیانی پس پردہ افغانستان میں امریکہ کے اثر و رسوخ کو کم کرنے کیلئے چالیں چل رہا ہے تا کہ اس سے پاکستان کو فائدہ حاصل ہو سکے۔

9- جبکہ لفظوں کی اس جنگ کے برخلاف کیانی امریکہ کی اس خطے میں موجودگی کو ممکن بنانے کیلئے مستقل عملی اقدامات کر رہا ہے۔ حالانکہ وہ یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ اسلام، امت مسلمہ اور اسلامی ریاست کے خلاف جنگ پر امریکہ کو عبرت ناک شکست سے دوچار کرے۔ اگر وہ امریکہ کی صلیبی جنگ میں اس کی عسکری مدد بند کر دے، پاکستان میں امریکہ کو فراہم کیے جانے والے اڈے ان سے واپس لے لے بشمول ان کے جہاں سے امریکی ڈرون اڑتے ہیں، اور امریکی فوجی عملے کو ملک بدر کرتے ہوئے پاکستان کے راستوں سے افغانستان میں امریکہ کیلئے قائم کی جانے والی سپلائی لائن کو بند کر دے تو پاکستانی مسلح افواج کے سامنے امریکہ کی طاقت کا پول کھل جائے گا، وہ فوج کہ جس کے سپاہی شہادت کی موت کو اتنا ہی پسند کرتے ہیں جتنا کہ بزدل کفار زندگی سے محبت کرتے ہیں۔ اور ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں سے کسی چیز کا بھی 30 ستمبر 2011 کو ہونے والی آل پارٹیز کانفرنس کے اعلامیہ میں کوئی ذکر نہیں یہاں تک کہ اس میں امریکہ کا نام تک بھی نہیں لیا گیا۔

10- کیانی کی لفظوں کی جنگ تو بہت ہو چکی۔ اب ضرورت اس چیز کی ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج خلافت کے قیام کیلئے نصرۃ دیں، جو مسلم علاقوں سے امریکہ کے قبضے اور اثر و رسوخ کے خاتمے کیلئے فی الفور اور عملی اقدامات اٹھائے گی، اور مسلم امہ اور اس کے وسائل کو استعماری کفار کے خلاف یکجا کرے گی۔

⊗⊗⊗

# فوجی قیادت نے مصر کے مسلمانوں کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا

"انقلاب" جو کہ مصر کے عوام کی بڑی تعداد کے لیے کبھی امیدوں کا محور اور نجات دہندہ تھا، اب ایک بھیانک خواب بن چکا ہے۔ وہ تحریک کہ جس کے نتیجے میں صدر حسنی مبارک کی حکومت کا تختہ الٹا گیا، کبھی فوج کو اس تحریک کا نگہبان سمجھا جاتا تھا، لیکن آج اسی فوج کو شک اور نفرت کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ فوجی حکومت کی طرف سے کاپٹک (Coptic) عیسائیوں کا بلا امتیاز قتل، اِس حکومت کے ظلم کی محض ایک جھلک ہے۔

نئے آئین کو ترتیب دینے میں پس وپیش، پارلیمنٹ کو فوج کے ماتحت کرنا، صدر مبارک کے قریبی لوگوں کو الیکشن میں کھڑا ہونے کی اجازت اور ایمرجنسی کے خاتمے سے انکار وغیرہ وہ اقدامات ہیں جن کی وجہ سے لوگ سخت نالاں ہیں۔ اِس سے بڑھ کر فوجی حکمرانوں نے عندیہ دیا ہے کہ وہ صدارتی الیکشن میں تاخیر کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میجر جنرل محمد Hegazy نے کہا: "ہم اُس وقت تک حکومت میں رہیں گے جب تک صدر منتخب نہیں ہو جاتا۔" اِن اقدامات سے اُن دعووں کی بھی مکمل نفی ہو جاتی ہے، جن کے مطابق فوج محض عارضی طور پر حکومت کو سنبھال رہی ہے۔ اِن دعوؤں کے برعکس فوجی قیادت اپنے راج کو طول دینے کی کوشش کر رہی ہے۔

امریکی تنقید میں بھی یہ پہلو غائب ہے۔ حسنی مبارک کے اقتدار چھوڑنے سے پہلے یہی وہ پہلو تھے جن پر سب سے زیادہ زور دیا گیا۔ لیکن اب ان پہلوؤں پر خاموشی اختیار کر لی گئی ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس(AP) کو انٹرویو دیتے ہوئے امریکی سیکرٹری خارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا: "امریکہ لمبے عرصے سے شام اور یمن پر مسلط حکمرانوں کے اقتدار چھوڑنے کی حمایت کرتا رہا ہے مگر چاہتا ہے کہ مصر میں عدم استحکام سے بچا جائے، جہاں مظاہرین نے ایک آمر کو اقتدار سے محروم کر دیا"۔ لیکن ہیلری نے اِن ممالک کے لیے اپنے ماضی سے چھٹکارا پانے کی کوئی حتمی تاریخ دینے سے گریز کیا۔ لہٰذا امریکہ کا مقصد مصر اور عرب کے عوام کو تب تک ظلم و جبر میں مبتلا رکھنا ہے جب تک کہ حالات اس نہج پر نہیں پہنچ جاتے کہ ایک امریکی حمایت یافتہ حکومت قائم کی جا سکتے جو خطے میں امریکی مفادات کا تحفظ کر سکے۔

امریکہ اور مصر کے فوجی حکمرانوں دونوں کی، عوام کے اختیار سے حکومت قائم نہ کرنے کی واحد وجہ اُن کا سیاسی اسلام سے خوفزدہ ہونا ہے۔ انقلاب سے پہلے مصر کے عوام نے اسلامی اقدار کے لیے زبردست حمایت کا مظاہرہ کیا۔ Pew Poll 2011 کے مطابق 77% مصری یہ سمجھتے ہیں کہ چور کے ہاتھ کاٹ دینے چاہیے، 82% سمجھتے ہیں کہ زانی کو سنگسار کیا جانا چاہیے۔ 84% کے مطابق مرتد کی سزا موت ہے۔ حسنی مبارک کے جانے کے بعد زیادہ تر لوگ اسلامی ریاست کو شریعت کے نفاذ کے لیے لازم سمجھتے ہیں۔ مئی 2011ء میں الاحرام کے مطابق 60% مصر کے لوگ اسلامی ریاست کے حق میں تھے، صرف 4% لوگ مصر میں سیکولر حکومت کے خواہش مند تھے جبکہ 3% لوگ فوجی حکومت کو مصر میں دیکھنا پسند کرتے تھے۔ اس تمام سے یہ واضح ہے کہ امریکہ مصر میں تب تک ایک عوامی حکومت نہیں چاہتا جب تک کہ سیاسی اسلام کی آواز کو ختم یا اس فکر کو بگاڑ کر خاصی حد تک سیکولر نہ کر دے۔

﴿أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ﴾

"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اور بخشش کو چھوڑ کر عذاب خریدا۔ اور یہ (جہنم کی) آگ کے لیے کیسی برداشت دکھاتے ہیں" (البقرة:175)

اس طرح کی قیادت تیار کرنے میں وقت لگتا ہے۔ اسی لیے امریکہ نے مسلح افواج کی سپریم کونسل(SCAF) کو الیکشن میں تاخیر کرنے کے لیے کہا، تاکہ اِس دوران ایک ایسی ایجنٹ قیادت کو تیار کیا جا سکے جو اسلامی لبادہ بھی اوڑھے ہوئے ہو، اور وہ امریکہ کی آشیرباد سے حکمرانی بھی کرے۔

فوجی قیادت نے بھی امریکہ کی مداخلت کا انکار کرنے کی بجائے، اس کام کو بخوشی قبول کیا اور اس کے لیے وہ اپنے لوگوں کا خون بہانے، لوگوں کو اغواء کرنے اور کسی بھی طرح کا ظلم کرنے کو تیار ہیں۔

اے مسلمانو! آپ اور اسلامی ریاست کے درمیان صرف یہ فوجی قیادت حائل ہے۔ حقیقت میں یہ مٹھی بھر لوگ ہیں جنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کو چھوڑ کر امریکہ کے مفادات اور یہودی ریاست کی حفاظت کو مقدم رکھا ہوا ہے۔ وہ امریکہ کو اپنا دوست اور مددگار سمجھتے ہیں جبکہ آپ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہ غدار اللہ کی کھلی نافرمانی کرتے ہوئے کفار کو گلے لگاتے ہیں۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾

"اے ایمان والو! تم یہود اور نصاریٰ کو اپنا مددگار مت بناؤ یہ تو ایک دوسرے کے مددگار ہیں، تم میں سے جو ان کو مددگار بنائے گا تو وہ انہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا" (المائدہ:51)

اِن کے دماغ سمجھ سے عاری ہیں اور وہ اپنے آقا امریکہ کی حقیقت کو نہیں دیکھ رہے۔ وہ دیکھ نہیں رہے کہ کس طرح امریکہ نے "کامریڈ مبارک" کو قربان کر دیا اگرچہ اس نے طویل عرصے امریکہ کی غلامی کی۔ اِس کے باوجود یہ حکمران اللہ کو چھوڑ کر امریکہ پر بھروسہ کرتے ہیں اور آپ کی اسلام کی پکار کو خاطر میں نہیں لاتے۔

>>>بقیہ صفحہ نمبر 13 پر

نوید بٹ (پاکستان میں حزب التحریر کے ترجمان)

# ایف پاک سٹریٹجی کا اگلا مرحلہ اور پاکستان میں چہرے کی ممکنہ تبدیلی

2 مئی کے واقعہ نے آرمی چیف جنرل اشفاق پرویز کیانی اور اس کے انٹیلی جنس چیف، جنرل شجاع پاشا، کو بحیثیت امریکی ایجنٹ مکمل طور پر بے نقاب کر دیا جس میں مبینہ طور پر امریکہ نے ایبٹ آباد کے چھاؤنی نما شہر میں ''اسامہ بن لادن'' کو قتل کیا تھا۔ چنانچہ ان دونوں کو امت اور افواجِ پاکستان بدترین بدنامی کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کی غداری اس قدر واضح تھی کہ میڈیا میں پہلی دفعہ ان مقدس گائیوں پر شدید تنقید کی گئی۔ فوج میں کیانی کے خلاف جذبات اس حد تک مخالف ہو گئے کہ نیو یارک ٹائمز نے ایک سٹوری کی جس کا عنوان تھا: ''Pakistan's Chief of Army Fights to Keep His Job''۔ اس صورتحال نے جنرل کیانی کو مجبور کر دیا کہ اس نے پاکستان بھر کی چھاؤنیوں کا طوفانی دورہ کیا اور اپنے ناراض افسران پر اس واقعہ کے حوالے سے اپنی پوزیشن واضح کرنے کی ناکام کوشش کی۔ کیانی کو جونیئر اور درمیانے درجہ کے افسروں تک نے آڑے ہاتھوں لیا۔ انہوں نے یہ نہیں پوچھا کہ کیا وہ استعفی دے گا یا نہیں، بلکہ یہ سوال کیا کہ آخر وہ کب استعفی دے رہا ہے۔ کیانی اپنے دفاع میں محض یہ بودی دلیل پیش کر سکا کہ پاکستان معاشی اور دفاعی لحاظ سے بہت کمزور ہے اس لیے پاکستان امریکہ کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ نیو یارک ٹائمز کے مطابق نیشنل ڈیفنس کالج میں افسران کو کیانی نے بتایا کہ پاکستان ''گروی'' رکھا جا چکا ہے اور ''ہم کچھ نہیں کر سکتے''۔ لیکن حیران کن طور پر اچانک حال ہی میں یہ بزدل اور رسوائے زمانہ جنرل موت کی نیند سے بیدار ہو گیا۔ قومی اسمبلی کی دفاعی کمیٹی کے سامنے اپنی چھاتی پھلاتے ہوئے کیانی نے کہا کہ پاکستان ایک ایٹمی ملک ہے کوئی افغانستان یا عراق نہیں! امریکیوں کو شمالی وزیرستان میں آپریشن کرنے سے قبل دس بار سوچنا پڑے گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر کیانی کو اس حقیقت کا دس سال قبل علم کیوں نہیں تھا جب اس نے اپنی دنیا اور آخرت کا فراستعماری طاقت امریکہ کے حوالے کر دی تھی؟ کیا اس میں ایک نئے اور مخلص مسلمان نے جنم لے لیا ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ یہ سب کچھ پاک افغان (Af-Pak) سٹریٹجی کے اگلے مرحلے یعنی ڈیورنڈ لائن کے دونوں اطراف مذاکراتی عمل کو شروع کرنے کے لیے سازگار فضاء بنانے اور اپنے امیج کو بہتر بنانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

پاکستان پہلے ہی شمالی وزیرستان کے علاوہ فاٹا کے تمام علاقوں میں فوجی آپریشن کر کے اپنی رِٹ قائم کر چکا ہے۔ فاٹا وہ علاقہ ہے جو پاکستان میں شامل ہونے کے بعد سے لے کر آج تک پاکستان کے آئین اور قانون کی عملداری سے باہر تھا۔ خطے میں امریکی سٹریٹجک معاشی مفادات کی وجہ سے یہ بہت ضروری ہے کہ افغانستان اور فاٹا پر امریکی طفیلی ریاستوں کا مکمل کنٹرول ہو تا کہ وسطی ایشیاء سے آنے والی تیل اور گیس کی پائپ لائینوں کو محفوظ رکھا جا سکے۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ ان تیل و گیس کے ذخائر کو گرم پانیوں تک پہنچانے کا سب سے مختصر راستہ افغانستان اور پاکستان کے ذریعے ہے۔ سوائے فاٹا کے پورا پاکستان ایجنٹ حکمرانوں کے کنٹرول میں تھا۔ فاٹا میں فوجی آپریشنوں کے بعد حالات اس امر کے لئے سازگار ہو چکے ہیں کہ فاٹا کو بھی دیگر پاکستانی علاقوں کی طرح مکمل طور پر ضم کر لیا جائے۔ حال ہی میں ان علاقوں کو خیبر پختونخوا میں شامل کرنے کی تجویز مختلف سیاستدانوں کی طرف سے پیش کی جا چکی ہے۔ شمالی وزیرستان کو چھوڑ کر بقیہ قبائلی علاقے میں فوجی آپریشنز کے مکمل ہونے اور تمام علاقوں میں چیک پوسٹیں قائم کر لینے کے بعد سیاسی عمل کا شروع کیا جانا بدیہی تھا۔ لہذا اب اس بات کی کوئی ضرورت نہیں بچی کہ کیانی عوامی طور پر امریکی اطاعت کا مظاہرہ کرے کیونکہ فوجی آپریشن تقریباً مکمل ہو چکے ہیں اور جو چیز باقی ہے وہ قبائلیوں کے ساتھ سیاسی افہام و تفہیم کا عمل شروع کرنا ہے تا کہ علاقے میں گشت کا عمل شروع کیا جا سکے اور چیک پوسٹوں کو مستقل طور پر برقرار رکھا جا سکے۔ اس سے اے پی سی کی پاس کردہ متفقہ قرارداد کی بھی تُک سمجھ آ جاتی ہے جس میں عسکریت پسندوں سے مذاکرات پر زور دیا گیا تھا، جبکہ سب جانتے ہیں کہ اس کانفرنس میں تمام امریکی ایجنٹ اور اثاثے موجود تھے اور انہوں نے بھی اس قرارداد کی حمایت کی تھی۔

چھ ماہ قبل ایک مشہور آن لائن اخبار میں ایک رپورٹ شائع ہوئی جس کے مطابق فوج اور آئی ایس آئی اپنے زیر اثر ایسی قیادت تلاش کر رہی ہے جو قبائلیوں اور عسکریت پسندوں سے مذاکرات کرنے کی اہلیت رکھتی ہو، یعنی ایسا سیاست دان جو کہ قبائلیوں کے لیے ہمدردی کے جذبات رکھتا ہو اور قبائلی بھی اس کی عزت کرتے ہوں۔ اس مضمون میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ اس مقصد کے لیے جنرل کیانی نے عمران خان سے ایک مشترکہ دوست، جو کہ ایک صحافی ہے، کے توسط سے ملاقات کی۔ اس مضمون میں کہا گیا تھا کہ عمران خان کو ممکنہ وسط مدتی انتخابات یا کسی اور سیاسی عمل کے ذریعے قیادت دی جائے گی جس کو عمل میں لانے کا آئی ایس آئی کو بہت تجربہ ہے۔ حال ہی میں الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 231 پارلیمنٹیرینز کی رکنیت معطل کر دی ہے جن میں کچھ طاقتور لوگ بھی شامل ہیں جس کی وجہ سے طاقت کا خلاء پیدا ہو سکتا ہے جس کو بآسانی ایک بڑے سیاسی بحران میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آج کل عمران خان نے بھی بڑے بڑے عوامی اجتماعات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اور اس مہینے کی تیس تاریخ کو ان کی پارٹی لاہور میں ایک بڑے سیاسی جلسہ کا انعقاد کر رہی ہے۔ لہذا اگلے چند ماہ میں چہرے کی تبدیلی کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا خاص طور پر اس وقت جبکہ لوگوں کا

موجودہ حکومت اور نظام کے خلاف غصہ عروج پر ہے۔

جہاں تک افغانستان کا تعلق ہے تو وہاں امریکہ ایک عرصے سے ایک سیاسی حل کی تلاش میں ہے۔ محسوس یہ ہوتا ہے کہ امریکہ کسی بھی سیاسی سیٹ اپ سے معاملہ کرنے کے لیے تیار ہے جو اسے افغانستان میں غیر معینہ مدت کے لئے فوجی اڈے قائم رکھنے کی اجازت دیدے۔ یہ فوجی اڈے امریکہ کو وسطی ایشیاء میں بالخصوص اور یوریشیا میں بالعموم چین اور روس کے اثر و نفوذ کو چیلنج کرنے میں مدد فراہم کریں گے۔ امریکہ افغانستان میں پاکستان کی مدد چاہتا ہے جو کیانی اور پاشا اس کے وفادار ایجنٹ کے طور پر بخوشی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بظاہر ایڈمرل مائیک مولن اور کیانی کے درمیان حقانی نیٹ ورک کے مسئلہ پر الفاظ کی جنگ حقانی کو دباؤ میں لانے کے لیے ہے نہ کہ کیانی پر دباؤ ڈالنے کے لیے؛ تا کہ حقانی مذاکرات کی میز پر آئیں۔ آیئے اس حقیقت کا مزید تجزیہ کرتے ہیں۔

یہ بات تو واضح ہے کہ شمالی وزیرستان میں حقانی کے خلاف آپریشن سے نہ صرف آئی ایس آئی کے حقانیوں سے تعلقات ختم ہو جائیں گے بلکہ اس طرح حقانی نیٹ ورک کے پاس جوابی کاروائی کے علاوہ کوئی چارہ نہیں بچے گا اور یوں افغانستان میں امریکہ کے لیے حالات مزید خراب ہو کر رہ جائیں گے، جس کا امریکہ کم از کم اوباما کے الیکشن کے سال میں متحمل نہیں ہو سکتا۔ پس ثابت ہوا کہ یہ محض دباؤ میں لانے کی ایک چال ہے جو امریکہ پاکستان کے خلاف چل رہا ہے؛ بخوبی جانتے ہوئے کہ پاکستان کو عوامی سطح پر دباؤ میں دکھانے کے نتیجے میں درحقیقت حقانیوں پر دباؤ بڑھے گا کہ وہ پاکستان میں موجود اپنے "دوستوں" کو امریکی غیض وغضب سے بچانے کے لئے سمجھوتہ پر آمادہ ہوں۔ لہذا پاکستان میں امریکی ایجنٹوں پر کوئی حقیقی دباؤ نہیں ہے اور نہ ہی یہ ایجنٹ اپنے آقا کے مقابلے میں کوئی نام نہاد استقامت دکھا رہے ہیں؛ بلکہ یہ صرف ایک دباؤ میں لانے کا نیا اسلوب ہے جس کے ذریعے حقانی اور طالبان کو مذاکرات کے میز پر لانے میں مدد ملے گی۔ اس تجزیہ کو ہیلری کلنٹن کی اس بات سے بھی تقویت ملتی ہے جب اپنے حالیہ دورہ پاکستان کے دوران اس نے اس بات کا اعتراف کیا کہ افغانستان میں امریکی سفارت خانہ پر حملے سے قبل امریکہ پاکستان کے ذریعے حقانی نیٹ ورک سے بات چیت کر رہا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان پہلے سے ہی امریکہ کو افغانستان کی دلدل سے نکالنے کے لیے اپنا کردار ادا کر رہا تھا اور یہ طالبان اور حقانی ہی ہیں جو مکمل طور پر امریکہ کے مطالبات تسلیم نہیں کر رہے۔ کیانی یہ حقیقت جانتا ہے اور اس کی سوچ امریکی پالیسی سازوں کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ حقانیوں پر اصل دباؤ اس وقت سے شروع ہوا جب 16 ستمبر کو اسپین میں کیانی کی ایڈمرل مولن کے ساتھ تقریباً ڈھائی گھنٹے تنہائی میں ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات کے صرف چار روز بعد مائیک مولن نے حقانی نیٹ ورک کو آئی ایس آئی کا "حقیقی بازو" قرار دیا۔ یہ نورا کشتی نہ صرف حقانیوں کو دباؤ میں لائے گی بلکہ اس کے نتیجے میں کیانی کی ساکھ بھی بہتر بنائی جائے گی۔ لہذا حقانی ڈرامہ کے ذریعے امریکہ ایک تیر سے دو شکار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں کہ یہ منصوبے بناتے ہیں اور اللہ بھی منصوبہ بناتا ہے اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہی بہترین منصوبہ ساز ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ امریکہ منصوبے بنا رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ بھی منصوبے بنا رہے ہیں اور ہم اللہ کے منصوبوں کو شام، لیبیا، یمن اور مغربی ممالک کے دارالحکومتوں جیسے لندن اور نیویارک کی سڑکوں پر وقوع پذیر ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ پوری دنیا تبدیلی کا انتظار کر رہی ہے۔ ایک مکمل تبدیلی جو انھیں سرمایہ داری کے شکنجے سے نجات دلائے گی اور انھیں امن اور خوشحالی سے ہمکنار کرے گی۔

صرف اسلام اور اس کا نظام ہی خلافت کے سائے تلے انسانیت کو سکون اور خوشحالی فراہم کر سکتا ہے۔ تبدیلی کے لئے بساط بچھ چکی ہے؛ تو کوئی ہے اہل قوت میں مخلص اور بہادر شخص جو اس نادر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آج کا سعد بن معاذؓ بن جائے؟!

⊗⊗⊗

بقیہ صفحہ نمبر 11 سے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَخُونُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُواْ أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ "اے ایمان والو! نہ تو اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو جبکہ تم (انجام) جانتے ہو" (الانفال:27)

مزید برآں وہ دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ آپ اور آپ کے دین کے خیر خواہ ہیں جبکہ حقیقت میں وہ طاغوت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ط وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلاً بَعِيْدًا﴾ "کیا آپ ﷺ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جو دعوی کرتے ہیں کہ ایمان لائے ہیں، اس پر جو آپ ﷺ پر نازل ہوا اور آپ ﷺ سے پہلے نازل ہوا، یہ چاہتے ہیں کہ اپنے فیصلے طاغوت (غیر اللہ) کے پاس لے جائیں حالانکہ انہیں حکم ہو چکا ہے کہ طاغوت کا انکار کر دیں۔ شیطان چاہتا ہے کہ وہ انہیں بہکا کر دور جا ڈالے"۔ (النساء:60)

اے مسلمانانِ مصر! آپ ہر حال میں اللہ کے دین کی سربلندی کی ذمہ داری کو یاد رکھیں۔ فوج میں موجود اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر اس غدار فوجی قیادت کو اکھاڑنے اور خلافت کے قیام کے لیے کام کریں۔ صرف تب ہی آپ کی امن، انصاف اور مکمل اسلام کے نفاذ کی خواہش پوری ہو سکتی ہے، اور جان رکھیں کہ اللہ ہر کام پر غالب ہے۔

﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ج وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ﴾ "اے ایمان والو! جواب دو اللہ اور اس کے رسول کی اس پکار کا جب وہ تمہیں بلائیں جس میں تمہارے لئے زندگی ہے۔ اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان ہے (اللہ برے شخص کو ہر عمل کی اجازت نہیں دیتا)، اور بے شک اسی کی جانب تم سب جمع کئے جاؤ گے۔" [سورۃ الانفال:24]

⊗⊗⊗

# اور سست نہ ہو اور غم نہ کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو تو

کمزور رویہ ایک داعی کیلئے انتہائی نامناسب ہے ، اور یہ رویہ مومنین کا رویہ نہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اسکے دین کے ساتھ مخلص ہیں۔ کامل ایمان اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ اخلاص نہ صرف داعیوں سے بلکہ تمام مسلمانوں سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ انتہائی مشکلات اور آزمائشوں کا مضبوطی، ثابت قدمی اور صبر کے ساتھ مقابلہ کریں۔ اسے دشمنوں، جابر حکمرانوں اور ان کے تشدد کرنے والوں کے سامنے گھبرانا اور کمزوری نہیں دکھانی چاہیے، چاہے ان پر تشدد جسمانی ہو یا اعصابی، یا پھر جان، مال یا اہل خانہ کو کوئی نقصان پہنچے، کیونکہ ایک داعی نے اپنے آپ کو مشکلات اور کڑے امتحانوں کا مقابلہ کرنے کیلئے ہی تو تیار کیا ہے۔ جب سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پیغمبروں کو مبعوث فرمانے کا سلسلہ شروع کیا تب سے ان کے پیغام کی نوعیت، اللہ کے دین کی دعوت اور اس دعوت کا حامل ہونے نے ان کے مخالفین کو ان کی راہ کو روکنے پر مجبور کیا۔ یہ مخالفین انہیں بہکانے، تشدد کرنے، ان پر ان کی املاک اور اہلخانہ پر حملے کرنے اور ہلاک کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مسلمانوں کو دکھا دیا ہے کہ خالق کا اپنی مخلوق کیلئے یہی قانون ہے کہ وہ اپنی ذات میں، املاک اور بچوں سے آزمائے جائیں گے اور مشکلات گزارے جائیں گے۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ وہ کسی بھی امر پر اللہ کے حکم سے انحراف نہ کریں اور ہر شدید آزمائش پر، چاہے وہ ان کی ذات پر ہو یا ان کی املاک پر یا ان کے بچوں پر، صبر کریں۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ صبر اور تمام مشکلات کو برداشت کرنے کو اپنی ذات کے ساتھ اخلاص کے طور پر لیتے ہیں۔ اور اللہ نے ایسے تمام لوگوں کے ساتھ جو صبر کے ساتھ برداشت کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کی پیروی میں لگے رہتے ہیں، جنت کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آخر کار مومنین ہی غالب رہیں گے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

﴿أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ 0وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ﴾

''کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ یہ کہنے سے کہ وہ ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔ اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ہم نے انہیں بھی آزمایا تھا سو اللہ انہیں ضرور معلوم کرلے گا جو سچے ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں''

(العنکبوت:3-2)

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْاْ مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء وَزُلْزِلُواْ حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللّهِ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللّهِ قَرِيبٌ﴾

کیا تم خیال کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تمہیں وہ حالات پیش نہیں آئے جو ان لوگوں کو پیش آئے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں انہیں سختی اور تکلیف پہنچی اور وہ ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے بول اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی، سنو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔ (البقرہ: 214)

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَتُبْلَوُنَّ فِيْ أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُواْ أَذًى كَثِيراً وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الأُمُورِ﴾

''البتہ تم اپنے مال اور جانوں میں آزمائے جاؤ گے اور البتہ پہلی کتاب والوں اور مشرکوں سے تم بہت بدگوئی سنو گے اور اگر تم نے صبر کیا اور پرہیز گاری کی تو یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے'' (آل عمران:186)

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾

''اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دو''

(البقرہ:155)

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾

''اور سست نہ ہو اور غم نہ کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو تو'' (آل عمران:139)

پیغمبروں اور رسولوں پر اور وہ جو ان پر ایمان لائے تھے ان پر دین کی دعوت میں بہتان لگائے گئے اور وہ زخمی بھی کئے گئے۔ خود رسول اللہ ؐ اور صحابہ اکرام کو بھی اس دین کی دعوت میں ستایا گیا اور لہولہان کیا گیا، لیکن انہوں نے ان مشکلات اور تکالیف پر صبر کیا یہاں تک کہ اللہ کی مدد آ پہنچی۔ زخموں، تشدد اور مشکلات کی وجہ سے انہوں نے اپنے عقیدے اور دین سے انحراف نہیں کیا بلکہ اس کی دعوت برابر جاری رکھی۔ ان پر بڑی کڑی آزمائشیں آئیں لیکن انہوں نے انہیں شہادت تک برداشت کیا جیسا کہ آل یاسر کے ساتھ ہوا۔ اسی طرح حضرت بلالؓ، حضرت عمارؓ، حضرت ضریرہؓ، ابن مسعودؓ، اور حضرت خبابؓ اور دیگر صحابہ اکرام کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا، بھوک، وحشیانہ حملے اور شدید تشدد سے آزمایا گیا لیکن انہوں نے اپنے عقیدے سے ذرہ برابر بھی انحراف نہیں کیا۔

گزشتہ پیغمبروں کے صحابہ کے اعضاء کو آریوں سے چیرا گیا، ان کے جسموں سے گوشت کو لوہے کی کنگھیوں سے نوچا گیا اور انہیں آگ میں جلایا گیا لیکن وہ اپنے عقیدہ سے منکر نہ ہوئے اور نہ ہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور خود اپنے دشمنوں کے سامنے جھکے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ 0النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ0إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ0وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ0وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾

''خندقوں والے ہلاک ہوئے۔جس میں آگ تھی بہت ایندھن والی۔جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے۔اور وہ ایمانداروں سے جو کچھ کر رہے اس کو دیکھ رہے تھے۔اوران سے اسی کا تو بدلہ لے رہے تھے کہ وہ اللہ زبردست خوبیوں والے پر ایمان لائے تھے'' (البروج:8-4)

مسلم نے صہیبؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''تم سے پہلے آنے والوں کا ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا۔ جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں مجھے کوئی نوجوان شاگرد دیں تا کہ میں اسے جادو سکھا سکوں۔ تو بادشاہ نے اس کے پاس ایک نوجوان کو بھیج دیا۔ جادوگر کے پاس جاتے ہوئے اس نوجوان کا گزر ایک راہب کے پاس سے ہوا اور وہ اسکی باتیں بیٹھ کر بڑی توجہ سے سننے لگا۔ جب بھی وہ نوجوان جادوگر کے پاس جاتا تو اس کا گزر اس راہب کے پاس سے ہوتا اور وہ اس کے پاس بیٹھ جاتا۔ جب وہ نوجوان جادوگر کے پاس گیا تو جادوگر نے اسے مارا۔ اس نوجوان نے راہب سے اس کی شکایت کی تو راہب نے کہا،''اگر تمہیں جادوگر سے ڈر لگے تو اسے کہنا''میرے گھر والوں نے مجھے قید کر لیا تھا''اور اگر تمہیں گھر والوں سے ڈر لگے تو انہیں کہہ دینا کہ''جادوگر نے مجھے قید کر لیا تھا''۔ وہ اسی حالت میں تھا جب اس نے دیکھا کہ ایک بہت خوفناک درندے نے کچھ لوگوں کو گھیرا ہوا ہے۔اس نے کہا کہ'' آج میں دیکھوں گا کہ کون بہتر ہے جادوگر یا راہب''۔اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا''اے میرے رب اگر راہب کا معاملہ تجھے جادوگر زیادہ پسند ہے تو اس درندے کو مار دے تا کہ یہ لوگ جا سکیں''یہ کہہ کر اس نے پتھر مارا جس سے وہ درندہ مر گیا اور لوگ بچ نکلے۔ تو وہ نوجوان راہب کے پاس آیا اور اس سے سارا ماجرہ بیان کیا۔ تو راہب نے اس سے کہا''اے میرے بچے آج تم مجھ سے آگے بڑھ گئے ہو''۔تمہارا معاملہ اس مقام تک پہنچ گیا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں آزمایا جائے گا۔ اور اگر تم آزمائے جاؤ تو مجھے راستہ مت دکھانا''۔ اس نوجوان نے پیدائشی اندھوں،کوڑھ اور مختلف امراض میں مبتلا مریضوں کا علاج کرنا شروع کر دیا۔پھر ایسا ہوا کہ بادشاہ کے ایک ساتھی نے،جو پیدائشی اندھا تھا،اس کے بارے میں سنا۔ وہ بے شمار تحائف لے کر اس نوجوان کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ اگر تم میرا علاج کر دو تو یہ سب کچھ تمہارا ہو سکتا ہے۔ اس نوجوان نے جواب میں کہا کہ میں کسی

**گزشتہ پیغمبروں کے صحابہ کے اعضاء کو آریوں سے چیرا گیا،ان کے جسموں سے گوشت کو لوہے کی کنگھیوں سے نوچا گیا اور انہیں آگ میں جلایا گیا لیکن وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور خود اپنے دشمنوں کے سامنے جھکے نہیں**

کا علاج نہیں کرتا بلکہ یہ تو اللہ عزوجل ہے جو شفا دیتا ہے،سو اگر تم اللہ پر ایمان لاؤ تو میں اللہ سے دعا کروں کہ وہ تمہیں شفا دے۔تو وہ نابینا اللہ عزوجل پر ایمان لے آیا اور اللہ عزوجل نے اسے بینا کر دیا۔ اب وہ شخص بادشاہ کے پاس آیا اور اپنی عادت کے مطابق اس سے سارا ماجرہ بیان کیا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ وہ کون ہے جس نے تمہیں تمہاری بینائی واپس کی۔ اس شخص نے کہا میرے اللہ نے۔اس پر بادشاہ نے کہا کہ''کیا میرے علاوہ تمہارا کوئی اور اللہ ہے''۔ اس شخص نے جواب دیا''میرا بھی اور تمہارا خدا بھی اللہ ہے''۔ تو اس پر بادشاہ نے اس پر تشدد کرنا شروع کر دیا اور کرتا رہا جب تک اس شخص نے اسے اس نوجوان کا پتہ نہیں بتا دیا۔ اس نوجوان کو بادشاہ کے سامنے حاضر کیا گیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا''اے میرے لڑکے،تمہارا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تم اس کی مدد سے اندھوں،کوڑھیوں اور مختلف امراض میں مبتلا لوگوں کا علاج کر لیتے ہو''۔ اس پر اس نوجوان نے جواب دیا،''میں کسی کا علاج نہیں کرتا بلکہ یہ تو اللہ عزوجل ہے جو انہیں شفا دیتا ہے''۔ تو اس پر بادشاہ نے اس پر بھی تشدد کرنا شروع کر دیا اور کرتا رہا جب تک اس نوجوان نے اسے راہب کا پتہ نہیں بتا دیا۔ اب راہب کو بادشاہ کے دربار میں طلب کیا گیا اور اسے کہا گیا کہ وہ اپنا مذہب چھوڑ دے لیکن اس نے انکار کر دیا۔اس پر بادشاہ نے ایک آری منگوائی جو اس کے سر پر رکھ کر چلائی گئی جس سے اس کا سر دو ٹکڑے ہو گیا۔اس کے بعد اس نوجوان اور اس شخص کو بلایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ وہ اپنا مذہب چھوڑ دے۔ لیکن اس نوجوان نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اس اپنے کچھ ساتھیوں کی طرف دھکا دے دیا اور انہیں حکم دیا''اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے کے ساتھ اوپر چڑھو اور چوٹی پر پہنچنے تک اگر یہ اپنا مذہب نہ چھوڑے تو اسے نیچے گرا دو''۔ جب وہ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو اس نوجوان نے اللہ سے دعا کی''اے میرے رب تو ان لوگوں کے مقابلے میں میرے لئے کافی رہنا،یا پھر جیسی تیری مرضی''۔ اس پر وہ پہاڑ ہلا اور وہ لوگ نیچے گر کر ہلاک ہو گئے۔ وہ نوجوان دوبارہ بادشاہ کے دربار میں چلا آیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ اس کے ساتھیوں کے ساتھ کیا ہوا۔ تو اس نوجوان نے جواب دیا کہ میرے لئے ان کے مقابلے اللہ ہی کافی تھا۔ اس پر بادشاہ نے اسے اپنے کچھ اور ساتھیوں کی طرف دھکا دیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اس نوجوان کو کشتی میں بٹھا کر سمندر کے بیچ لے جائیں اور اگر یہ اپنا مذہب نہ چھوڑے تو اسے سمندر میں پھینک دیں،تو وہ اسے لے گئے۔ اس بار بھی اس نوجوان نے اللہ سے دعا کی''اے میرے رب تو ان لوگوں کے مقابلے میں میرے لئے کافی رہنا،یا پھر جیسی تیری مرضی''۔اس پر اللہ کی مرضی سے وہ کشتی الٹ گئی اور بادشاہ کے تمام ساتھی ڈوب گئے۔اور وہ نوجوان پھر بادشاہ کے دربار میں چلا آیا۔بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا تو اس نے جواب دیا کہ میرے لئے ان کے مقابلے اللہ ہی کافی تھا۔ پھر اس نوجوان نے بادشاہ

کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''تم مجھے مار نہیں سکو گے جب تک کہ تم میرے حکم کے مطابق عمل نہ کرو'' بادشاہ نے کہا کہ بتاؤ وہ کیا ہے۔ تو نوجوان بولا ''تم اپنے تمام لوگوں کو اکٹھا کرو اور مجھے درخت کی ایک شاخ پر صلیب پر لٹکا دو اور پھر اپنے ترکش سے ایک تیر لو اور اسے کمان میں ڈال کر یہ کہو، اللہ کے نام سے جو اس نوجوان کا رب ہے، اور وہ تیر مجھ پر چلا دو'' اور اس طرح تم مجھے مار سکو گے۔ سو بادشاہ نے لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور اس نوجوان کو اس کے کہنے کے مطابق درخت کی ایک شاخ پر صلیب پر لٹکا دیا اور اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور اسے کمان میں ڈال کر کہا ''اللہ کے نام سے جو اس نوجوان کا رب ہے'' اور تیر چلا دیا جو اس نوجوان کے ماتھے پر لگا، پھر اس نوجوان نے جب اپنا ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھا تو وہ شہید ہو گیا۔ یہ سب دیکھ کر لوگوں نے کہا کہ ہم اس نوجوان کے رب پر ایمان لائے۔ بادشاہ کو اس کے ساتھیوں نے مخاطب کر کے کہا کہ یہ تو وہی ہوا جس کا آپ کو ڈر تھا۔ اور اللہ کی قسم آپ کے خوف نے آپ کو آلیا کہ یہ تمام لوگ مسلمان ہو چکے ہیں۔ اس پر بادشاہ نے خندقیں کھودنے کا حکم دیا، جس کی دیواریں لوہے کی ہوں اور پھر اس نے ان میں آگ جلائی اور کہنے لگا ان میں سے جو بھی اپنے مذہب پر واپس نہیں آتا اسے اس میں پھینک دو۔ تو ان لوگوں نے ایسا ہی کیا یعنی اپنے دین کی خاطر اپنی جان قربان کر دی، یہاں تک کہ ایک عورت آئی جس کی گود میں ایک بچہ تھا اور وہ اندر پھینکے جانے سے گھبرا رہی تھی۔ لیکن اس پر وہ بچہ بولا ''اے میری ماں صبر کرو، کیونکہ تم حق پر ہو''۔

امام بخاری نے خباب ابن الارت سے روایت کرتے ہیں کہ: میں رسول اللہؐ کے پاس آیا جب وہ کعبہ کے سائے میں ایک کپڑے پر اپنا سر رکھ کر لیٹے ہوئے تھے، اور ہم کفار کے ہاتھوں بہت مظالم سہہ چکے تھے، میں نے رسول اللہؐ سے کہا کہ ''اے اللہ کے رسولؐ آپ اللہ سے ہمارے لیے مدد کیوں نہیں مانگتے؟'' اس پر رسول اللہؐ اٹھ کر بیٹھ گئے ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور وہ کہنے لگے،

''تم سے پہلے آنے والوں کو لوہے کی کنگھیوں سے نوچا جاتا یہاں تک کہ ان کا گوشت اور پٹھے ان کی ہڈیوں سے علیحدہ ہو جاتے لیکن پھر بھی وہ اپنے دین سے انحراف نہ کرتے۔ اور اللہ اس معاملے کو ضرور پورا کر کے رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعا سے حضرالموت تک جائے گا اور اسے سوائے اللہ کے کوئی خوف نہ ہو گا یا پھر بھیڑیے کا جو اس کی بھیڑوں کے پیچھے ہو۔ لیکن تم لوگ جلدی میں ہو''

بیہقی نے ابن اسا کر سے ابی رافعہ کے بارے میں روایت کی ہے کہ عمر بن خطابؓ نے ایک لشکر کو رومیوں کے خلاف روانہ کیا جس میں رسول اللہؐ کے ایک صحابی عبد اللہ بن حذیفہ الشامیؓ بھی شامل تھے، جنہیں رومیوں نے قیدی بنا لیا۔ رومی انہیں بادشاہ کے پاس لے کر گئے اور اسے کہا کہ یہ محمدؐ کے اصحاب میں سے ہے۔ تو اس پر اس جابر نے کہا کہ کیا تم عیسائی ہونا پسند کرو گے اور یہ کہ میں تمہیں اپنی دولت اور ریاست میں حصہ دار بنا لوں؟ عبداللہؓ نے جواب دیا کہ اگر تم وہ سب کچھ بھی دے دو جو تمہارے پاس ہے اور اس کے بدلے مجھ سے محمدؐ کا دین ایک لمحے کیلئے بھی چھوڑنے کو کہو تو میں ایسا نہیں کروں گا۔ تو اس پر اس جابر بادشاہ نے کہا کہ پھر تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ عبداللہؓ نے جواب دیا کہ یہ تم پر منحصر ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں صلیب پر لٹکا دیا جائے۔ پھر اس نے تیراندازوں سے کہا کہ وہ انکی کے بازؤں اور ٹانگوں کے قریب نشانہ لگائیں اور مستقل انہیں دین چھوڑنے کا کہتے رہیں، لیکن عبد اللہؓ مسلسل انکار کرتے رہے۔ اس پر بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک بڑا دیگچا لایا جائے، اور اس میں پانی ڈالا گیا جب یہ پانی ابلنا شروع ہو گیا تو دو مسلمان قیدیوں کو لایا گیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک کو پانی میں پھینک دیا جائے اور ساتھ ہی وہ عبد اللہؓ کو دین چھوڑنے کا بھی کہتا رہا لیکن عبداللہؓ نے انکار کر دیا۔ اسکے بعد اس نے حکم دیا کہ عبداللہؓ کو پانی میں پھینک دیا جائے۔ جب انہیں لے جایا گیا تو عبداللہؓ رونے لگے۔ بادشاہ کو اسکے بارے میں آگاہ کیا گیا کہ عبد اللہؓ پانی میں پھینکے جانے پر رونے لگے ہیں تو بادشاہ نے سوچا کہ شائد وہ ڈر گئے ہیں۔ اس نے کہا کہ انہیں واپس لایا جائے۔ بادشاہ نے پھر عبد اللہؓ کو عیسائیت کی دعوت دی لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر بادشاہ نے پوچھا کہ پھر تم روئے کیوں تھے تو عبداللہؓ نے جواب دیا کہ، میں اس لئے رویا تھا کیونکہ میں نے اپنے آپ سے کہا کہ تم اس کھولتے ہوئے پانی کے دیگچے میں پھینکے جاؤ گے اور تمہاری روح تمہارے رب کی طرف پرواز کر جائے گی۔ تو میرا جی چاہا کہ میری اتنی زندگیاں ہوتیں جتنی میرے جسم پر بال ہیں تا کہ وہ سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ملاقات کر سکتیں۔ تو اس پر اس جابر نے کہا کہ اگر تم میرے ماتھے پر بوسہ دو تو اس کے بدلے میں تمہیں چھوڑ سکتا ہوں۔ عبداللہؓ نے کہا ''کیا تمام مسلمان قیدیوں کے ساتھ؟'' تو بادشاہ نے ہاں میں جواب دیا۔ اس پر عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ اگر میں اللہ کے دشمنوں میں سے ایک کا ماتھا چوم لوں تو اس کے بدلے میں وہ مجھے اور دوسرے تمام مسلمانوں کو چھوڑ دے تو اس میں کیا برا ہے۔ تو وہ آگے بڑھے اور انہوں نے بادشاہ کا ماتھا چوم لیا، پس بادشاہ نے انہیں اور تمام قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ عبداللہؓ باقی قیدیوں کے ساتھ عمر بن الخطابؓ کے پاس پہنچے۔ جب عمر بن الخطابؓ کو تمام بات سے آگاہ کیا گیا تو عمرؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عبد اللہؓ کا ماتھا چوم لیا۔

یہ تمام اعلیٰ مثالیں پہلے آنے والے انبیاء اور ان پر ایمان لانے والے مؤمنین کی ہیں۔ اور یہ سب کچھ خود رسول اللہؐ اور ان کے اصحاب کے ساتھ بھی پیش آیا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ مؤمنین کی اس بات حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ وہ مضبوطی سے جمے رہیں اور صبر کریں اور کرتے رہیں یہاں تک کہ اگر موت بھی آ جائے تب بھی۔ اس دین کے داعیوں کو یہ اعلیٰ اقدار ایسے دور میں اپنے اندر پیدا کرنی اور بھی ضروری ہیں جب ان اعلیٰ اقدار کا فقدان ہے اور مادہ پرستی کا دور دورہ ہے۔

اے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے محبوب بندو! صبر کرو اور ثابت قدم رہو۔ وہ جو فتح کی خواہش رکھتے ہیں ان میں ایمان، ثابت قدمی اور صبر ہونا چاہئے، سو اللہ کی مدد کرو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمائے رکھے گا، اور تمہارے دشمنوں کو ایسے ہلائے گا جیسے زلزلہ ہلا ڈالتا ہے۔

⊗⊗⊗

شہزاد شیخ (پاکستان میں حزب التحریر کے ڈپٹی ترجمان)

## انسانی حقوق کی تنظیموں اور سول سوسائٹی کے نام

# بعنوان: حکومت بنگلا دیش کے ہاتھوں حزب التحریر کے پرامن شباب کی مسلسل بلا جواز گرفتاریاں اور بے ہیمانہ تشدد

حزب التحریر پاکستان میں موجود انسانی حقوق کی تنظیموں، بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں اور پاکستان کی سول سوسائٹی کی توجہ بنگلا دیش کی حکومت کی جانب سے حزب التحریر کے اراکین اور حامیوں کی مسلسل بلا جواز گرفتاریوں اوران پر وحشیانہ تشدد کی جانب مبذول کروانا چاہتی ہے۔

حزب التحریر انسانی حقوق کی تنظیموں اور سول سوسائٹی کے عہدداروں سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ اس مسئلہ کو حکومت بنگلا دیش کے سامنے اٹھائیں اورانھیں اس بات پر مجبور کریں کہ وہ فوراًہر طرح کی تشدد سے باز آجائیں۔

**حقائق:**

بنگلا دیش کی موجودہ حکومت نے فروری 2009 سے حزب التحریر کے خلاف وحشیانہ تشدد کی پالیسی اختیار کررکھی ہے جب حزب التحریر نے بنگلا دیش میں فوجی افسران کے قتل عام میں شیخ حسینہ واجد اوراس کی حکومت کے کردار کو بے نقاب کیا تھا۔ اب تک سینکڑوں پارٹی اراکین اور حامیوں کو جھوٹے مقدمات میں قید کردیا گیا ہے جس میں پارٹی کے بنگلا دیش میں ترجمان محی الدین احمد بھی شامل ہیں۔

تمام تر قانونی تقاضے پورے ہونے کے باوجود گرفتار افراد کو ضمانتوں سے محروم رکھا جارہا ہے۔ گرفتار اراکین اورحامیوں کو ریمانڈ کے نام پر بدنامِ زمانہ بنگلا دیش پولیس، ریپڈ ری ایکشن بٹالین (RAB) اور ٹاسک فورس فور انٹیرو گیشن (RIT) کے ذریعے غیر انسانی تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

13 اگست 2011 کو حکومت بنگلا دیش نے مکنگلوں، ڈھاکہ میں حزب التحریر کے پرامن مظاہرے کے خلاف پولیس کو بدترین کریک ڈاؤن کرنے کا حکم دیا۔ پولیس نے پرامن مظاہرین کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں سینکڑوں زخمی اراکین اور حامیوں کو ہسپتال میں داخل کروانا پڑا۔ پولیس نے مظاہرے کے مقام سے سولہ اراکین اور حامیوں کو گرفتار کیا۔ گرفتار شدگان کے ناموں کی فہرست خط کے ساتھ منسلک ہے۔

گرفتاری کے بعد ریمانڈ کے دوران ان افراد کو بدترین تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ تشدد کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

- جسم کے نازک اعضاء کو بجلی کے جھٹکے دیے گئے۔
- عریاں کر کے برف کی سلوں کے درمیان گھنٹوں بٹھا کر رکھا گیا۔
- ہاتھوں کو باندھ کر اور آنکھوں پر پٹی ڈال کر مار پیٹ کی گئی اور الٹا لٹکایا گیا۔
- گھنٹوں کھڑا اور راتوں کو نیند سے محروم رکھا گیا۔

حکومت بنگلا دیش کے یہ اقدامات غیر اسلامی، غیر انسانی، مجرمانہ اور سفاکانہ ہیں۔ حزب التحریر ایک مخلص اور باخبر سیاسی جماعت ہے جو کہ خلافت کے قیام کے ذریعے مسلمانوں کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے کام کررہی ہے کہ وہ اپنی زندگی اسلام کے نظام کے تحت گزاریں۔ اس کے علاوہ حزب التحریر استقامت کے ساتھ مسلم حکمرانوں بشمول بنگلا دیشی حکمرانوں کی امت کے ساتھ غداری کو بے نقاب کر رہی ہے خصوصاً امریکہ اور مغربی ممالک کے ساتھ مل کر اسلام کے خلاف جنگ میں شرکت کے حوالے سے۔ حزب التحریر اٹھاون سال سے مسلم دنیا میں خلافت کے قیام کے لیے نبی ﷺ کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے پرامن سیاسی جدوجہد کررہی ہے۔

اپنی اس جدوجہد کے دوران حزب التحریر نے مسلم دنیا کے ظالم حکمرانوں کے بدترین مظالم کو استقامت کے ساتھ برداشت کیا ہے اور ہزاروں شباب کی سالوں کی قید اور شہادت آج تک حزب التحریر کو اپنی پرامن سیاسی جدوجہد سے منہ موڑ کر عسکریت پسندی کی جانب مائل نہیں کرسکی۔ اس بات کی گواہی دنیا بھر کی انسانی حقوق کی تنظیمیں اور مغربی تھنک ٹینکس کی ان گنت رپوٹیں دیتی ہیں۔ حکومت بنگلا دیش کی جانب سے حزب التحریر پر مظالم اس لیے کیے جارہے ہیں کیونکہ وہ اسلام، خلافت اور بنگلا دیش کی خودمختاری کی بات کرتی ہے۔

حزب التحریر تمام انسانی حقوق اور سول سوسائٹی کی تمام تنظیموں اوران میں موجود مخلص لوگوں سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو پورا کریں اور ان ضمیر کی قیدیوں کا دفاع کریں اور حکومت بنگلا دیش پر بھرپور دباؤ ڈالیں کہ وہ حزب التحریر کے اراکین اور حامیوں کے خلاف تشدد کو فوراًبند کرے۔

⊗⊗⊗

# ایک امت، ایک دین، ایک خلافت

مسلم اُمہ واقعی ایک امت ہے، اور دینِ اسلام ہی سچا دین ہے۔ یہی دین ہمیں وحدت بخشتا ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو ہر ایک سامنے واضح ہے، حتیٰ کہ ظالم کفار اور مسلمانوں پر حکمرانی کرنے والے کفار کے ایجنٹ حکمران بھی یہ بات جانتے ہیں۔ اِس اُمتِ واحدہ میں بیداری کی لہر تمام اسلامی ممالک میں پھیل چکی ہے، بالخصوص تیونس، مصر، لیبیا، شام اور یمن میں تو یہ نہایت واضح ہے۔ یہ امت اپنی اِس خواہش پر متحد ہو چکی ہے کہ انسانوں کے بنائے ہوئے ظلم پر مبنی نظاموں کو اکھاڑ پھینکا جائے اور اسلام کا از سرِ نو نفاذ ہو۔ کفار اور اُن کے ایجنٹوں کی طرف سے بیداری کی اِس لہر کو غلط رُخ میں موڑنے کی تمام تر کوششیں ناکامی سے دوچار ہو رہی ہیں۔ اِس امت نے اپنا رُخ اِن غداروں کی طرف کر لیا ہے اور وہ اسلام، امت کی وحدت اور خلافت کی آواز مسلسل بلند کر رہے ہیں۔

مسلمان واقعی ایک واحد امت ہیں جو سب اسلام کے مضبوط ترین تعلق سے آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ یہ تعلق رنگ و نسل، دولت اور طبقوں کے تعلق سے کہیں زیادہ مضبوط ہے۔ کیونکہ یہ ربط و تعلق اللہ سبحانہ تعالیٰ اور اُس کے آخری رسول ﷺ پر ایمان سے جنم لیتا ہے۔ یہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو حقیقی بھائی بہنوں کی طرح ایک دوسرے سے جوڑ دیتا ہے۔ یہ اسلام ہی تھا جس نے فارس سے تعلق رکھنے والے سلمان فارسیؓ کو افریقہ کے بلال حبشیؓ کا بھائی بنا دیا اور عرب سے تعلق رکھنے والے سعدؓ کو روم سے تعلق رکھنے والے صہیبؓ کا بھائی بنا دیا تھا۔ یہ اسلام ہی تھا کہ جس نے تیرہ سو سال تک دنیا بھر کی مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک ایسی واحد ریاست میں جوڑے رکھا جس کی ایک فوج، ایک کرنسی، ایک بیت المال تھا، اور یہ لوگ ایک ہی ریاست کے شہری تھے۔ اسلام مسلمانوں کے درمیان ایک ایسی وحدت اور مضبوطی قائم کرتا ہے جسے کفار کبھی بھی اپنے درمیان پیدا نہیں کر سکتے اور مسلمانوں سے خوف کھاتے ہیں۔ اسلام، جو انسانوں کے خالق اور آقا اللہ سبحانہ تعالیٰ کا اتارا ہوا دین ہے، نے مسلمانوں کو تفرقوں کی آگ سے نجات دلا کر اُن کی آپسی دشمنی اور عداوت کو باہمی غم خواری اور بھائی چارے میں بدل دیا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا ۖ وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَ كُنۡتُمۡ عَلٰى شَفَا حُفۡرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَكُمۡ مِّنۡهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ﴾

مسلم سرزمینوں میں سے جہاں کہیں بھی خلافت پہلی بار قائم ہو گی تو وہ سرزمین تمام مسلم سرزمینوں کو دوبارہ یکجا کرنے کا نقطۂ آغاز بن جائے گی

”اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہنا اور متفرق مت ہو جانا۔ اور اللہ کی اُس مہربانی کو یاد کرو جو اللہ نے تم پر کی، جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم ہدایت حاصل کرو“ (آل عمران:103)

ایک واحد امت کی شکل میں متحد ہونا ہمارے رب اللہ سبحانہ تعالیٰ کا حکم ہے اور ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم اِس امتِ واحدہ کو تقسیم کر دیں۔ اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کسی ایسے معاملے کا حکم نہیں دیتے جس کا پورا ہونا ممکن نہ ہو۔ چنانچہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں وحدت قائم کرنے کا عملی طریقہ بھی مہیا کیا ہے جو کہ ریاستِ خلافت کا قیام ہے، وہ ریاستِ خلافت جو مختلف سرزمینوں پر بسنے والے مختلف نسلوں کے لوگوں کو ایک اُمتِ واحدہ بنا دیتی ہے۔ مسلم سرزمینوں میں سے جہاں کہیں بھی خلافت پہلی بار قائم ہو گی تو وہ سرزمین تمام مسلم سرزمینوں کو دوبارہ یکجا کرنے کا نقطۂ آغاز بن جائے گی۔ اور ریاستِ خلافت کے قیام سے ہی مسلمانوں کو وہ واحد امیر یعنی خلیفۃ المسلمین نصیب ہو گا جو ایک بار پھر مسلمانوں کو مغربی استعمار اور اُن کی پالیسیوں کے چنگل سے نجات دلاتے ہوئے وحدت بخشے گا۔ پس اِس طرح مسلم امہ عملی طور پر اپنے ثقافتی، فکری، سیاسی اور معاشی معاملات میں وحدت اختیار کر لے گی۔

اور یہ مسلمانوں کی وحدت ہی ہے کہ جس سے کفار خلافت کے انہدام سے لے کر اب تک خوفزدہ ہیں۔ خلافت کو تباہ کرنے میں شریک سابق برطانوی وزیر خارجہ لارڈ کرزن نے کہا تھا: ”ہمیں لازمی طور پر ہر اُس چیز کا خاتمہ کرنا ہو گا جو مسلمانوں کے درمیان کسی اسلامی وحدت کا باعث بنتی ہو، جیسا کہ ہم پہلے ہی خلافت کو ختم کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں چنانچہ ہمیں لازمی طور پر اس بات کو یقینی بنانا ہو گا کہ مسلمانوں کے درمیان دوبارہ کسی قسم کی وحدت پیدا نہ ہو، چاہے یہ فکری وحدت ہو یا ثقافتی

وحدت‘‘۔ اور دہشت گردی کے خلاف جنگ، کہ جس کا آغاز امریکہ کے سابق صدر جارج بش نے کیا تھا اور جسے صدر اوباما جاری رکھے ہوئے ہے، کا ایک محرک مسلمانوں کو وحدت بخشنے والی ریاستِ خلافت کے دوبارا قیام کا خوف ہے۔ 8 اکتوبر 2005ء کو اُس وقت کے امریکی صدر جارج بش نے اپنے لوگوں کو ایسے مسلمانوں سے خبردار کیا تھا جن کا اِس بات پر اعتقاد ہے کہ ’’ایک ملک پر کنٹرول حاصل کرنا جو مسلمانوں کو اس بات پر متحرک کرتے ہوئے اُنہیں اِس قابل بنا ڈالے کہ وہ خطے کی تمام اعتدال پسند مسلم حکومتوں کو اکھاڑ پھینکیں اور ایسی ریڈیکل (radical) اسلامی سلطنت قائم کریں جو سپین سے لے کر انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی ہوگی۔‘‘ چنانچہ جہاں کہیں بھی خلافت کے سب سے پہلے قائم ہونے کا امکان ہے وہاں پر کفار اور اُس کے ایجنٹ حکمران دن رات اِس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح اِس کے قیام کو روکا جائے۔ یہ لوگ جانتے ہیں کہ جس دن خلافت کا دوبارہ قیام ہوگا اُس وقت دنیا بھر کے مسلمانوں کا حوصلہ مزید بڑھ جائے گا اور وہ اِن ایجنٹ حکمرانوں کی طرف سے پہنائے گئے طوق کو اُتار پھینکیں گے، وہ حکمران جنہوں نے مسلمانوں کو انسان کے بنائے ہوئے ظالم سرمایہ دارانہ نظام اور مغربی استعمار کے چنگل میں پھنسا رکھا ہے۔ تب اسلامی سرزمینوں کی وحدت محض دنوں کی بات ہوگی، انشاءاللہ۔

**اے پاکستان کی مسلمان خواتین! اے اُمہات المومنین کی بیٹیو!**

اللہ کی نافرمانی اور وحدت اختیار نہ کرنے کے نتائج آپ کے سامنے ہیں۔ مسلمان اپنے ہی مسلمان بھائیوں سے لڑ رہے ہیں جبکہ کفار مسلمانوں کے خلاف متحد نظر آتے ہیں۔ آج مسلح افواج میں موجود ہمارے باپ بیٹوں، بھائیو اور شوہروں کو اِس بات کا حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ قبائلی علاقوں میں اپنے ہی مسلمانوں بھائیوں کا خون بہائیں جبکہ امریکہ اور اُس کے ایجنٹ پاکستان اور افغانستان پر اپنے کنٹرول کو بڑھانے کی منصوبے بندی کر رہے ہیں۔ اور افغانستان میں صلیبی قبضے کے خلاف اپنے دینی بھائیوں کی مدد کرنے کی بجائے پاکستان کی عسکری قیادت میں موجود غدار امریکہ کے ساتھ ہر طرح کا گٹھ جوڑ قائم کیے ہوئے ہیں، جیسا کہ اُن کو فوجی اڈے اور قونصل خانے مہیا کرنا اور اُن کی افواج کی رسد کے لیے پاکستان سے گزرنے والی سپلائی لائن کو برقرار رکھنا۔ جبکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ...وَالَّذينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ﴾

’’اگر یہ دین کے بارے میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر اِن کی مدد لازم ہے... اور جو لوگ کافر ہیں (وہ تو) ایک دوسرے کے رفیق ہیں، تو مومنو! اگر تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرو گے تو زمین پر فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد مچے گا‘‘ (الانفال 73-72)

**آیئے اور مسلح افواج کو یہ باور کرا دیں کہ مسلمان خواتین اِس انتظار میں ہیں کہ اُن کے یہ بھائی اور بیٹے خلافت کے قیام کے لیے متحرک ہوں، کیونکہ امتِ مسلمہ تیار ہے اور معاملہ اب فقط اُن کے ہاتھ میں ہے**

**اے پاکستان کی مسلمان خواتین! اے اُمہات المومنین کی بیٹیو!**

آئیں اور مسلح افواج میں موجود اپنے بھائیوں اور بیٹوں سے مطالبہ کریں کہ وہ اپنا فرض پورا کریں، کیونکہ یہ اُن پر فرض ہے کہ وہ خلافت کے قیام کے لیے نُصرۃ فراہم کریں، بالکل اُسی طرح جس طرح انصارِ مدینہ، جو یثرب کے جنگجو لوگ تھے، نے رسول اللہ ﷺ کو مدینہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے لیے نصرۃ فراہم کی تھی۔ یہ بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقع پر ہوا، جسے مَردوں کی بیعت اور بیعت الحرب (جنگ کی بیعت) بھی کہتے ہیں۔

آیئے اور مسلح افواج کو یہ باور کرا دیں کہ مسلمان خواتین اس انتظار میں ہیں کہ اُن کے یہ بھائی اور بیٹے خلافت کے قیام کے لیے متحرک ہوں، کیونکہ امتِ مسلمہ تیار ہے اور معاملہ اب فقط اُن کے ہاتھ میں ہے۔ اُن سے سوال کیجئے: کہ وہ اللہ کے سامنے کیا جواب دیں گے جب ان سے پوچھا جائے گا کہ انہوں نے قبائلی علاقوں، افغانستان، لیبیا، عراق، فلسطین اور چیچنیا میں موجود بچوں کے قتلِ عام کو کیوں نہیں روکا؟ وہ بچے کہ جن کے گھروں کی چھتیں کفار اُنہی کے اوپر گرا رہے ہیں۔ کیا وہ اس بات سے خوفزدہ نہیں ہوتے کہ بوسنیا، کشمیر اور عراق کی مسلمان خواتین قیامت کے روز اللہ کے سامنے اُن کے خلاف گواہ کے طور پر پیش ہونگی؟ وہ مسلمان خواتین جن کی عصمتوں کو ہزاروں کی تعداد میں کفار کے ہاتھوں تار تار کیا گیا۔ کیا یہی وہ وقت نہیں کہ وہ آگے بڑھیں اور حزب التحریر کو خلافت کے دوبارہ قیام کے لیے نصرۃ فراہم کریں؟ وہ خلافت جو مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کو بحال کرے گی اور اُن کے دین، عزت، جان اور مال کا تحفظ کرے گی۔

آئیں اور اُنہیں اِس بات کی یاددہانی کرائیں کہ کفار اور غدار حکمرانوں کی طرف سے دی جانے والی طرح طرح کی دنیاوی لالچ اُنہیں نہ اِس دنیا میں تحفظ دے گی اور نہ ہی آخرت میں۔ اور اُنہیں اُس شیریں لفظ کی یاددہانی کرایئے جو رسول اللہ ﷺ نے اس وقت بولا تھا، جب انصار مدینہ نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا کہ اگر دین کی خاطر نصرۃ فراہم کرنے کے نتیجے میں انہیں دنیا کا نقصان برداشت کرنا پڑا، تو اس کے بدلے میں انہیں کیا ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا:

((الجنة)) ’’جنت‘‘

**حزب التحریر کی خواتین ممبران (ولایہ پاکستان)**

9 ذیقعد 1432ھ　7 اکتوبر 2011ء

⊗⊗⊗

# افواجِ پاکستان کے جرنیلوں، ائیر مارشلز (Air Marshalls)، نیوی ایڈمرلز (Navy Admirals) اور دیگر افسران کے نام

**محترم برادرانِ اسلام!**

ہم بطور **حزب التحریر** آپ سے اس حیثیت میں مخاطب ہیں کہ **حزب التحریر** ایک عالمی سیاسی جماعت ہے جس کی آئیڈیالوجی اسلام ہے۔ آپ ہم سے بخوبی واقف ہیں اور ہمارے ایجنڈے سے بھی آگاہ ہیں، کہ **حزب التحریر** اسلامی ریاستِ خلافت کے قیام کے لیے سرگرمِ عمل ہے۔ **حزب التحریر** وہ واحد عالمی جماعت ہے جو کہ امت کو ایک مضبوط ریاست کی شکل میں اللہ کے کلمہ کے سائے تلے یکجا کرنے کے لیے پورے عالمِ اسلام میں کام کر رہی ہے، جس پر مسلمانوں کا واحد خلیفہ حکمرانی کرے گا، اور جس کے ذریعے ہی مسلمانوں کو استعماری طاقتوں کے تسلط سے نجات ملے گی کہ جن میں امریکہ سرِفہرست ہے۔

ہم آپ کی اس حیثیت کی بناء پر آپ سے مخاطب ہیں کہ پاکستان کے اصل حکمران آپ لوگ ہی ہیں۔ یہ ایک کھلا راز ہے کہ نہ صرف یہ کہ آپ مسلمانوں کی سب سے بڑی ایٹمی افواج کی قیادت کر رہے ہیں بلکہ آپ آئی ایس آئی کے ذریعے سول اداروں یعنی پارلیمنٹ اور عدلیہ پر حتمی اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ اس ملک کے حقیقی حکمران ہونے کے ناطے، صرف آپ ہی کے ذریعے امت موجودہ بحرانوں، مصیبتوں اور ابتری کی زندگی سے نجات حاصل کر سکتی ہے، جن سے مغربی سرمایہ دار ریاستوں نے اُمت کو دوچار کر رکھا ہے؛ جبکہ آپ کا غلط فیصلہ اس امت کو مزید تباہی کی طرف لے جائے گا۔

**محترم برادرانِ اسلام!**

2 مئی 2011ء کی رات کو امریکی نیوی سیلز (US Navy SEALS) نے مبینہ طور پر ہماری فضائی حدود کو پامال کیا اور ایبٹ آباد میں ایک گھر پر حملہ کر کے اُسامہ بن لادن کو قتل کیا اور اُس کی میت کو اپنے ساتھ لے گئے۔ اس واقعے سے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک پاکستانی افواج کو انتہائی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ اندرونِ ملک یہ سوال اٹھنے لگا کہ کیا پاکستانی افواج ہماری خودمختاری کے تحفظ کی صلاحیت رکھتی ہیں؟ جبکہ بیرونِ ملک آپ پر الزام عائد کیا گیا کہ آپ نام نہاد دہشت گردوں سے ملے ہوئے ہیں۔ امریکی سیکرٹری دفاع رابرٹ گیٹس نے آپ کے زخموں پر مزید نمک پاشی کی اور 18 مئی 2011ء کو ایبٹ آباد حملے پر تبصرہ کرتے ہوئے اعلان کیا: ''اگر میں پاکستان کی جگہ ہوتا تو میں یہ کہتا کہ میں نے پہلے ہی قیمت چکا دی ہے، مجھے بے عزت کیا گیا۔ مجھے یہ دکھا دیا گیا ہے کہ امریکی یہاں آ سکتے ہیں اور کسی بھی جوابی کاروائی کے بغیر واپس جا سکتے ہیں''۔ اور گویا اتنا ہی کافی نہ تھا کہ 4 مئی 2011ء کو بھارتی آرمی چیف جنرل وِی کے سنگھ نے کہا: ''جب بھی ضرورت پڑی، ہماری افواج کے تینوں حصے (پاکستان میں) ایسے ہی آپریشن کر سکتے ہیں''۔

اگر ایک شخص امریکہ کے **سٹریٹیجک** اہداف کا جائزہ لے تو وہ قطعی طور پر جان سکتا ہے کہ امریکہ کے مفادات کو پورا کرنا درحقیقت پاکستان کے مفادات کو نقصان پہنچانا ہے۔ امریکہ کے **سٹریٹیجک** مفادات یہ ہیں: روس اور چین کو یوریشیا (Eurasia) کے علاقے پر حاوی ہونے سے روکنا، وسط ایشیاء اور مشرقِ وسطٰی کے وسائل کو کنٹرول کرنا، وسط ایشیاء اور کیسپین سی (Caspian Sea) سے معدنی توانائی کی باحفاظت ترسیل کو کنٹرول کرنا اور خطے میں ریاستِ خلافت کے قیام کو روکنا۔ ان اہداف کی تکمیل کے لیے پاکستان انتہائی اہم جگہ پر واقع ہے، اور یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ پاکستانی پالیسی کو کوئی بھی رُخ دینے کے لیے فوج اور آئی ایس آئی کا کردار کلیدی ہے۔

ان اہداف کو حاصل کرنے کے لیے، امریکہ کے لیے یہ ضروری تھا کہ پاکستان کے علاقائی اثر و رسوخ کو کم کیا جائے۔ ایسا تین وجوہات کی بناء پر تھا: **اول:** امریکہ افغانستان میں بذاتِ خود اپنی موجودگی قائم کرنا چاہتا تھا، لہٰذا یہ ضروری تھا کہ پاکستان کے اثر و رسوخ کو کم کیا جائے۔ جس کے لیے ضروری تھا کہ پاکستان طالبان کی مدد و حمایت سے ہاتھ کھینچ لے۔ **دوم:** امریکہ چاہتا تھا کہ بھارت چین کے خلاف کردار ادا کرے مگر کشمیر میں جاری جہاد بھارت کو اس کردار سے دور رکھے ہوئے تھا۔ چین کے خلاف مضبوط بھارت امریکہ کی ضرورت تھی، جس کے لیے یہ ضروری تھا کہ جہادِ کشمیر کو روکا جائے اور بھارت میں موجود آئی ایس آئی کی جڑوں کا خاتمہ کیا جائے۔ **سوم:** خلافت کے قیام کو روکنا یا خلافت کے قیام میں ہر ممکن تاخیر پیدا کرنا۔ چنانچہ پاکستان کی فوج کو کمزور کرنا اور پاکستانی افواج کی صفوں سے مضبوط، پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے حامل اسلامی رجحان رکھنے والے افسران کو فارغ کرنا۔

11 ستمبر کے واقعے سے کہ جس کے تمام راز ابھی منظرِ عام پر نہیں آئے، امریکہ کو یہ موقع مل گیا کہ وہ افغانستان میں ایک نرم امریکہ نواز حکومت قائم کرے۔ مشرف کی بھرپور مدد نے امریکہ کو اس قابل بنایا کہ وہ طالبان حکومت کا خاتمہ کر دے، اور اپنے اہداف کو پورا کرنے کے لیے مسلمانوں کو سفاکی سے قتل کرے۔ مشرف نے امریکہ کو مدد فراہم کی اور امریکہ افغانستان سے پاکستان کی طرف جھکاؤ رکھنے والی حکومت کو ہٹا کر افغانستان میں ایک ایسی حکومت لے آیا جو امریکہ و بھارت نواز ہے اور اینٹی پاکستان ہے۔ مشرف کی اس غداری سے اس کے کور کمانڈر واقف تھے مگر وہ خاموش رہے اور انہوں نے مشرف کے پاکستان اور اس کی افواج کو کمزور کرنے کے اقدام کو قبول کر لیا۔

مشرف کے بعد بھی یہ پالیسیاں جاری رہیں، تاہم اب یہ کردار فوجی قیادت میں اس کے جانشینوں نے سنبھال لیا کہ جن کے سرغنہ جنرل کیانی اور ڈی جی آئی ایس آئی جنرل شجاع پاشا ہیں، جو امریکہ کو اُسی درجے کی مدد فراہم کر رہے ہیں، جو کہ اس سے قبل مشرف کر رہا تھا، تا کہ پاکستانی افواج اور پاکستان کو مزید کمزور کیا جائے۔

**محترم برادرانِ اسلام!**

یہ ہے وہ پس منظر کہ جس کے تحت ہم آپ کو پکار رہے ہیں، کہ آپ کی یہ خاموش اکثریت اپنی خاموشی کو توڑے اور اس صورتِ حال سے نبٹنے کے لیے کھڑی ہو جائے۔ کیونکہ اگر آپ خاموش رہے اور غلامانہ اطاعت کرتے رہے تو نہ صرف یہ کہ قیامت کے دن آپ اللہ کے غیض وغضب کا سامنا کریں گے بلکہ فوج کا وہ ادارہ کہ جس پر آپ کو فخر ہے مزید کمزور ہوتا جائے گا اور اسے اپنے ہی لوگوں کے خلاف مزید استعمال کیا جائے گا۔ کیونکہ امریکہ چاہتا ہے کہ اُس کی جنگ کو قبائلی علاقوں سے آگے ملتان اور کراچی جیسے بڑے شہروں تک پھیلایا جائے اور وہ ملک کہ جس کی حفاظت آپ کی ذمہ داری ہے آپ کی آنکھوں کے سامنے امریکی منصوبے کے مطابق مزید انتشار اور خونریزی سے دوچار ہو جائے گا۔ یہ امریکی منصوبہ مشرقِ وسطیٰ سے متعلق امریکہ کے وسیع تر اقدامات کا تسلسل ہے، جس کا آغاز صدر بش نے کیا تھا اور جو موجودہ امریکی صدر کے دور میں بھی جاری ہے۔

آپ میں سے وہ لوگ جو اس بات کے متعلق ذرا سا بھی شک وشبہ رکھتے ہیں کہ ہمارے ملک اور افواج کو کمزور کرنے کے ذمہ دار آپ خود ہیں، تو ہم ان کے سامنے مندرجہ ذیل نکات رکھتے ہیں کہ وہ ان پر غور کریں:

کیا یہ درست نہیں کہ آپ اس وقت خاموش رہے جب امریکہ نے ایبٹ آباد پر کاروائی کی، اور یہ کاروائی کیانی اور شجاع پاشا کے تعاون کے بغیر ممکن نہ تھی؟ یہ حملہ اس غیر معمولی میٹنگ کے بعد ہی ہوا، جو افغانستان میں اتحادی افواج کے سربراہ جنرل پیٹریاس (Patraeus) اور جنرل کیانی کے درمیان 25 اپریل 2011ء کو چکلالہ ایئر بیس پر ہوئی تھی، اور پھر اسی رات کو جنرل پیٹریاس نے وائٹ ہاؤس میں جاری میٹنگ میں ویڈیو کانفرنس کے ذریعے شرکت کی تھی، اور اس میٹنگ کی سربراہی امریکی صدر اوباما خود کر رہا تھا۔ پھر اگلے ہی دن آئی ایس آئی کے سربراہ جنرل شجاع پاشا نے آرمی کی جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کی میٹنگ میں غیر معمولی شرکت کی تھی، حالانکہ آئی ایس آئی کا سربراہ عام طور پر اس میٹنگ کا حصہ نہیں ہوا کرتا۔ یہی وہ ملاقات ہے جس کی طرف اوباما نے اپنی اُس تقریر میں اشارہ کیا تھا، جس میں اس نے نہایت تکبر کے ساتھ اُسامہ بن لادن کی موت کا اعلان کیا تھا۔ اوباما نے کہا: ''اور بالآخر پچھلے ہفتے میں نے فیصلہ کیا کہ اب ہمارے پاس جاسوسی کی اتنی معلومات آ گئی ہیں کہ ہم ایکشن لیں اور میں نے اسامہ بن لادن کو پکڑنے کے لیے آپریشن کا حکم جاری کیا، تا کہ اسے سزا دی جائے''۔ اور آپ اُس خاموشی کے متعلق کیا کہیں گے جو آپ نے اس وقت اختیار کی جب ایبٹ آباد واقعے کے بعد کیانی نے امریکہ کے خلاف افواجِ پاکستان کے مخلص آفیسرز کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے دوڑ دھوپ کی؟ اور انہیں امریکہ کے خلاف اُبھارنے کی بجائے اپنے ہی فوجیوں کے دلوں میں دشمن امریکہ کا خوف ڈالنے کی کوشش کی!

کیا یہ درست نہیں کہ آپ اس وقت بھی خاموش رہے جب آپ کی قیادت نے امریکہ کی ہدایات پر جنگ کے میدان کو افغانستان سے پاکستان کے قبائلی علاقے میں منتقل کر دیا؟ اور جس طرح آپ افغانستان پر جنگ مسلط کرنے کے امریکی مطالبے کے سامنے بلا سوچے سمجھے سرنگوں ہوئے تھے، اسی طرح آپ نے امریکہ کی ہدایات پر اپنے ہی لوگوں کے خلاف جنگ کے لیے افواج کو مغربی سرحد منتقل کرنے پر بھی آمادگی ظاہر کر دی، جس کے نتیجے میں مشرقی سرحد پر پاکستان کی پوزیشن کمزور ہو گئی۔ امریکی ریاست آرکنساس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہلری کلنٹن نے کہا: ''... تو پاکستان کے ساتھ ہماری گفتگو کا ابتدائی محور یہ تھا کہ کس طرح یہ پاکستان کے مفاد میں نہیں کہ دہشت گردوں کو اس بات کی اجازت دے دی جائے کہ وہ (پاکستان کے) علاقوں پر قبضہ کرلیں... پس انہوں نے بھارتی سرحد سے فوجوں کو منتقل کرنا شروع کر دیا اور پاکستانی طالبان کو اپنا ہدف بنا لیا''۔ سٹریٹیجک سطح پر اس کا نتیجہ یہ تھا کہ بھارت مضبوط ہوا کیونکہ ہماری توجہ اب دو محاذوں پر بٹ گئی، اور کشمیر جو ہماری شہ رگ ہے اُس سے ہماری توجہ ہٹ گئی۔ امریکی ہدایات پر کیے جانے والے فیصلے کے نتیجے میں ہماری مسلح افواج اپنی سرحدوں کے اندر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کا خون بہانے لگیں، جس کے نتیجے میں آپ کی اپنی صفوں میں رخنے پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ آپ کئی مخلص فوجی افسران سے محروم ہو گئے جنہوں نے قبائلی علاقوں میں لڑنے سے انکار کر دیا۔ جبکہ اس لڑائی میں مارے جانے والے افسر اور فوجی جوان اس کے علاوہ ہیں۔ علاوہ ازیں کیا اس کے نتیجے میں فوج کے اندر دھڑے بندی پیدا نہیں ہوئی، کیا فوج امریکہ نواز اور اسلام پسند دھڑے میں تقسیم نہیں ہو گئی؟ اور وہ آفیسرز جو خطے میں امریکہ نواز پالیسیوں کی حمایت کے لیے تیار تھے انہیں پروموٹ (Promote) کرنے کی پالیسی اختیار کی گئی جس نے اس دھڑے بندی کو مزید بڑھا دیا۔ یوں وہ مسلح افواج کہ جن کی ویژن (vision) مشرقی اور مغربی سرحدوں سے کہیں آگے تھی، جنہوں نے بھارت اور روس کی راہ روکے رکھی، اب اس فتنے کی تباہ کن جنگ میں اپنی ہی آبادی سے لڑ رہی ہیں۔ تو اے معزز افسران، آپ کیونکر خاموش تھے جبکہ آپ کی آنکھوں کے سامنے پاکستان اور مسلح افواج کو کمزور کیا جا رہا تھا؟!

اور کیا یہ درست نہیں کہ آپ اس وقت بھی خاموش رہے جب آپ کی قیادت نے امریکہ کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ آپ کی سرزمین پر ڈرون حملے کرے، جس کا واضح مقصد قبائلی علاقوں میں بے چینی پیدا کرنا ہے؟ یہ غداری اتنی سنگین تھی کہ ڈرون طیارے بلوچستان میں ہماری ہی شمسی ایئر بیس سے اُڑ رہے تھے جبکہ ہمارے حکمران عوامی سطح پر اس کی مذمت کر رہے تھے۔ اور یہ غداری اس وقت بے نقاب ہو گئی جب 13 فروری 2009ء کو امریکی انٹیلی جنس کمیٹی کی چیئر وُومین Sen Dianne Feinstein نے واضح طور پر بیان کیا کہ امریکی ڈرون طیارے پاکستان کی شمسی ایئر بیس سے اُڑ رہے

ہیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارا کرتا ہے کہ جنرل کیانی امریکہ کے ساتھ ملا ہوا ہے اور وہ نہ صرف امت کو بلکہ آپ سب کو دھوکہ دے رہا ہے۔ حتیٰ کہ کیانی نے امریکہ سے ڈرون حملوں میں اضافہ کرنے کے لیے بھی کہا۔ 11 فروری 2008 کو اسلام آباد میں امریکی ایمبیسی کو ایک کیبل بھیجی گئی، جو کہ 22 جنوری 2008 کو یو ایس سینٹ کام (USCENTCOM) کے ایڈمرل ولیم جے فیلن اور کیانی کے درمیان خفیہ ملاقات کے متعلق تھی، جس میں بیان کیا گیا تھا: ''وزیرستان کی صورتِ حال کے متعلق کیانی نے پوچھا کہ کیا فیلن اس معاملے میں مدد کر سکتا ہے کہ وہ علاقہ جہاں لڑائی ہو رہی ہے، وہاں پر لگاتار ڈرون حملوں کی سہولت مہیا کی جائے''۔ ڈرون طیارے ہماری سرزمین سے ہماری قیادت کی اجازت سے اُڑ رہے ہیں اور ہم یہ جانتے ہیں کہ ہم انہیں گرانے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ ڈرون حملے قبائلی سرداروں کے ساتھ ہمارے امن معاہدوں کو سبوتاژ کرنے کا باعث بنے ہیں۔

اور کیا یہ درست نہیں کہ آپ اس وقت بھی خاموش رہے جب آپ کی قیادت نے امریکہ کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ پاکستان میں اپنا علیحدہ خودمختار انٹیلی جنس نیٹ ورک قائم کرلے، جو سی آئی اے کے ایجنٹوں اور بلیک واٹر کے کرائے کے قاتلوں پر مشتمل ہے۔ امریکی سی آئی اے اب فخر سے کہتی ہے کہ اب ہمیں آئی ایس آئی کی ضرورت نہیں۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ کو یہ معلوم نہ تھا، کیونکہ لاتعداد عوامی جریدوں اور اخبارات میں اس کے متعلق آرٹیکل شائع ہوئے جس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ یہ امریکی کرائے کے قاتل نہ صرف ہمارے شہریوں کو قتل کر رہے ہیں بلکہ بنیادی امر یہ ہے کہ وہ ہمارے حساس ترین مقامات اور اثاثہ جات کے متعلق انٹیلی جنس معلومات اکٹھی کر رہے ہیں۔ اگر مشرف، کیانی اور شجاع پاشا نے اس پر آنکھیں بند کیے رکھیں، تو آپ نے اپنا اٹھایا ہوا حلف پورا کیوں نہ کیا اور انہیں رُکنے پر مجبور کیوں نہ کیا؟

کیا یہ درست نہیں کہ آپ اس وقت بھی خاموش رہے جب آپ کی قیادت نے ریمنڈ ڈیوس جیسے بلیک واٹر کے کنٹریکٹروں کو اس بات کی اجازت فراہم کی کہ وہ سکولوں، مساجد، مارکیٹوں اور جھوٹے فلیگ حملوں (false flag attack) میں بم دھماکے اور قتل وخونریزی کروائیں، جیسا کہ امریکیوں نے عراق، افغانستان اور لاطینی امریکہ میں کیا تھا؟ پس بے گناہ شہری ان حملوں میں قتل ہوتے رہے اور آپ نے چپ سادھے رکھی، جبکہ حقیقی مجرم امریکی کنٹریکٹرز کو کھلا ہاتھ فراہم کیا گیا کہ وہ اپنا بھیانک کھیل جاری رکھیں۔

کیا یہ درست نہیں کہ آپ اس وقت بھی خاموش رہے جب آپ کی قیادت نے قاتل ریمنڈ ڈیوس کو حراست کے دوران تحفظ فراہم کیا اور پھر اسے رہا کرنے کی اجازت دی؟ اور بجائے یہ کہ اس واقعہ کو امریکی کارندوں کو پاکستان سے بے دخل کرنے اور امریکہ کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کے خاتمے کے لیے استعمال کیا جاتا، ریمنڈ ڈیوس کو رہا کر دیا گیا۔ اور امریکہ نے اگلے ہی دن پاکستان پر ڈرون حملہ کر کے پاکستان کا شکریہ ادا کیا، جبکہ شجاع پاشا نے شکریے کے طور پر مزید 87 امریکی کارندوں کو ویزا فراہم کرنے پر امریکہ سے اتفاق کیا۔

کیا یہ درست نہیں کہ آپ اس وقت بھی خاموش رہے جب آپ کی قیادت نے پاکستان کی سرزمین پر دنیا کی سب سے بڑی امریکی ایمبیسی کے قیام کی اجازت فراہم کی؟ جبکہ عراق میں ایسی ہی سہولت حاصل کرنے کے لیے امریکہ کو بہت بڑی جنگ لڑنا پڑی اور اربوں ڈالر خرچ کرنا پڑے، دوسری طرف آپ کی قیادت ہے کہ جس نے مزاحمت میں کوئی گولی چلائے بغیر ہی امریکہ کو یہ سہولت عطا کر دی۔ اگر امریکہ ایک بڑی سفارتی موجودگی کے بغیر ہی پاکستان میں یہ تمام تباہیاں لا رہا ہے اور پاکستان کی خودمختاری کی دھجیاں اُڑا رہا ہے تو پاکستان میں امریکہ کی سب سے بڑی ایمبیسی کا قیام کیا گل کھلائے گا، جبکہ پوری دنیا میں یہ بات مشہور و معروف ہے کہ امریکی ایمبیسیاں دراصل امریکی مداخلت کے لیے لانچنگ پیڈ کا کام کرتی ہیں؟ تو پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ آپ کی خاموشی پاکستان اور اس کی افواج کو کمزور کرنے کا باعث نہیں بنی؟

کیا یہ درست نہیں کہ آپ اس وقت بھی خاموش رہے جب آپ کی قیادت نے امریکہ کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ ہمارے F-16 طیاروں پر اپنا کنٹرول قائم کرلے؟ یہ بات معروف ہے کہ امریکہ نے F-16 طیارے اپنے اہلکاروں اور الیکٹرانک کوڈز (codes) کے ساتھ مہیا کیے ہیں، یوں پاکستانی ائیرفورس انہیں اس وقت تک استعمال نہیں کر سکتی جب تک امریکہ یہ کوڈز مہیا نہ کرے۔ پس طیاروں کو اَپ گریڈ کرنے کی آڑ میں آپ کی قیادت نے ان طیاروں کو پاکستان کی فضائی حدود کی حفاظت کے لیے ناکارہ بنا دیا ہے۔ چنانچہ یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ آپ کی خاموشی نے پاکستان اور پاکستانی افواج کو کمزور نہیں کیا؟

کیا یہ درست نہیں کہ آپ اس وقت بھی خاموش رہے جب امریکہ نے آئی ایس آئی کے خلاف اپنی مہم شروع کی کیونکہ امریکہ کے نزدیک آئی ایس آئی تیسرے فریق کے ذریعے امریکہ کے خلاف جنگ (Proxy war) کر رہی ہے جسے اب امریکہ روکنا چاہتا ہے؟ آئی ایس آئی جو کہ کسی زمانے میں روس اور بھارت کے گھٹنے ٹیکنے پر قادر تھی، آج امریکہ اسے کھلم کھلا نشانہ بنا رہا ہے اور اسے مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے سٹریٹیجک اتحادیوں کو امریکہ کے حوالے کر دے تاکہ اوباما انتظامیہ آئندہ الیکشن جیت سکے۔ تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ آپ کی خاموشی نے پاکستان اور اس کی افواج کو کمزور نہیں کیا ہے؟

ہر کوئی اس بات سے آگاہ ہے کہ پاکستان سے گزرنے والی 'یو ایس/نیٹو' سپلائی لائن کو کاٹ دینے سے امریکہ کی صلاحیت مفلوج ہو جائے گی کہ وہ افغانستان میں فوجی آپریشن جاری رکھ سکے اور پاکستان کی سرزمین پر اپنے بدنام زمانہ ڈرون حملوں کا تسلسل برقرار رکھ سکے۔ تو کیا یہ درست نہیں کہ اس معاملے پر آپ کی خاموشی نے افغانستان اور پاکستان میں امریکہ اور نیٹو کے کرائے کے قاتلوں کو زندگی کی ضمانت فراہم کر رکھی ہے؟

علاوہ ازیں آج صورتِ حال یہ ہو چکی ہے کہ امریکہ کو پاکستان میں موجود اپنے انٹیلی جنس نیٹ ورک، اپنے فوجی اہلکاروں اور پرائیویٹ فوجی کنٹریکٹرز کے ذریعے پاکستان کے ہر گوشے تک رسائی حاصل ہو گئی ہے اور وہ حسبِ خواہش ہمارے

ٹیکنالوجی سے لیس ہے، جس میں اس علاقے میں امریکی فوجی موجودگی کو بے اثر بنانے کی صلاحیت موجود ہے۔ اور یہاں سوال یہ نہیں کہ کیا امریکہ یہ دھچکا سہنے کی صلاحیت رکھتا ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ کیا امریکہ اس وقت کہ جب اس کی فوج اپنی استطاعت سے زیادہ پھیل چکی ہے اور امریکہ کی اپنی رائے عامہ امریکی افواج کی واپسی کے حق میں ہے اور امریکی معیشت ہچکولے کھا رہی ہے، کیا اس وقت امریکہ ایسے نقصان کے لیے تیار ہے جو پاکستانی افواج اسے پہنچا سکتی ہیں؟ خلیج کی دوسری جنگ میں ترکی کی افواج نے شمال کی طرف سے امریکہ کو جنگی دہانا مہیا کرنے سے انکار کر دیا تو کیا امریکہ نے بمباری کر کے ترکی کو پتھر کے زمانے میں پہنچا دیا، اور کیا امریکہ ایسا کر بھی سکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ 11 مارچ 2009ء کو چیئرمین امریکی جوائنٹ چیفس آف سٹاف ایڈمرل مائیکل مولن سمیت اوبامہ انتظامیہ کے اہم عہدیداروں کے سامنے اپنی پری زینٹیشن کے دوران 'افغانستان انٹر ایجنسی پالیسی ریویو' کے چیئرمین بروس رڈل نے کہا کہ ہم نے پاکستان پر حملہ آور ہونے کی انتہائی آپشن کو بھی سامنے رکھا اور ظاہر ہے کہ اس آپشن کو فوراً مسترد کر دیا کیونکہ ایک ایسے ملک پر حملہ کرنا جس کے پاس درجنوں ایٹمی ہتھیار ہوں پاگل پن سے بھی آگے کی چیز ہے۔ اور اس پر سب نے اتفاق کیا'۔ امریکہ کی کمزوری اس بات سے بھی عیاں ہے کہ امریکہ کو افغانستان میں جنگ لڑنے کے لیے پاکستان کی فضاؤں، زمینی راستے، ایندھن کی ترسیل اور انٹیلی جنس شیئرنگ کی ضرورت ہے۔ تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ امریکہ مضبوط ہے؟ اور افغانستان میں دس سال جنگ لڑنے کے بعد بھی امریکیوں کو حقانی اور افغان طالبان سے ڈیل کرنے کے لیے آپ کے سیاسی اثر رسوخ کی ضرورت ہے، تاکہ اوباما انتظامیہ اور امریکہ افغانستان کی دلدل سے نکل سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

''یہ شیطان ہی ہے جو کہ اپنے دوستوں سے تمہیں ڈراتا ہے، مگر تم ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو، اگر تم مومن ہو'' (آل عمرٰن: 175)

جہاں تک پاکستان کے سٹریٹیجک محل وقوع کا تعلق ہے، تو روس اور چین کی راہ روکنے کے لیے امریکہ کے یوریشیا (Eurasia) میں داخلے کا تمام تر دارومدار پاکستان پر ہے، کیونکہ پاکستان کی حیثیت وسط ایشیائی ریاستوں کے دروازے کی سی ہے۔ علاوہ ازیں شمال میں وسط ایشیائی ریاستوں سے اور جنوب میں آبنائے ہرمز سے، گزرنے والے مشرقِ وسطیٰ کے تیل کی محفوظ ترسیل کا انحصار اس بات پر ہے کہ پاکستانی ریاست امریکہ کے سامنے ایک نرم اور اطاعت گزار ریاست ہو۔ آج ہمیں جس کی ضرورت ہے وہ ایک مخلص قیادت ہے جو پاکستان کے سٹریٹیجک محلِ وقوع اور وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے اثر ورسوخ کو سرحدوں سے باہر تک پھیلا دے اور خطے میں امریکہ کے مفادات کے تحفظ کی بجائے امت کے مفادات کا تحفظ کرے۔

جہاں تک آپ میں سے اُن لوگوں کا تعلق ہے جو یہ کر گزرنے کے لیے تیار نہیں کیونکہ خلافت کے قیام کی کوشش ان کے دنیاوی مفادات کے کھو جانے کا باعث بن سکتی ہے، وہ مفادات جو انہوں نے اِس ادارے کے ذریعے حاصل کیے ہیں یا اپنی ریٹائرمنٹ پر حاصل کریں گے؛ تو ہم ان سے کہتے ہیں کہ کیا آپ لوگوں کے لیے کرپٹ حکمرانوں کو ہٹانے کی اہمیت کہ جو امت کی موجودہ ابتر صورتِ حال، خونریزی اور پاکستان اور اس کی افواج کی تباہی کی وجہ ہیں، ان حکمرانوں کی طرف سے مہیا کیے گئے مادی مفادات سے بھی کم ہے؟ وہ مادی مفادات کہ جنہیں آپ لوگوں کی وفاداری کو خریدنے اور برقرار رکھنے کے لیے سستی رشوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ شاید آپ کے دلوں میں اس وقت اللہ کا خوف امڈ آئے گا جب آپ یہ جان جائیں گے کہ آپ جو کچھ بھی کر لیں، ایک دن آپ نے لازماً اپنی قبر میں اترنا ہے۔ اور آپ کو اپنا مال و دولت، زمین و جائیداد اور باغات سب کچھ یہیں چھوڑ کر جانا ہوگا:

﴿كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ٥ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ٥ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ٥ كَذٰلِكَ قف وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ٥ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ﴾

''وہ بہت سے باغات اور چشمے چھوڑ گئے۔ اور آرام کی وہ چیزیں جن میں وہ عیش کر رہے تھے۔ اسی طرح ہوا اور ہم نے ان سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا۔ سو نہ تو ان پر آسمان رویا اور نہ ہی زمین، اور نہ ہی انہیں مہلت ملی'' (الدخان: 25 تا 29)

**محترم برادرانِ اسلام!**

گزشتہ سالوں کے دوران ہم بے شمار پمفلٹوں اور پریس ریلیزوں کے ذریعے آپ کو خبردار کر چکے ہیں، جن سے آپ بخوبی آگاہ ہیں، اس حد تک کہ آپ ہمارے نشر کردہ پمفلٹوں اور پریس ریلیزوں کے ہر جملے اور لفظ پر نظر رکھتے ہیں۔ دس سال قبل آپ نے ہماری اس وارننگ کو نظر انداز کر دیا تھا جب ہم نے اپنے پمفلٹوں کے ذریعے آپ کو بتایا تھا کہ آپ کی غدار قیادت مشرقی اور مغربی سرحدوں کے متعلق پالیسی کو اُلٹے رخ تبدیل کرنے کی اجازت دینے جا رہی ہے۔ دس سال قبل آپ نے ہماری اس وارننگ کو بھی نظر انداز کر دیا تھا جب ہم نے آپ کو خبردار کیا تھا کہ آپ کی غدار قیادت پاکستان کی سرزمین پر امریکی انٹیلی جنس کارندوں کو کھلم کھلا کام کرنے کی اجازت دے رہی ہے۔ پانچ سال قبل آپ نے ہماری اس وارننگ کو نظر انداز کر دیا جب ہم نے آپ کو بتایا تھا کہ آپ کی غدار قیادت نے ڈرون حملوں کی خفیہ طور پر اجازت دے دی ہے جبکہ عوام کے سامنے وہ ان حملوں کی مذمت کرتی ہے۔ اور ایک سال قبل آپ نے ہماری وارننگ پر کان نہیں دھرا کہ امریکہ ہمارے شہروں میں یک طرفہ کاروائی کی صلاحیت رکھتا ہے، جیسا کہ پھر ایبٹ آباد حملے میں ظاہر ہو گیا۔

تو کیا آپ آج ہماری وارننگ پر دھیان نہیں دیں گے جب ہم آپ کو بتا رہے ہیں کہ مستقبل قریب میں آپ کی غدار قیادت ہمارے ایٹمی اثاثے امریکہ کے حوالے کر دے گی؟ تو اگر ایک دن امریکہ نے پاکستان کے ایٹمی اثاثہ جات کو کنٹرول میں لینے کے لیے یک طرفہ کاروائی کا آغاز کیا، جبکہ کیانی پہلے ہی امریکیوں کو ایسی یک طرفہ کاروائیوں کے قابل بنا چکا ہے، تو کیا آپ ایک مرتبہ پھر خاموش رہیں گے اور حیرت ظاہر کرنے پر ہی اکتفاء کریں گے؟ اور کیا

فوجی طیارے استعمال کر سکتا ہے۔ اس امر نے امریکہ کو اس بات پر مکمل دسترس فراہم کر دی ہے کہ وہ پاکستان کے اندر یا باہر کوئی بھی آپریشن سرانجام دے۔ تاہم جب امریکہ نے ایبٹ آباد میں حملہ کیا تو کیانی نے لاعلمی وحیرت کا اظہار کیا! اس تمام کے بعد بھی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یہ آپکی خاموشی ہی ہے جس نے امریکہ کو یہ موقع فراہم کیا ہے کہ وہ آپ کی غدار قیادت کے ذریعے پاکستان اور اس کے مضبوط ترین ادارے یعنی مسلح افواج کو کمزور کرے؟

اور کیا یہ درست نہیں کہ آپ ابھی بھی خاموش ہیں جبکہ آپ کی قیادت امریکی پالیسی کے مطابق افغانستان میں تصفیے تک پہنچنے میں امریکہ کو بھرپور مدد فراہم کر رہی ہے؟ قلیل مدتی طور پر اوباما کو 2012 کے الیکشن جیتنے کے لیے افغانستان مسئلے کے حل کی ضرورت ہے۔ جبکہ طویل مدتی طور پر افغانستان پر تصفیہ جنوبی ایشیاء میں امریکہ کے قدم جما دے گا اور چین و روس نیز وسط ایشیائی ریاستوں کے توانائی کے ذخائر سے متعلق امریکہ کے وسیع تر اہداف کے لیے سیڑھی بن جائے گا۔ پاکستان کے مسلمانوں اور افواج میں پائی جانے والی شدید امریکہ مخالف رائے کی وجہ سے کیانی تصفیے کی ان کوششوں میں امریکہ کو بھرپور مدد فراہم نہیں کر سکتا تھا، لہٰذا کیانی کو ایک لبادے کی ضرورت تھی جو اس غداری میں اس کی "face saving" کر سکے۔ مولن کے آئی ایس آئی سے متعلق بیانات نے کیانی کو یہ لبادہ مہیا کیا، جب آل پارٹیز کانفرنس میں، کہ جسے احتیاط کے ساتھ ترتیب دیا گیا تھا، کیانی نے یہ دکھانے کی کوشش کی کہ وہ امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتا ہے اور فیصلہ کرتے ہوئے امریکی دباؤ کو یکسر نظرانداز کر سکتا ہے۔ شمالی وزیرستان میں امریکہ کے ممکنہ فوجی آپریشن پر تبصرہ کرتے ہوئے کیانی نے پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ امریکہ پاکستان میں فوجی کارروائی کر سکتا ہو گا مگر اسے ایسا کرنے سے قبل دس مرتبہ سوچنا پڑے گا کیونکہ پاکستان عراق یا افغانستان نہیں ہے۔

2008ء میں جب کیانی نے چیف آف آرمی سٹاف کا عہدہ سنبھالا، اس وقت سے لے کر اب تک 260 سے زیادہ ڈرون حملے ہو چکے ہیں اور ریمنڈ ڈیوس کا واقعہ پیش آ چکا ہے، 2008 میں ہی انگور اڈا کے علاقے میں امریکی فوج نے زمینی حملہ کیا تھا اور پھر 2 مئی کو امریکہ نے ایبٹ آباد میں حملہ کیا، مگر کیانی کو اس تمام کے دوران یہ یاد نہ تھا کہ پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے۔ اب صرف انہی حالات میں ہی کیانی کو اچانک یہ کیوں یاد آ گیا کہ پاکستان کے پاس ایٹمی ہتھیار موجود ہیں اور پاکستان افغانستان اور عراق کی مانند نہیں ہے؟

یہ تمام لفظوں کی جنگ اور اقدامات امریکی پالیسی کے عین مطابق ہیں۔ اگر تصفیہ ہو جاتا ہے تو کیانی اس تصفیے کو پاکستان کی فتح کے طور پر پیش کرے گا، کہ اس نے نام نہاد "ڈبل گیم" کے ذریعے امریکہ کو طالبان اور حقانی گروپ کے ساتھ ڈِیل کرنے پر مجبور کیا اور یوں "پاکستانی مفادات" کو محفوظ بنا لیا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی تصفیہ امریکی پالیسی کے مطابق طے کیا جائے گا اور افغانستان میں امریکی کی سیاسی اور فوجی موجودگی کو برقرار رکھا جائے گا، اور یہ موجودگی پاکستان کے مفادات کے حق میں نقصان دہ ہے۔ چنانچہ 11 ستمبر 2001ء کے واقعے کے بعد امریکہ نے جس منصوبے کا آغاز کیا اور مشرف کے ذریعے جسے نافذ کیا اب کیانی کے ذریعے امریکہ اس منصوبے کے ثمرات سمیٹ رہا ہے۔

اور کیا یہ درست نہیں کہ آپ اس وقت بھی خاموش رہے جب آپ کی حکومت نے آپ کی فوجی قیادت کے ذریعے حزب التحریر کے ممبران کو قید، ہراساں اور تشدد کرنے کی مہم شروع کی۔ ان کا جرم محض یہی تھا کہ مندرجہ بالا غداریوں کا سدِ باب کیا جائے، جس کے لیے وہ اس حکومت کو ہٹانے کے لیے کوشاں تھے جو کفریہ قوانین کے ذریعے حکمرانی کر رہی ہے، پاکستانی حکومت جو اسلام کو نظام اور طرزِ زندگی کے طور پر تسلیم نہیں کرتی اور جو محمد بن قاسم کے بیٹوں کو کشمیر کو آزاد کرانے، بھارت کو دوبارہ اسلامی حکمرانی کے تحت لانے اور امتِ مسلمہ کو ایک خلیفہ کے تحت وحدت بخشنے سے روک رہی ہے۔

**محترم برادرانِ اسلام!**

یہ محض فطری بات ہے کہ ایک مخلص شخص رکاوٹوں پر سوچ بچار کرتا ہے تا کہ انہیں دُور کیا جائے جبکہ غیر مخلص شخص بہانے بناتا ہے۔ جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو یہ کہیں گے کہ پاکستان معاشی لحاظ سے کمزور ہے، ان سے ہم یہ کہتے ہیں کہ کیا یہ ہمارے اوپر نافذ پالیسیاں ہی نہیں کہ جنہوں نے ہمیں کمزور بنا رکھا ہے؟ کئی معاشی رپورٹیں یہ بیان کرتی ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ ہماری معیشت کو 68 ارب ڈالر کے لگ بھگ نقصان پہنچا چکی ہے۔ شاہد جاوید برکی نے Woodrow Wilson Centre کے لیے جو سٹڈی سرانجام دی، اس کے مطابق: "اگر امریکہ کی غیر فوجی امداد کو مکمل طور پر روک دیا جائے تو پاکستان کے GDP میں اضافے پر اس اقدام کا اثر محض 0.14 فیصد ہو گا"۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بے پناہ قدرتی وسائل اور معدنیات سے مالا مال کیا ہے۔ پاکستان کے چاغی اور ریکو ڈِک کے علاقے میں موجود تانبے کا ذخیرہ دنیا میں پانچواں سب سے بڑا ذخیرہ ہے جبکہ یہاں موجود سونے کے ذخائر کی مالیت ایک ٹریلین ڈالر ہے۔ اسی طرح تھر کے علاقے میں موجود کوئلے کا ذخیرہ دنیا کے وسیع ترین ذخائر میں سے ایک ہے، جس کا اندازہ 175 بلین ٹن ہے۔ پاکستان کے ثابت شدہ گیس کے ذخائر 25.1 ٹریلین کیوبک فٹ ہیں۔ پاکستان میں زرخیز زرعی زمین کی کوئی کمی نہیں، 2005 میں پاکستان نے 21 ملین میٹرک ٹن سے زیادہ گندم پیدا کی، جو پورے افریقہ کی گندم کی پیداوار (20 ملین) سے زیادہ اور پورے لاطینی امریکہ کی گندم کی پیداوار (24 ملین) کے برابر ہے۔ پاکستان زرعی پیداوار کے لحاظ سے پوری دنیا میں 12 ویں نمبر پر ہے، اسکی زمینیں ہر سال 32 بلین ڈالر کا غلہ اُگلتی ہیں۔ اے برادرانِ اسلام! یاد رکھیں، معاشی قوت کا تعلق پالیسی اور ویژن سے ہے نہ کہ ذرائع کی کمی سے۔

جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے، جو کہتے ہیں کہ امریکہ فوجی لحاظ سے بہت مضبوط ہے جبکہ ہم کمزور ہیں، اور ہمارے پاس اس کے سوا کوئی آپشن نہیں کہ ہم امریکی ڈکٹیشن پر عمل کریں۔ آپ میں سے جو واقعی ایسا سمجھتے ہیں، ہم اُن سے کہتے ہیں: پاکستانی فوج دنیا کی ساتویں سب سے بڑی فوج ہے اور ایک مستحکم ایٹمی طاقت کی حامل ہے اور جدید میزائل

آپ ہماری اس وارننگ پر دھیان نہیں دیں گے کہ امریکہ نے کیانی اور شجاع پاشا کے ساتھ مل کر شہرِ کراچی کو خون میں نہلا دیا ہے تا کہ امریکہ کی جنگ کو پاکستان کے سب سے بڑی آبادی والے شہر تک پھیلا دیا جائے، اور پاکستانی افواج کے لیے ایک اور دہانا کھول دیا جائے۔ اور اگر ایک دن اس جنگ کو ملتان یا اس سے بھی آگے تک پھیلا دیا گیا تو کیا تب بھی آپ حیرت کا اظہار کریں گے اور چُپ سادھے رکھیں گے؟

آپ کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ آپ خاموشی اختیار کیے رکھیں جبکہ آپ کی زبانوں نے یہ حلف اٹھایا تھا کہ آپ اس ملک اور اس ملک کے مسلمانوں کا تحفظ کریں گے۔ تو کیا آپ اس عہد کو توڑنے کے جرم کے مرتکب نہیں ہو رہے؟ ہم جانتے ہیں اور آپ بھی یہ بات جانتے ہیں کہ آپ کے درمیان ایسے مخلص عناصر موجود ہیں، جنہوں نے اپنی ذمہ داری اور فرض کو پہچانا اور امریکی غلامی کے خلاف آواز بلند کی اور انہیں گرفتار کیا گیا اور ان پر تشدد کیا گیا اور انہیں افواجِ پاکستان سے بے دخل کر دیا گیا۔ انہوں نے نہ صرف اپنا فرض پورا کیا بلکہ وہ قیامت کے دن آپ کے گناہوں سے بھی بری ہوں گے۔ لیکن اے بھائیو! آپ اُس بھاری دن اللہ کے سامنے کیا عذر پیش کریں گے؟

**محترم برادرانِ اسلام!**

حل واضح ہے کہ آپ ان کرپٹ اور سیکولر حکمرانوں اور اس کفریہ استعماری نظام کو اُکھاڑنے اور ان کی جگہ خلافت کے قیام کے ذریعے اللہ کے قوانین کو نافذ کرنے میں ہمارے ساتھ مل کر اور ہمارے ذریعے کام کریں۔ خلافت کے ذریعے ہی آپ اس قابل ہوں گے کہ آپ امتِ مسلمہ کو وحدت بخشیں، لوگوں کے حقوق کو پورا کریں، دولت کی عادلانہ تقسیم قائم کریں اور افواج کو واپس ان کے بنیادی کام کی طرف لائیں کہ وہ مسلمانوں کی جان اور عزت وآبرو کی حفاظت کرے اور خطے سے بیرونی تسلط کا خاتمہ کرے۔ خلافت کا قیام آپ پر فرض ہے اور اگر آپ نے اس فرض کو پورا کیا تو ربِ کائنات کی رضامندی آپ کی منتظر ہے، جس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ اور اگر آپ نے دیر کی اور منہ پھیرا تو تمام امت قیامت کے دن آپ کے خلاف گواہی دے گی کیونکہ آپ نے امت کے مسائل کے حل سے رُوگردانی کی۔

ہم جانتے ہیں کہ آپ میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے سامنے معاملے کی سچائی واضح ہے اور جن کے دل اس بات پر اللہ کے خوف سے لرزتے ہیں کہ انہوں نے اپنے فرض سے کوتاہی برتی ہے۔ ہم ان سے یہ کہتے ہیں کہ اے محترم بھائیو، ہم یہاں آپ کے درمیان پہلے سے ہی موجود ہیں، آپ اپنی صفوں میں نگاہ دوڑائیں، آپ ہمیں پا لیں گے۔ اور یہ کہ اللہ پر ہی توکل کریں، وہ آپ کے لیے کافی ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

**﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰهَ يَنۡصُرۡكُمۡ وَ يُثَبِّتۡ اَقۡدَامَكُمۡ﴾**

''اے اہلِ ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کریگا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔'' (محمد: 7)

اور اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے صالح اعمال کیے ہیں کہ وہ ان کے ذریعے خلافت قائم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

**﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِيۡنَهُمُ الَّذِى ارۡتَضٰى لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا ؕ يَعۡبُدُوۡنَنِىۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَ بِىۡ شَيۡـئًا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ﴾**

''وہ لوگ جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک اعمال اختیار کئے ہیں، اللہ کا ان سے وعدہ ہے کہ وہ انہیں زمین میں لازماً حکمرانی عطا کرے گا، جیسا کہ اُس نے اُن کو حکمرانی عطا کی تھی جو ان سے قبل تھے، اور اُن کیلئے لازماً ان کے اِس دین کو محکم کر کے جما دے گا، جسے اس نے ان کیلئے پسند کیا ہے، اور ضرور ان کی خوف کی حالت کو امن و بے خوفی سے بدل دے گا۔ وہ میری بندگی کریں گے، اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گے، اور جو کوئی اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں'' (النور: 55)

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

**((عصابتان من امتی احرز هما الله من النار عصابة تغزو الهند، وعصابة تكون مع عيسى بن مريم عليهما السلام))**

''میری امت کے دو گروہوں کو اللہ آگ سے بچائے گا: ایک وہ گروہ جو ہند میں جہاد کرے گا اور دوسرا وہ گروہ جو عیسیٰ ابن مریمؑ کے ساتھ ہوگا''۔ (**النسائی و احمد**)

اور ابو ہریرہؓ نے روایت کیا:

**((وعدنا رسول الله ﷺ غزوة الهند، فإن ادركتها انفق نفسي ومالي، وان قتلت كنت افضل الشهداء، و ان رجعت فانا ابوهريرة المحرر))**

''رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا، اگر میں اُس وقت موجود ہوا تو میں اپنا مال اور اپنی جان اس میں خرچ کرونگا۔ اگر میں قتل کیا جاؤں تو میں افضل شہداء میں سے ہوں گا اور اگر میں زندہ واپس لوٹا تو (گناہوں سے) آزاد ہوں گا''۔ (**النسائی، احمد، الحاکم**)

یہ دو احادیث آپ کے غور کرنے کے لیے ہیں اور آپ کو ان احادیث میں موجود بشارتوں کو حاصل کرنے کی تمنا کرنی چاہیے۔ ان بشارتوں کے حصول کا راستہ یہی ہے کہ آپ **حزب التحریر** کو خلافت کے قیام کے لیے نصرۃ فراہم کریں، کیونکہ خلافت کے علاوہ اور کون ہے جو ان اعلیٰ افواج کو ہند کی فتح کی طرف لے جائے گا۔ پس آپ جان لیں کہ اللہ نے ان تمام گناہوں کی بخشش کا راستہ بھی آپ کو دکھا دیا ہے جو آپ نے ان غداریوں پر خاموش رہ کر جمع کر لیے ہیں۔

اے اللہ گواہ رہنا کہ ہم نے پیغام پہنچا دیا!

**21 اکتوبر 2011** — **حزب التحریر**

**23 ذیقعد 1432ھ** — **ولایہ پاکستان**

⊗⊗⊗

⊗⊗⊗

# کراچی میں ممکنہ فوجی مداخلت

**سوال:**

ایک پاکستانی اخبار ''دی نیوز'' نے اپنی 21اگست 2011 بروز اتوار کی اشاعت میں آرمی چیف جنرل اشفاق پرویز کیانی کے اس بیان کو شائع کیا ہے جس میں اُس نے کہا ہے کہ '' اگر حکومت درخواست کرے تو پاکستان کی فوج کراچی شہر میں سیاسی اورلسانی بنیادوں پر ہونے والی پُرتشدد کشیدگی کو ختم میں مدد کرنے کو تیار ہے''

اِس معاملے میں سچ کیا ہے؟ کیا واقعی کراچی شہر میں فوجی مداخلت کی ضرورت ہے اگر چہ اِن معاملات کو فوجی آپریشن سے حل کرنے کی بجائے ایسے معاملات پولیس کی ذمہ داریوں میں آتے ہیں، یا پھر یہ مداخلت کسی اور مقصد کے حصول کے لیے ہے؟

**جواب:**

کراچی شہر میں جو کچھ ہو رہا ہے اُس کی حقیقتِ حال اور اُس کے پیچھے کارفرما محرکات کو جاننے کے لیے ہم مندرجہ ذیل نکات بیان کرتے ہیں:

1: کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے، جس کی آبادی بعض اندازوں میں دو کروڑ کے لگ بھگ ہے، جو کہ مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں جیسے مہاجر، پٹھان، بلوچ، پنجابی، سندھی اور بنگالیوں پر مشتمل ہے۔ اِسی طرح اِس شہر میں مختلف مذہبی اقلیتوں کے پیروکار بھی رہتے ہیں، جیسے عیسائی، ہندو، اسماعیلی، پارسی، سکھ، بہائی، یہودی اور بدھ مت ... چنانچہ ریاست کی طرف سے بلا امتیاز سب پر اسلام کے عدم نفاذ کی وجہ سے فرقہ واریت اور مذہبی منافرت میں اضافہ ہو چکا ہے...

2: سوویت یونین کے افغانستان پر ناجائز قبضے کے خلاف ہونے والے جہاد کی وجہ سے بہت سے پٹھان کراچی کی طرف ہجرت کر کے شہر کے اندر اور اردگرد علاقوں میں آباد ہو گئے۔ اِس کے ساتھ ساتھ جب 2003 میں مشرف نے قبائلی علاقوں میں امریکہ کی جنگ کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا، اور بعدازاں قبائلی علاقوں میں امریکہ کے فضائی حملوں اور وہاں پر پاکستان کی فوج کی طرف سے آپریشنز کے نتیجے میں ایک بڑی تعداد میں پٹھان اور دوسرے لوگ امریکہ کے فضائی حملوں جیسے مجرمانہ افعال سے بچنے اور اپنے تحفظ کی خاطر کراچی جیسے شہر میں چلے آئے۔

3: امریکہ کے 'مطلوب' افراد، یعنی مجاہدین بالخصوص طالبان، کچھ عرصہ سے کراچی میں بے خوف وخطر متحرک نظر آرہے ہیں، جہاں سے وہ جہاد کے لیے روانہ ہوتے ہیں... اور یہی وجہ ہے کہ امریکہ جنرل کیانی کو اُن طالبان اور القاعدہ کے اراکین کا پیچھا کرنے کا کہہ رہا ہے جو کراچی میں آباد ہیں۔ امریکہ نے اِس پالیسی کا آغاز پچھلے سال کے درمیان سے کیا، خاص طور پر جب امریکہ نے یکم جون 2010 کو نیویارک کے ٹائمز اسکوائر پر فیصل شہزاد کے ہاتھوں ہونے والے واقعہ کا اعلان کیا تھا، اور جس کی وجہ سے امریکیوں کی نظریں کراچی پر مرکوز ہوئیں تھیں۔ امریکہ نے کہا تھا کہ فیصل شہزاد کے لیے کراچی شہر میں آزادانہ حمل وحرکت ممکن تھی اور اُس کے عسکریت پسندوں کے ساتھ روابط بھی تھے۔ مزید برآں طالبان کی طرف سے 22 جون 2010 کو ہونے والے مہران نیول ائیر بیس پر حملے کی ذمہ داری کو قبول کرنے کے عمل کو بھی امریکہ نے کیانی پر دباؤ ڈالنے کے لیے استعمال کیا تاکہ وہ عملی اقدام اُٹھا سکے۔ 27 جون 2010 کو نیوز ایجنسی 'رائٹرز' نے اِس حملے کے بعد ہلیری کلنٹن کی پاکستان کے دورے کے موقع پر اُس کا بیان جاری کیا جس میں ہلیری کلنٹن نے کہا تھا کہ ''میرا یہ دورہ نہایت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ہم ایک اہم موڑ پر پہنچ چکے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان یعنی پاکستان کی حکومت آنے والے دنوں میں فیصلہ کن اقدام اُٹھانے والی ہے۔ بہت سارے طالبان لیڈر پاکستان کے اندر رہ رہے ہیں۔ اور یہ پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ مزاحمت کاروں کو پاکستانی سرزمین سے جنگ کرنے، سے روکنے میں ہماری اور افغانستان کی مدد کرے۔''

4: پس امریکہ یہ محسوس کر چکا ہے کہ قبائلی اور سرحدی علاقوں کی طرح کراچی بھی اُس کے لیے ایک مسئلہ ہے اور کراچی جیسے گنجان آباد علاقے میں وہ ڈرون طیارے استعمال بھی نہیں کرسکتا، جیسا کہ وہ سرحدی علاقوں میں اِن طیاروں کا آزادانہ استعمال کر رہا ہے، چنانچہ امریکہ کیانی کے ساتھ اِس بات پر متفق ہوا کہ کراچی میں فوج کے کچھ حصے کو استعمال کیا جائے، اِس لیے فوج قبائلی اور سرحدی علاقوں میں مجاہدین کا پیچھا کرنے کے ساتھ ساتھ کراچی کے اندر بھی عسکریت پسندوں کو پکڑنے کے لیے امریکہ کی مدد کرے گی۔

5: فوج کی طرف سے کراچی میں مداخلت کا میڈیا میں جواز پیدا کرنے کے لیے امریکہ نے اپنے حواریوں کو متحرک کیا ہے کہ وہ کراچی کے اندر مختلف نسلی گروہوں کے درمیان کشیدگی کو بڑھائیں اور جس کے نتیجے میں اہم مفادات کی تباہی و بربادی کے ساتھ ساتھ کئی اموات واقع ہو چکی ہیں اور درجنوں لوگ زخمی ہوئے ہیں . . . 'الجزیرہ نیٹ' نے 18اگست 2011 کو سیکورٹی اور محکمہ صحت کے ذرائع کے حوالے سے بیان کیا تھا کہ '' 24 گھنٹوں کے درمیان پاکستان کے شہر کراچی کے جنوبی حصے میں پُرتشدد کشیدگی کی ایک نئی لہر کے نتیجے میں 39لوگ ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ 40 کے قریب زخمی ہیں، پُرتشدد کشیدگی کی یہ لہر گوریلا جنگ کی صورت اختیار کر چکی ہے، لیکن پولیس کا کہنا ہے کہ اِن واقعات کے پیچھے سیاسی وجوہات ہیں...''۔

6: یہ سب کچھ ایک نئی صورتحال پیدا کرنے کے لیے ہے... جس کے نتیجے میں کراچی کے لوگ فوج سے درخواست کریں گے کہ وہ کراچی میں امن وعامہ کی صورتحال بہتر کرنے کے لیے مداخلت کریں۔ جبکہ امریکہ پہلے ہی لاقانونیت سے لڑنے میں مدد کرنے کے لیے آفر دے چکا ہے۔ 9اگست 2011 کو سندھ کے وزیر داخلہ منظور وسان نے

امریکی قونصل جنرل 'ولیم مارٹھن' سے ملاقات کرنے کے بعد بتایا کہ امریکہ کراچی شہر کی صورتحال پر قابو پانے کے لیے جدید آلات اور دوسری experties دینے کے لیے تیار ہے۔

7: کچھ سیاست دان اس دھوکے میں آچکے ہیں اور مقامی سیاست دان اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ فوج کو لازمی طور پر کراچی میں مداخلت کرنی چاہیے۔ 3اگست 2011 کو ایم کیو ایم اور عوامی نیشنل پارٹی (جو کہ پٹھانوں کی جماعت ہے) دونوں جماعتوں نے کراچی میں امن کے قیام کے لیے فوج کی تعیناتی کی خواہش کا اظہار کیا۔ اِس کے ایک ہفتہ بعد فوج نے بھی اشارہ دیا کہ وہ کراچی میں مداخلت کا ارادہ رکھتی ہے۔ 9اگست 2011 کو کیانی کے اپنے اعلیٰ فوجی عہدیداروں سے میٹنگ کے بعد فوج کی طرف سے یہ بیان جاری کیا گیا کہ ''فورم نے کراچی میں امن وعامہ کی صورتحال اور اِس کے قومی معیشت پر اثرات پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے''۔

8: کراچی میں فوج کی مداخلت امریکہ کے مفادات کے تحفظ کے لیے ہے۔ حالانکہ بنیادی اصول تو یہ ہے کہ فوج کو تو مجرم امریکیوں کا شکار کرنا چاہیے جو ایک اسلامی سرزمین افغانستان پر قبضہ کیے بیٹھے ہیں اور اُن امریکی مجرموں کا پیچھا کرنا چاہیے جو پاکستان کے اندر لوگوں کی جان و مال کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ جبکہ اِس فوج کو کراچی کے اندر امریکی خوشنودی کے لیے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کا پیچھا نہیں کرنا چاہیے۔

9: اندرونی امن وعامہ کو قائم رکھنا پولیس کا کام ہے نہ کہ فوج کا، بلکہ فوج کا کام تو ملک اور اِس کے باسیوں کو امریکہ کی جارحیت سے محفوظ رکھنا ہے۔

ہم معاشرے کے تمام مخلص عناصر سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوج کی طرف سے شہروں کے اندر مداخلت کو روکنے کے لیے اپنا کردار ادا کریں اور فوج پر دباؤ ڈالیں کہ وہ افغانستان میں امریکی قبضے کے خلاف، پاکستان کے اندر ڈرون حملوں کے خلاف، امریکی سی آئی اے اور ایف بی آئی کے جاسوسوں اور اُس کی پرائیویٹ عسکری تنظیموں کے خلاف ڈٹ کر کھڑے ہو جائیں۔

شہروں میں امن وعامہ قائم کرنا پولیس کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری ہے۔ یہ امن وعامہ لوگوں کے تحفظ کے لیے ہے نہ کہ امریکہ کے تحفظ کے لیے۔ تحفظ اُن کو فراہم کیا جاتا ہے جنہیں ملک کے مفادات میں دلچسپی ہوتی ہے نہ کہ اُن کو جو امریکہ اور مغرب کے لیے جاسوس کا کام کرتے ہیں۔

اللہ، اُس کا رسول ﷺ اور مومنین متقی لوگوں کے ساتھی ہیں، جبکہ وہ استعماری کفار کے دشمن ہیں۔ اور ایسا ہی ہونا چاہیے۔

22رمضان 1432ھ

22اگست 2011ء

⊗⊗⊗

اسلام آباد ہائی کورٹ حکومتی ایجنسیوں کو اغوا اور ٹارچر جاری رکھنے کے لئے قانونی تحفظ فراہم کر رہا ہے

## عدالت نے حکومتی ایجنسیوں کے جھوٹے بیان اور اغوا کے خلاف کاروائی کرنے سے انکار کردیا

اسلام آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اقبال حمید الرحمٰن نے ایجنسیوں سے وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے حزب التحریر کے دو اراکین کی رِٹ بغیر کسی کاروائی کے نمٹا دی۔ واضح رہے کہ ایجنسیوں کی حراست سے رہائی پانے والے حزب کے ممبر نے مجسٹریٹ کے سامنے اپنے حلفیہ بیان میں اغوا کی ذمہ داری آئی ایس آئی اور ایم آئی پر ڈالی تھی۔ لیکن چیف جسٹس نے ان کے خلاف کاروائی کا اعلان کرنے کے بجائے رِٹ خارج کر دی۔ حزب کے وکیل نے عدالت کی توجہ اس امر پر بھی مبذول کروائی کہ یہ ایجنسیاں اپنے تحریری بیان میں اس حقیقت کا انکار کر چکی ہیں کہ یہ ممبران ان کی تحویل میں تھے، جبکہ شواہد آنے کے بعد ثابت ہو گیا ہے کہ ایجنسیوں کا یہ بیان سراسر غلط بیانی اور دھوکے پر مبنی تھا۔ لہٰذا ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے جس پر چیف جسٹس نے یہ کہہ کر ان کی بات نظر انداز کر دی کہ اس بات کو چھوڑیں اب گمشدہ افراد واپس آ گئے ہیں۔ جج کا یہ بیان نہ صرف قانونی لحاظ سے شرمناک ہے بلکہ یہ حکومتی غنڈہ گردی جاری رکھنے کے لئے ایجنسیوں کو کھلا لائسنس مہیا کرنا ہے۔ کیا ''فاضل'' جج کو یہ یاد نہیں رہا کہ آج بھی حزب کے بزرگ رکن جناب ڈاکٹر عبدالقیوم ایجنسیوں کی عقوبت خانوں میں ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں ایسے میں ان ایجنسیوں کو کیسے چھوڑا جا سکتا ہے؟ آخر کیا وجہ ہے کہ جج نے ان ایجنسیوں پر دباؤ نہیں ڈالا کہ ڈاکٹر صاحب کو فی الفور رہا کیا جائے؟ کیا اغوا کار کا یہی احسان ہوتا ہے کہ وہ تین ماہ شدید ٹارچر کے بعد مغوی افراد کو چھوڑ دے جبکہ عدلیہ اس ظلم پر ان سے کوئی باز پرس تک نہ کرے؟ کیا عدلیہ کا کام محض یہی ہے کہ وہ پیشی کی لمبی تاریخیں دے کر ان حکومتی غنڈوں کو ٹارچر کرنے میں مدد فراہم کرے اور جب ان کے خلاف شواہد آ جائیں تو انہیں بغیر کاروائی کے چھوڑ دیا جائے؟! بے شک استعمار اور ایجنٹ حکمرانوں کی سرپرستی میں ایجنسیوں، پولیس اور عدلیہ کا گٹھ جوڑ پاکستان میں ظلم و جبر کا بدترین منبع ہے۔ بے شک آج کفریہ نظام کا ہر ادارہ کفر کے نفاذ، اسلام دشمنی اور مسلمانوں پر ظلم کرنے میں برابر کا شریک ہے۔ عدلیہ کی ''آزادی'' کے مہم کے دوران بھی حزب التحریر نے امت کو متنبہ کیا تھا کہ انگریز کے چھوڑے کفریہ نظام کو نافذ کرنے والا ''آزاد' جج کبھی بھی انصاف فراہم نہیں کر سکتا کیونکہ وہ جس قانون کے تحت فیصلہ کرتا ہے وہ قانون بذات خود ظلم پر مبنی ہوتا ہے۔ آج بھی یہ عدلیہ اسلام کے نفاذ اور کفر کے نظام کی تحفظ میں استعمار کا بہت بڑا ہتھیار ہے۔ حزب التحریر وکلاء برادری اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے موجود باضمیر افراد سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس 'قانونی ظلم' کے خلاف آواز بلند کریں اور ان ایجنسیوں کو لگام دینے اور ڈاکٹر عبدالقیوم کی رہائی کے لئے حزب التحریر کی جدوجہد میں اپنا حصہ ڈالیں۔ وہ دن دور نہیں جب خلافت کے قیام کے ذریعے اس (institutional) انسٹی ٹیوشنل ظلم کا خاتمہ کیا جائیگا اور اسلام کے داعیوں پر ظلم کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائیگا۔

**نوید بٹ** (پاکستان میں حزب التحریر کے ترجمان)

⊗⊗⊗

# کیمرون کی اقوام متحدہ میں تقریر کا جواب

## خلافت ہی وہ واحد نظام ہے جو مشرقِ وسطیٰ میں استعماری مداخلت کا خاتمہ کریگا

**لندن، برطانیہ، 23 ستمبر 2011:** اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں دی جانے والی پہلی تقریر میں، ڈیوڈ کیمرون نے دنیا میں استعماری مداخلت کے تسلسل کے حق میں دلائل دیئے مگر دوسری طرف برطانیہ ہی کی جانب سے بحرین، سعودی عرب اور دیگر علاقوں میں سفاک آمریتوں کی حمایت، ڈیوڈ کیمرون کے بد دیانتی پر مبنی دعوے کی قلعی کھول دیتی ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ مداخلت صرف 'انسانی بنیادوں' پر کی جاتی ہے۔

رواں سال مئی کے مہینے میں، اس بات کا انکشاف ہوا کہ برطانیہ سعودی عرب کے نیشنل گارڈز کی تربیت کر رہا تھا۔ یہ وہی ایلیٹ سیکورٹی فورس(Elite Security Force) ہے جسے بحرین میں حکومت مخالف مظاہروں کو روندنے کے لیے رواں سال کے آغاز میں استعمال کیا گیا جسکے نتیجے میں نہتے مظاہرین اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور جسکے ذریعے سیاسی مخالفین کو گرفتار کر کے تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

'کیمیرونی نظریہ' پر بات کرتے ہوئے برطانیہ میں حزب التحریر کے میڈیا کے نمائندے تاجی مصطفیٰ نے کہا: ''برطانوی حکومت کی منافقت اور دوغلاپن حیران کن ہے۔ ایک رخ پر کیمرون انسانی بنیادوں پر مداخلت کا جھوٹا درس دیتا ہے اور مغربی طاقتوں کے کندھے پر تھپکی دیتا ہے کہ انھوں نے برطانیہ کے سابق اتحادی قذافی (جسکو اس سال فروری تک برطانوی اسلحہ فروخت کیا جاتا رہا) کے خلاف مداخلت کی۔ اور دوسرے رخ پر برطانیہ بحرین اور دیگر علاقوں کے قصائیوں کی مسلح حمایت جاری رکھ کر 'مختلف ممالک کے حالات مختلف ہیں' جیسے بے معنی اور مبہم الفاظ سے اپنے دہرے معیار کا ثبوت دیتا ہے''۔

''جسطرح شکاگو میں بلیئر (Blair) نے اپنے 'لبرل مداخلت' (Liberal Interference) کے تصور کی بات کی اور عراق اور افغانستان پر ظالمانہ حملے کیے۔ ٹھیک اسی طرح کل نیویارک میں کیمرون نے اپنے مداخلت کے نظریے کی حمایت کے لیے لیبیا کو بطور جواز کے پیش کیا۔ اس نے اپنے لوگوں کو قتل کرنے والی حکومتوں کو روکنے کیلئے مسلح مداخلت کی حمایت میں زور وشور سے دلائل دیئے مگر آسانی سے بحرین کے ذکر کو بھول گیا جسکے ولی عہد کا استقبال خود اس نے مئی 2011 میں Downing Street میں کیا جس کو برطانیہ نے مظاہروں کو قابو کرنے کے لیے اسلحہ سپلائی کیا تھا''۔

> **کیمرون ایک دفعہ پھر 'ایک اسلامی خلافت' کی سوچ پر حملہ آور ہوا اور کہا:**
> **''لوگ قاہرہ کے التحریر سکوائر اور لیبیا کے آزادی سکوائر میں اسلامی خلافت کے لیے جمع نہیں ہوئے''**

''ہم میں سے کوئی اس بات کی توقع نہیں کر سکتا کہ اسرائیل یا زمبابوے پر جلد برطانیہ کے تعاون سے کوئی حملہ ہو نہ ہی کوئی اس بات کی توقع کر سکتا ہے کہ برطانیہ سعودی عرب اور دوسری ظالم حکومتوں کو اسلحہ فروخت کرنے سے باز آجائے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مغربی حکومتیں کسی 'انسانی ہمدردی' کے تحت مداخلت نہیں کرتیں بلکہ اپنے سیاسی، معاشی اور نظریاتی مقاصد کے حصول کے لیے۔''

''برطانوی اور امریکی حکومتیں ان خطوں میں جہاں یہ ان کے مفاد میں ہو، پرزور انداز میں جمہوریت اور انسانی حقوق کی بات کرتی ہیں مگر اپنی ضرورت کے مطابق قائم حکومتوں کو برقرار رکھتیں ہیں جہاں وہ ان کے فائدے میں ہوں''۔

''اس کی تقریر کا زیادہ حصہ شمالی افریقہ اور مشرق وسطیٰ پر مرکوز تھا۔ اور کیمرون ایک دفعہ پھر 'ایک اسلامی خلافت' کی سوچ پر حملہ آور ہوا اور کہا ''لوگ قاہرہ کے تحریر سکوائر اور لیبیا کے آزادی سکوائر میں اسلامی خلافت کے لیے جمع نہیں ہوئے''۔ اور اس حقیقت کو حذف کر دیا کہ دس لاکھ کے لگ بھگ لوگ چند ہی ہفتے پہلے تحریر سکوائر میں 'شریعت' کے مطالبے کے لیے اکٹھے ہوئے''۔

''مغربی رہنماؤں کو کنٹرول چھن جانے کا خوف لاحق ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ مغربی استعماری مداخلت سے اس خطے کی حقیقی آزادی کا صرف ایک راستہ ہے اور وہ یہ کہ کرپٹ اور ظالم حکومتیں جن کی پشت پناہی مغرب کر رہا ہے کو ایک نئے نظام 'خلافت' سے تبدیل کر دیا جائے جو کہ تمام اشکال میں ''مغربی شہنشاہیت'' کے خلاف اٹھ کھڑی ہو گی اور لوگوں کے مفادات کی دیکھ بھال کریگی''۔

⊗⊗⊗

# میڈیا آفس پاکستان سے جاری ہونے والی اہم پریس ریلیز ز

## کروسیڈر کیانی ایک اور صلیبی محاذ کھولنے کے لئے کافروں سے سازباز کر رہا ہے

جنرل اشفاق پرویز کیانی کی امریکی ایڈمرل مائیک مولن سے اسپین میں ہونے والی ملاقات نے ثابت کر دیا کہ وہ 'کروسیڈر کیانی' کے سوا اور کچھ نہیں۔ کیونکہ اس ملاقات کا مقصد قبائلی علاقوں میں صلیبی جنگ کا ایک نیا محاذ کھولنا تھا۔ اسی طرح نیویارک میں امریکی وزیر خارجہ ہلری کلنٹن اور پاکستانی وزیر خارجہ حنا ربانی کھر کی ساڑھے تین گھنٹے کی طویل ترین ملاقات کا مقصد بھی امریکی اہلکاروں کے مطابق پاکستانی حکومت کو حقانی نیٹ ورک کے خلاف فوجی کاروائی کے لیے قائل کرنا تھا۔ امریکہ اور مغرب کی طرف سے مسلمانوں پر مسلط کردہ صلیبی جنگ میں ''بیش بہا'' خدمات سرانجام دینے پر اسپین کے بادشاہ نے کیانی کو 'The Grand Cross of Military Merit' (گرینڈ کراس آف ملٹری میرٹ) نامی ایوارڈ بھی عطا کیا ہے۔ یہ وہی خدمات ہیں جو کیانی جامعہ حفصہ سے لے کر ایبٹ آباد آپریشن تک سرانجام دیتے چلے آرہے ہیں۔ کاش جنرل کیانی صلیبیوں کے لئے کرائے کے فوجی مہیا کرنے اور اپنے ہی مسلمان مارنے کے بجائے صلاح الدین کی طرح صلیب شکن بنتے تو آج وہ پوری امت کے ہیرو ہوتے۔ لیکن انہوں نے دشمن کا ساتھ دے کر دنیا کی عزت بھی کھو دی اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں سخت تر ہے۔ اور اب اس جنگ کا نیا مرحلہ شمالی وزیرستان کے معصوم عوام کو آگ وخون میں نہلانا اور حقانی نیٹ ورک کے خلاف مشترکہ آپریشن کرنا ہے۔ کیانی تو پہلے ہی افغانستان میں امریکہ کی موجودگی کو 2014 کے بعد بھی ازحد ضروری قرار دے چکا ہے۔ کیا حنا کھر کے اس اعلامیہ اور کیانی کے اس بیان کے بعد بھی ان دونوں کے خائن، غدار اور امریکی ایجنٹ ہونے میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟ آخر ہمارے مخلص اور اسلام اور مسلمانوں سے محبت کرنے والے فوجی کب تک اس آگ وخون کا تماشا دیکھتے رہیں گے اور ان غداروں سے کب برأت کا اظہار کریں گے؟ جبکہ ان غداروں کو اس کفریہ جمہوری نظام سمیت اکھاڑ پھینکنے اور قیامِ خلافت کے لیے حزب التحریر کو نصرت دینے کی صورت میں دنیا کے تمام وسائل اور آخرت میں فلاح ان کا مقدر ہوں گے۔

شہزاد شیخ
(پاکستان میں حزب التحریر کے ڈپٹی ترجمان)
(منگل 20 ستمبر 2011ء)

⊗⊗⊗

## کھودا پہاڑ نکلا چوہا، وہ بھی مرا ہوا!
## اے پی سی کا اعلامیہ سیاسی اور فوجی قیادت کی کاسہ لیسی کا منہ بولتا ثبوت ہے

اے پی سی کا اعلامیہ ڈرون حملوں کو روکنے، دہشت گردی پر مبنی جنگ سے کنارہ کشی اختیار کرنے، امریکی رسد کاٹنے اور امریکی اڈے اور ایمبسی بند کرنے سے متعلق کسی بھی قسم کے ذکر سے مکمل طور پر 'پاک' ہے۔ اعلامیہ کا مضحکہ خیز پہلو یہ ہے کہ پاکستانی قیادت کو دس سال بعد معلوم ہو کہ وہ ''اپنے ہی لوگوں'' کے خلاف جنگ لڑ رہے تھے اور 35 ہزار مسلمان مارنے کے بعد ان کے ساتھ ''مذاکرات'' کیے جانے چاہئیں۔ امت کو اپنی غدار سیاسی اور فوجی لیڈر شپ سے اسی قسم کے بانجھ اور غلامانہ اعلامیہ کی ہی توقع تھی۔ چنانچہ بجائے اس کے کہ امریکی دھمکیوں کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے اسے خطے سے نکالنے کے لئے عملی اقدامات کا اعلان کیا جاتا، سیاسی اور فوجی قیادت نے محض عوام کا وقت اور پیسہ ہی ضائع کیا۔ عوام جانتے ہیں کہ ان تلوں میں تیل نامی کوئی شئے نہیں۔ یہی وجہ تھی کہ میڈیا کے کئی دنوں کے شور وغوغا کے باوجود عوام اے پی سی کے نتیجے میں کسی بھی قسم کی سٹراٹیجک تبدیلی کی توقع نہیں کر رہے تھے۔ پاکستانی قیادت امریکہ سے اس قدر خوف کا شکار ہے کہ پورے اعلامیہ میں امریکہ کا ذکر تک نہیں۔ جو قیادت اس قدر خوفزدہ ہو، وہ امریکہ کے خلاف امت کو کیسے تحفظ فراہم کر سکتی ہے؟ یہ چلے ہوئے کارتوس امت کی قیادت کے حق دار نہیں اور نہ ہی امت دوبارہ ان کے دھوکوں میں آنے والی ہے۔ امت جان چکی ہے کہ امریکی غلامی سے نجات سیاسی اور فوجی قیادت میں موجود غداروں سے نجات حاصل کرتے ہوئے اسلام کے نفاذ سے ہی ممکن ہے۔ یہ ہے وہ ہدف جس کے لئے حزب التحریر، جو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سیاسی قیادت ہے، جدوجہد کر رہی ہے۔ امت خلافت کے علاوہ تمام آپشنز استعمال کر چکی ہے اور وہ جان چکی ہے کہ امت ایک ریاست تلے وحدت اختیار کر کے ہی عالمی استعمار کا مقابلہ کر سکتی ہے اور یہ خلافت کے بغیر ممکن نہیں۔ اے افواج پاکستان میں موجود مخلص افسرو! اٹھو اور امت کی وحدت اور اسلام کے نفاذ کے لئے حزب التحریر کو نصرت فراہم کرو جو خلافت کے قیام کے ذریعے نہ صرف خطے سے امریکہ کو نکال باہر کرے گی بلکہ امت کے وسائل کو مجتمع کرتے ہوئے اسے دوبارہ عالمی طاقت کے مرتبہ پر فائز کرے گی۔ اور اب اس کا وقت قریب آن پہنچا ہے۔

نوید بٹ
(پاکستان میں حزب التحریر کے ترجمان)
(جمعہ 30 ستمبر 2011ء)

⊗⊗⊗

## حزب التحریر کا کوئی ممبر پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر سے گرفتار نہیں ہوا

# حکومتی ایجنسیوں کی حزب التحریر کو عسکریت سے منسلک کرنے کی ایک اور ناکام کوشش

حکومتی ایجنسیوں نے ایک بار پھر دنیا کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کو عسکریت اور دہشت گردی سے منسلک کرنے کی ناکام کوشش کی۔ حزب التحریر دو اردو اخبارات میں چھپنے والی اس بے بنیاد خبر کی سختی سے تردید کرتی ہے جس کے مطابق کل پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر ہونے والے مظاہرے سے حزب التحریر کا ایک رکن گرفتار کیا گیا تھا اور اس کے قبضے سے سیکورٹی اہلکاروں کی وردیاں برآمد ہوئی تھیں۔ ایک غیر معروف نیوز ایجنسی کی جاری کردہ اس من گھڑت خبر کو دو اخبارات کے علاوہ کسی دوسرے مؤقر اخبار نے قابل اشاعت نہ گردانا۔ کیونکہ پاکستانی میڈیا سمیت عالمی میڈیا جانتا ہے کہ حزب التحریر ایک غیر عسکری سیاسی جماعت ہے جس کی پچاس سالہ تاریخ میں دہشت گردی یا عسکری جدوجہد سے منسلک ہونے کے کوئی ثبوت نہیں ملتے۔ حزب التحریر خلافت کے قیام میں کسی بھی عسکری جدوجہد کو خلاف شریعت سمجھتی ہے کیونکہ ریاست کے قیام کے لئے رسول اللہ ﷺ نے تیرہ سالہ مکی جدوجہد کے دوران محض فکری اور سیاسی جدوجہد اور طلب النصرۃ پر ہی اکتفا کیا اور صحابہ کو عسکریت پسندی سے منع فرمایا۔ حزب کی غیر عسکری سیاسی جدوجہد اس قدر مسلمہ ہے کہ عالمی انسانی حقوق کی تنظیمیں تک اس کی معترف ہیں جن میں ہیومن رائٹس واچ سمیت دیگر عالمی تنظیمیں شامل ہیں۔ ہم متعلقہ دونوں اخبارات سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس خبر کی تردید اسی صفحہ اور مقام پر شائع کریں جہاں یہ من گھڑت اور جھوٹی خبر شائع کی گئی تھی۔ ہم میڈیا کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ حکومتی ایجنسیوں کی جاری کردہ خبروں سے ہوشیار رہیں اور اسلام کے نفاذ اور امت مسلمہ کی وحدت کے لئے مثبت کردار ادا کریں۔ بے شک دیگر مسلمانوں کی طرح صحافی برادری سے بھی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسلام کے نفاذ اور امت کی وحدت کے سلسلے میں باز پرس فرمائیں گے۔

**نوید بٹ**

(پاکستان میں حزب التحریر کے ترجمان)

(جمعہ 30 ستمبر 2011ء)

⊗⊗⊗

## تقریباً تین ماہ اغوا اور ٹارچر کے بعد حکومتی ایجنسیوں نے عمران یوسفزئی اور اسامہ حنیف کو رہا کر دیا

# ایجنسیوں کے خلاف بیان ریکارڈ کروانے کی پاداش میں حزب التحریر کے وکیل کا منشی اغوا

تقریباً تین ماہ تک حبس بیجا میں رکھنے اور شدید ٹارچر کرنے کے بعد آئی ایس آئی اور ایم آئی نے رات کے اندھیرے میں اسامہ حنیف اور عمران یوسفزئی کو چھوڑ دیا جبکہ ڈاکٹر عبدالقیوم ابھی تک ان کے عقوبت خانے میں ہیں۔ ان دونوں شاندار تعلیمی ریکارڈ رکھنے والے حزب کے ممبران کو پانچ مختلف سطح کے ٹارچر سیلوں سے گزارا گیا۔ انہیں ڈنڈوں اور باریک تاروں سے مارا جاتا جس سے وہ لہولہان ہو جاتے۔ ان ظالموں نے عمران یوسفزئی کا سر تک پھاڑ دیا۔ ان دونوں کے ہاتھ کمر کے پیچھے باندھ دئے جاتے اور پھران کے ہاتھوں سے رسی باندھ کر انہیں چھت سے لٹکا دیا جاتا۔ اس شدید قسم کے ٹارچر کے نتیجے میں ان کے بازو کندھوں سے نکل جاتے! یہ مظالم بلیک واٹر یا سی آئی اے کے ایجنٹوں پر نہیں ڈھائے جا رہے تھے بلکہ اُن اسلام کے داعیوں کے خلاف استعمال کئے جا رہے تھے جن کا گناہ صرف یہ تھا کہ وہ خلافت کے ذریعے اسلام کا نفاذ، امتِ مسلمہ کی وحدت اور مسلم علاقوں پر امریکہ اور برطانیہ کے استعماری تسلط کا خاتمہ چاہتے تھے۔ ان کا تین ماہ کی تفتیش کے بعد چھوڑ دیا جانا خود اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے کسی قسم کا کوئی جرم نہیں کیا۔ کل ایجنسیوں کی طرف سے تمام تر دھمکیوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حزب کے دلیر ممبر اسامہ حنیف نے ایڈوکیٹ عمر حیات سندھو کے ہمراہ مجسٹریٹ کے سامنے بیان ریکارڈ کروایا۔ انہوں نے بیان میں ان فوجی افسروں کے نام تک لکھوائے جنہوں نے انہیں اغوا کیا تھا۔ کل حکومتی غنڈوں نے سیخ پا ہو کر رات کے اندھیرے میں وکیل صاحب کے منشی فلک شیر کو آفس کے باہر سے اغوا کر لیا، جس کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ یہ ہے ان ایجنٹ حکمرانوں کے زیر سایہ پاکستان میں قانون کی حکمرانی اور انصاف کی فراہمی کی حقیقت! ہم حکومت کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ حزب کے شباب پر ٹارچر دیگر شباب کو مزید جوش و ولولہ عطا کریگا اور خلافت کی منزل کو قریب تر کر دیگا۔ حزب کے شباب وسطی ایشیاء اور عرب ممالک میں اس سے کہیں زیادہ تکالیف اور تشدد برداشت کر چکے ہیں اور ان کی جدوجہد میں کسی قسم کی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ ہم ان ایجنسیوں کو تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ امریکہ کی چاکری چھوڑ کر اسلام کے نفاذ اور امت کی وحدت کے لئے کام کریں۔ وہ دن دور نہیں جب خلافت قائم ہوگی اور وہ ان تمام لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچائے گی جنہوں نے خلافت کی جدوجہد کو روکنے کے لئے استعمار کا ساتھ دیا تھا۔ اُس دن یہ کہنا کہ ''میں صرف احکامات کی اتباع کر رہا تھا'' کافی نہ ہوگا کیونکہ اللہ کے احکامات کی اتباع کرنا جابر حکمرانوں کا حکم ماننے سے کہیں بالا تر تھا۔ ہم میڈیا، وکلاء برادری اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس ظلم کا نوٹس لیں اور اس کے خلاف کلمہ حق بلند کریں۔

**نوید بٹ**

(پاکستان میں حزب التحریر کے ترجمان)

(جمعہ 28 اکتوبر 2011ء)

⊗⊗⊗

# بجلی کے نرخ میں 50% اضافہ - عوام کو سرمایہ دارانہ نظام کا ایک اور تحفہ!

حکومت نے بجلی کے نرخ میں گزشتہ چالیس دنوں کے دوران 5 روپے فی یونٹ کا اضافہ کیا جو

مجموعی طور پر 50% اضافہ بنتا ہے۔ عوام کو مزید اپنے مسائل میں گھیرنے اور پاکستانی معیشت کی کمر توڑنے کے لئے اس سے بہتر اور کیا قدم ہوسکتا ہے۔

گزشتہ دس سالوں کے دوران امریکی پالیسوں سے واضح ہوگیا ہے کہ امریکہ پاکستان کو مختلف مسائل میں الجھا رہا ہے اور ان حکمرانوں کا کام محض اس پالیسی کے مطابق قانون سازی اور عملی اقدامات کرنا ہے۔

آج سرکولر ڈیٹ پر ملبہ ڈال کر یہ حکمران اپنے آپ کو بجلی کے مصنوعی بحران سے بری الذمہ قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بجلی کے کارخانوں کو پرائیویٹائز کس نے کیا؟ جن کا کام محض ہوشربا منافع کمانا ہے اور اسی کے نتیجے میں یہ سرکولر ڈیٹ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اگر اسلام کے ملکیت سے متعلق احکامات پر عمل کیا جاتا، تو یہ کارخانے عوامی اثاثہ جات ہوتے اور یوں نہ ہی ''منافع'' کمانے کی کوئی گنجائش ہوتی اور نہ ہی سرکولر ڈیٹ کی اصطلاح گھڑنے کی۔ یہ سرمایہ دارانہ نظام ہی ہے جو تمام عوامی اثاثہ جات کو پرائیویٹائیزیشن کے نام پر ملٹی نیشنل اور سرمایہ دار کی جھولی میں ڈال دیتا ہے اور یہیں سے عوامی استحصال کی شروعات ہوتی ہے۔

حکومت نے سبق سیکھنے کے بجائے نجکاری کی یہ قاتل پالیسی جاری رکھی ہوئی ہے اور حال ہی میں پاور ڈسٹری بیوٹنگ کمپنیوں مثلاً PEPCO کو بھی پرائیوٹائز کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ یوں اب یہ کمپنیاں بھی ہوشربا منافع کمائیں گی جو حکومت کے قرضے میں مزید اضافے کا موجب بنے گا۔ اور حکومت بجلی کے نرخ میں مزید اضافہ کر کے اسے عوام تک منتقل کر دیگی۔ یوں حکومتی پالیسیوں اور سرمایہ دارانہ نظام کے استحصالی اصولوں کی بنا پر بیچاری عوام پستی رہے گی۔ یہی نہیں حکمران پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے دیگر اداروں کو بھی، جو پاکستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، پرائیوٹائز کرنا چاہتی ہے۔ ان میں پاکستان ریلوے، پی آئی اے اور سٹیل مل شامل ہیں۔ اسی لئے آج کل میڈیا میں ان اداروں کو غیر فعال اور بیمار ادارے بنا کر پیش کیا جا رہا ہے تا کہ عوام ان کی نجکاری کو آسانی ہضم کر لیں۔ چند ہی ہفتے قبل زرداری دو اہم اداروں پی پی ایل اور کیپکو کی نجکاری کا آغاز کر چکے ہیں جو کہ منافع بخش ادارے ہیں۔ ہم امت اور اہل طاقت عناصر کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر ملک کو ان غداروں کے ہاتھوں میں ہی رہنے دیا گیا تو یہ دنیا اسلام کی ایک مضبوط ریاست کو ایک کمزور افریقی یا لاطینی امریکہ کی ریاست جیسا بنا کر رکھ دیں گے۔ ہم اہل طاقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان غداروں کو اکھاڑ کر اللہ، رسول ﷺ اور اسلام کے دفاع کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ یہ پاک فوج میں موجود مخلص افسروں کی ذمہ داری ہے کہ اس قاتل سرمایہ ارانہ نظام کو اکھاڑ کر اسلام کے بابرکت نظام، خلافت، کے لئے نصرت فراہم کریں۔ صرف خلافت ہی کے ذریعے عوام کو اس استحصال سے نجات دلایا جاسکتا ہے۔

**نوید بٹ**

(پاکستان میں حزب التحریر کے ترجمان)

(اتوار 16 اکتوبر 2011ء)

⊗⊗⊗

گیلانی، کیانی اور پاشا کی نورا کشتی سے امت بخوبی واقف ہے!

## ہیلری کلنٹن، ایک بار پھر دھمکیوں اور التجاؤں کے ذریعے افغانستان کے لئے مدد کی بھیک مانگ رہی ہے

ہیلری کا دورۂ پاکستان امریکہ کی افغانستان میں سیاسی وفوجی شکست کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ہیلری ایک طرف فوجی آپریشن کرنے کی دھمکی دیتی ہے تو دوسری طرف ایک ناتواں بڑھیا کی طرح پاکستان سے حقانی نیٹ ورک کے ساتھ مذاکرات کی بھیک مانگتی نظر آتی ہے۔ امریکہ دس سال تک کھربوں ڈالر خرچ کرنے اور لاکھوں افغان مسلمانوں کو قتل کرنے کے باوجود نہ تو افغانستان میں فوجی کامیابی حاصل کر سکا اور نہ ہی افغان مسلمانوں کے دل جیت کر کوئی سیاسی حل نافذ کرنے میں کامیاب ہوسکا۔

اس صورتحال میں امریکہ نے ایک بار پھر پاکستان کی سیاسی اور فوجی قیادت میں موجود غداروں کی طرف رجوع کیا ہے تا کہ وہ امریکہ کو افغانستان کی دلدل سے نکالیں۔ گزشتہ چند ہفتوں سے امریکہ کی جانب سے ایسے تابڑ توڑ بیانات جاری کیے جا رہے ہیں جن کے جوابات دے کر کیانی اور پاشا جیسے غدار افواج پاکستان میں اپنی ساکھ بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مزید برآں افغان مجاہدین میں بھی ان کے حق میں اعتماد بحال ہوسکے جسے استعمال کر کے وہ 'افغانستان میں مستقل امریکی موجودگی' کا مجوزہ حل مسلط کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ غدار پچھلے کچھ دنوں سے نہایت ہی ''غیرتمندانہ'' بیانات دے رہیں ہیں۔

کیا پاکستان کی سیاسی قیادت کو پچھلے دس سالوں سے یہ علم نہ تھا کہ پاکستان کے کفریہ جمہوری نظام کے تحت فوجی آپریشن کرنے سے قبل پارلیمنٹ سے منظوری لینا ضروری ہوتا ہے؟ کیا جنرل کیانی کو اب پتہ چلا ہے کہ پاکستان ایک ایٹمی قوت ہے اور وہ افغانستان یا عراق نہیں اور اس پر حملہ کرنے سے قبل امریکہ دس بار سوچے گا؟ امت جانتی ہے کہ یہ غدار اپنے نمبر بنانے کے لئے امریکہ سے نورا کشتی کر رہے ہیں۔

دوسری طرف اوبامہ جان چکا ہے کہ الیکشن کے سال میں اپنی گرتی ہوئی مقبولیت بہتر بنانے کے لئے اس کے پاس پاکستان کے اثر و رسوخ کو استعمال کر کے مجاہدین سے مذاکرات کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں۔

حزب التحریر افغان مجاہدین کو یہ نصیحت کرتی ہے کہ وہ میدان جنگ میں حاصل ہونے والی کامیابی کو نام نہاد مذاکرات کی میز پر ضائع نہ کر دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حزب التحریر افواج پاکستان میں موجود مخلص افسران سے بھی سوال کرتی ہے کہ کیا اب بھی امریکہ کا عسکری اور سیاسی طور پر کمزور ہونا اور پاکستان کا سیاسی اور عسکری لحاظ سے مضبوط ہونا ثابت نہیں ہوا؟ حزب التحریر افواج میں موجود مخلص افسران سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ سیاسی وفوجی قیادت میں موجود بزدل اور غداروں کو ہٹائیں اور خلافت کے قیام کے لیے حزب التحریر کو مدد ونصرت فراہم کریں۔ انشاءاللہ خلافت ہی امریکہ کو اس خطے سے دم دبا کر بھاگنے پر مجبور کر دے گی۔

**شہزاد شیخ**

(پاکستان میں حزب التحریر کے ڈپٹی ترجمان)

(ہفتہ 22 اکتوبر 2011ء)

⊗⊗⊗

## حزب التحریر کے ملک بھر میں پبلک مقامات پر بیانات اور مظاہرے

# مقررین نے امریکی راج کے خاتمے اور خلافت کے قیام کا مطالبہ کیا

آج ملک بھر میں حزب التحریر نے امریکی راج کے خاتمے اور خلافت کے قیام کے لیے پبلک مقامات پر بیانات اور مظاہروں کا انعقاد کیا۔ یہ مظاہرے کراچی، لاہور، راولپنڈی اسلام آباد اور پشاور میں منعقد کئے گئے جس میں سیکنڑوں لوگوں نے شرکت کی۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ جمہوریت بھی آمریت کی طرح صرف امریکی مفادات کا تحفظ کررہی ہے۔ زرداری، گیلانی، کیانی اور پاشا نے بھی مشرف کی طرح اپنے آقا امریکہ کی خوشنودی کے لیے پاکستان کی خودمختاری اور اس کے شہریوں کے مقدس خون کو ڈالروں کے عوض بیچ ڈالا ہے۔ یہ امریکہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں اور ان کی مسلح افواج کے درمیان دشمنی پیدا کر رہے ہیں اور پاکستان کی سرزمین کو میدان جنگ میں بدل دیا ہے۔ مقرنین نے کہا کہ آج بھی امریکی افواج، انٹیلی جنس اداروں اور بلیک واٹر کے قاتلوں کو ویزے جاری ہو رہے ہیں اور ان کو پورے ملک میں دندنانے کی کھلی اجازت ہے۔ کراچی اور اسلام آباد میں امریکی قونصل خانوں اور سفارتخانوں کی توسیع ہورہی ہے جبکہ جاسوسی اور دہشت گردی کے لئے کوئٹہ میں نیا امریکی قونصل خانہ کھولا جارہا ہے۔ مقرنین نے کہا کہ یہ ثابت ہوچکا ہے کہ سیاسی وفوجی قیادت میں موجود غدار امریکی ایجنٹ ہیں اور پاکستان، اس کی عوام اور فوج کے دشمن






اسلام آباد: حزب التحریر کے اراکین اسلام آباد میں لوگوں کے درمیان بیان دے رہے ہیں



کراچی: امریکی راج کے خاتمے کے موضوع پر کراچی میں حزب کے بیان کا منظر

ہیں۔ مقررنین نے امت سے کہا کہ وہ جمہوریت اور آمریت کو مسترد کر کے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کے لیے **حزب التحریر** کی جدوجہد میں شامل ہو جائیں۔ انھوں نے افواج پاکستان میں موجود مخلص افسران سے مطالبہ کیا کہ وہ پاکستان کی بربادی پر خاموش رہ کر ان غداروں کی طرح اپنی آخرت برباد نہ کریں، **حزب التحریر** کو خلافت کے قیام کے لیے نصرت دے کر اللہ کی مدد اور پوری امت کی دعاوں کو سمیٹ لیں۔ انشاء اللہ خلافت پاکستان اور خطے سے امریکی راج کا خاتمہ کرے گی اور پوری مسلم دنیا کو ایک جھنڈے تلے ایک عظیم ریاست میں تبدیل کر دے گی۔

⊗⊗⊗



پشاور: حزب کے رکن پشاور میں لوگوں سے مخاطب ہے




لاہور: امریکی راج کے خاتمے کے موضوع پر لاہور میں حزب کے بیان کا منظر




بنگلہ دیش: بنگلہ دیش میں انڈیا کے خلاف حزب التحریر کے زیر اہتمام ریلی کا منظر

# عالمی خبریں اور اُن پر تبصرہ

## یو بی ایس کی رپورٹ: یورو کی موت، تباہی کا پیش خیمہ ہے

یونین بنک سوئزر لینڈ کی شائع کردہ ایک رپورٹ ''یورو کا زوال: نتائج'' کے مطابق یورو کی موت ناگزیر ہے اوراس کے طویل مدتی اثرات ایک ممکنہ خانہ جنگی کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی تجارت کے خاتمے اور ملکی سطح پر خود مختار Default ہو سکتے ہیں۔ رپورٹ اپنے دعوے میں بنیاد فراہم کرتی ہے کہ'' موجودہ ڈھانچے اور رکنیت کے تحت یورو نہیں چل رہا، یا تو موجودہ ڈھانچے کو بدلنا ہوگا یا پھر رکنیت کو۔ اسی رپورٹ نے یورو زون سے کسی بھی ملک کے نکلنے کے عمل کی قیمت کا حساب لگایا ہے۔ جسکی توجہ جرمنی پر زیادہ مرکوز ہے۔ رپورٹ لکھتی ہے اگر جرمنی جیسا طاقت ور ملک یورو کو چھوڑتا ہے اس کے نتائج میں کوپریٹ ڈیفالت، بینکنگ کے نظام کی ریاستی ملکیت اور بین الاقوامی تجارت کا بکھر جانا شامل ہے۔ اگر جرمنی یورو کو چھوڑتا ہے تو ہمارے اندازے کے مطابق پہلے سال میں ہر بالغ جرمن اور نابالغ کو 6000 سے 8000 یورو تک کا نقصان ہوگا۔ اور اس کے بعد 3500 سے 4500 یوروز کے درمیان فی فرد سالانہ۔ یا سالانہ 20 سے 25 فیصد GDP کے برابر۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جرمنی پر خصوصی توجہ اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ جرمنی پہلے ہی سے یورو کو چھوڑنے کا سوچ رہا ہے۔ Zero Hedge لکھتا ہے، سب سے خوفناک بات تو یہ ہے کہ یہ رپورٹ جاری کردی گئی ہے، اس کا مطلب ہے کہ جرمنی نے یورو کو چھوڑنے کی ٹھان لی ہے۔

## تمام مشرق وسطیٰ میں جنگ کے بڑھتے ہوئے امکانات:

مشرقِ وسطیٰ میں مکمل علاقائی جنگ کے امکانات بڑھ رہے ہیں یہودی ریاست کے ہوم فرنٹ کمانڈ کے سربراہ نے پیر کو کہا کہ قومی سلامتی کے مطالعے کے لیے ادارے سے بات کرتے ہوئے Major Gen. Eyal Eisenberg نے کہا ایسے کسی تنازع میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کا ممکنہ استعمال ہو سکتا ہے۔ Eisenberg نے خبردار کیا ہے کہ Arab Spring ایک'' بنیاد پرست اسلامی موسم سرما'' میں تبدیل ہوسکتا ہے۔

## کیا اردگان نے یہودی ریاست کے ساتھ تعلقات کے معاملے میں لوگوں کو بے وقوف بنایا ہے

ترکی کی حکومت اور حزب اختلاف نے ترکی کے اسرائیل کے ساتھ بگڑتے ہوئے تعلقات پر بدھ کو تنقید کا تبادلہ کیا۔ جس میں حزب اختلاف نے اس چیز کا دعویٰ کیا ہے کہ اردگان انتظامیہ کی وجہ سے غزہ پر اسرائیلی بحری ناکہ بندی کو اقوام متحدہ نے جائز قرار دیا اور ترکی کی عزت پر ضرب لگائی۔ ترک روزنامہ حریت کے مطابق ترکی کے وزیر اعظم اردگان نے جواب دیا کہ ترکی ہر قیمت پر اسرائیل کے خلاف اپنے وقار کا دفاع کرے گا۔

اردگان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ جو بھی قیمت ہو۔ چاہے ۱۵ملین ڈالر یا ۱۵۰ملین ڈالر ترکی اس چیز کو اہمیت نہیں دے گا جب اس کی ضرورت ہو۔ ہمارے لیے یہ چیز ضروری ہے کہ کوئی ہماری عزت کو پامال نہ کرے''

ترکی کے حزبِ اختلاف کی ریپبلکن پیپلز پارٹی (C.H.P) کے رہنما Kemal Kilicdaroglu نے بھی حال ہی میں ترکی اور اسرائیل کے سفارتی تعلقات میں downgrade یہ کہتے ہوئے مسترد کردیا ''اس چیز کا ترکی کے لوگوں کو دھوکہ دینے کے علاوہ کوئی مقصد نہیں'' اور دعویٰ کیا کہ ترکی کے اندر لگائے جانے والے امریکی ریڈار radar اسرائیل کی حفاظت کے لیے استعمال ہوگا۔

## امریکا نے افغانستان سے انخلاء کا موقع گنوادیا۔ سعودی شہزادہ

ایک سینئر سعودی شہزادے نے بدھ کو کہا کہ: امریکا کو چاہیے تھا کہ وہ اسامہ بن لادن کے قتل کو فتح کے اعلان کے لیے استعمال کرتا اور افغانستان سے فوراً نکل آتا۔ جبکہ اب اسے ملک میں قوم پرست بغاوت کا سامنا ہے۔ شہزادہ ترکی الفیصل، جو ایک سابق سعودی انٹیلیجنس چیف اور برطانیہ اور امریکہ کے سفیر رہ چکے ہیں نے کہا کہ'' اوبامہ انتظامیہ کو القاعدہ کے لیڈر کو ہٹانے کی زیادہ پذیرائی نہیں ملی، جسے یکم مئی کو پاکستان میں امریکہ کے خصوصی دستے نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ الفیصل نے کہا کہ اوبامہ کو اسامہ بن لادن کی موت کو استعمال کرتے ہوئے فوری طور پر فوجی واپسی کا اعلان کر دینا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا میرا مطلب سفارت خانے کی واپسی نہیں یا اقتصادی مدد یا باقی امداد، لیکن افغانستان میں زمینی افواج رکھنا کبھی بھی کامیاب نہیں رہا۔ انہوں نے مزید کہا۔ مجھے ڈر ہے کہ امریکہ پر ایک وقت آئے گا کہ چاہے اگلے سال یا اس سے اگلے یا اس سے اگلے سال۔ جب اس کا انخلاء ناگزیر ہو جائے گا۔ اور فتح کے ساتھ رخصتی کا یہ بہترین لمحہ تھا۔ بجائے اس کے کہ وہ اسی تنازعے کو جاری رکھیں۔ الفیصل، جن کا اپنے دور میں افغان سیاسی دھڑوں کے ساتھ وسیع تعلقات رہے ہیں نے کہا۔ اس تنازعہ میں صرف اسلامی طالبان اور پشتون قبائلی علاقے کے حامی ملوث نہیں انہوں نے کہا افغانی بیرونی افواج کو قبول نہیں کریں گے۔ وہ ان سے لڑیں گے۔ یہ صرف پختون نہیں ہیں جو امریکہ سے لڑ رہے ہیں یہ ایک ملک گیر رنگ اختیار کر چکا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ملا عمر کی قیادت میں طالبان کے ساتھ بات چیت کی امریکی کوشش سے کیا کچھ حاصل

ہوگا۔ توالفیصل نے کہا کہ شاید اس چیز کے لیے وقت اب گزر چکا ہے۔ میرے خیال میں ملا عمر اب غیر متعلق ہیں۔ الفیصل نے کہا جتنی بھی معلومات ہم دیکھتے ہیں اس کے مطابق ملا عمر غالباً پاکستان میں کہیں ہیں حتیٰ کہ افغانستان میں بھی نہیں۔ اور یہ زیادہ تر ایک بیرونی افواج کے خلاف قوم پرست مزاحمت بن چکی ہے۔ تو ملا عمر بہت سو میں سے ایک ہیں جو یہ مزاحمت کر رہے ہیں۔

## کراچی میں بدامنی: MQM نے امریکہ کو بتایا کہ کراچی میں وہ outground ہیں

اپریل 2009 میں وکی لیکس کی طرف سے جاری کی گئی مخفی امریکی سفارتی کیبل نے دعویٰ کیا کہ متحدہ قومی موومنٹ نے امریکہ کو بتایا کہ کراچی میں موجود پختون کے پاس مہاجروں سے زیادہ اسلحہ ہے۔ اور پاکستانی Establishment کی پنجابیوں کو طاقت میں رکھنے کی سازش کی بات کی۔

یہ تار جس کا موضوع 'MQM کے اصول اور سازش' ہے امریکی سفارت خانے کے معاملات کے انچارج Gerald Feierstein کی MQM کے لیڈران فاروق ستار اور عباس حیدر رضوی کے ساتھ ملاقات پر محیط ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ رضوی اپنے آبائی گھر کے ذکر پر جوش میں آگئے۔ انھوں نے امریکی سفارت کار کو یاد دلایا کہ وہ کراچی کے سب سے زیادہ نسلی متنوع ضلعے کی نمائندگی کر رہے ہیں اور لہٰذا سب سے غیر مستحکم بھی۔ انھوں نے اس چیز کا دعویٰ کیا کہ پختون قرب و جوار میں طالبان کے محفوظ اور خفیہ اسلحہ گاہیں ہیں۔ اپنی سیاسی جماعت کی سیاسی انتقام کی ساکھ کو چھپاتے ہوئے رضوی نے یہ دعویٰ کیا کہ پختون کا مہاجروں کے خلاف اسلحے کے دوڑ پر پلہ بھاری تھا۔ ستار اور رضوی نے دوبارہ زور دیا کہ پاکستانی Establishment نسلی دشمنی کو ہوا دے رہی ہے جس کا مقصد پنجابیوں کو طاقت میں رکھنا ہے۔ (Charges de' affair) ستار اور رضوی سے ان کی پارٹی کے نظام عدل regulation کے موقف پر بحث کرنے کے سلسلے میں ملے، پاکستان کی حکومت کے ردِعمل کے بارے میں ان کے خیالات لیے اور ان سے اس بڑے شہر میں بدامنی کے پیمانے کے بارے میں جانا جس میں ان کا اقتدار ہے)۔

ستار نے کہا کہ انھوں نے پیشن گوئی کی تھی کہ سرحد پر موجود عسکریت پسندوں سے بات چیت ناکام ہو جائے گی اور ایک طاقتور عسکری جواب کی تجویز دی تھی۔ انھوں نے اس چیز پر زور دیا کہ حالانکہ MQM حکومت کی اتحادی ہے PPP نے انھیں انسدادِ دہشتگردی کی اسٹریٹیجک منصوبہ بندی میں اعتماد میں نہیں لیا اور اپریل ۱۳ کی پارلیمانی قرارداد کو منظور کر کے MQM (اور بظاہر PPP کے بھی ارکان) کو تعصب میں ڈال دیا۔ انھوں نے تجویز دی کہ تمام بڑی سیاسی جماعتیں فوج کا رخ کریں اور طالبان کے خلاف فوری طور پر کاروائی کی درخواست کریں۔ رضوی نے شکایت کی کہ ساتھی اتحادی عوامی نیشنل پارٹی (ANP) کراچی میں پختون نسلی قوم پرستی کو ہوا دے رہی ہے اور ابھی بھی ۱۲ مئی 2007 کی پارٹیوں کے درمیان تصادم کی یاد منانے کے متنازعہ منصوبے کو لے کر بڑھ رہی ہے۔

## FBI کارکنوں کو سکھا رہی ہے کہ با اثر مسلمان پرتشدد اور انتہا پسند ہیں۔

FBI اپنے انسداد دہشتگردی کے کارکنوں کو یہ بات سکھا رہی ہے کہ با اثر امریکی مسلمانوں کے دہشگردوں کے ساتھ ہمدردی کے امکانات ہیں اور یہ کہ محمدؐ صرف ایک 'گروہ کے لیڈر' تھے۔ اور یہ کہ صدقہ دینے کا اسلامی عمل جنگ کے لیے فنڈنگ کے طریقے کار کے علاوہ کچھ نہیں۔ Virginia , Quantico میں محکمے کے تربیتی میدان میں کارکنوں کو چارٹ دیکھا کر یہ بات باور کرائی کہ جتنا ایک مسلمان دادرسا ہے اتنے ہی اس کے تشدد پسند ہونے کے امکانات ہیں۔ ان تباہ کن رجحانات کو پلٹا نہیں جاسکتا۔

Instructional کی FBI Presentation نے مزید بتایا کہ مسلمانوں کے قانون کے مطابق غیر مسلم کے خلاف کوئی بھی جنگ حق بجانب ہے۔ اور یہ کہ جب تک قرآن کو اللہ تعالیٰ کا تبدیل نہ کیا جانے والا کلام شمار کیا جائے گا تب تک معتدلانہ طریقے کار کو آگے نہیں بڑھایا جاسکتا۔ یہ اسلام پر FBI تربیتی مواد کے درجنوں حوالہ جات ہیں۔ جو Danger Room نے حاصل کئے ہیں۔ ان میں لاکھوں امریکیوں کا آئینی طور پر محفوظ مذہبی اعتقاد کو دہشتگردی کی سرگرمیوں کے پیمانے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ FBI کی ایک presentation نے اشارہ کیا: ''یہ ایک بنیاد پرست خطرہ نہیں ہے جتنا کہ یہ ایک عام قدامت پرست نظریے کا اصرار ہے''۔ اس میں مزید کہا گیا یہ سٹرٹیجک موضوعات جو اسلامی اشعائر کی عکاسی ہیں یہ محض نواحی نہیں بلکہ رائج الوقت ہیں۔

## یورپی خسارے کا بحران پوری دنیا کو غیر مستحکم کرسکتا ہے: برلسکونی

اٹلی کے وزیر اعظم سلوایو برلسکونی نے جمعرات کو پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے متنبہ کیا کہ یورپی خسارے کا بحران پوری دنیا کے لیئے ''غیر مستحکم کرنے والا عنصر'' بن سکتا ہے۔ اس خطاب میں انہوں نے اپنے استعفٰی کے مطالبے کو بھی مسترد کر دیا۔

مرکزی دائیں بازو کے سیاستدانوں سے خطاب کرتے ہوئے اس نے کہا'' اقتصادی بحران میں بہتری نہیں آسکتی، جب تک یورپ باہمی اتحاد، مشترکہ اقتصادی پالیسی، دفاعی پالیسی اور خارجہ پالیسی کے لیے کوئی مربوط اقدامات نہیں اٹھاتا۔۔۔جب تک یورپ ایک بڑی اقتصادی معیشت لیکن کمزور سیاسی بصیرت کے ساتھ رہے گا یہ معاشی بحران بغیر کسی حل کے یوں ہی بڑھتا جائے گا، اِس خطرہ کے ساتھ کہ یورپ پوری دنیا کی معیشتوں

کے لیے غیر مستحکم کرنے والا عنصر بن سکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ Speculation یورپی بینکوں کو اندر سے کھوکھلا کر رہی ہے۔ مارکیٹ کی صورتِ حال غیر یقینی ہے۔۔۔ جو کہ یورو کے استحکام کو متاثر کر رہی ہے۔ برلسکونی نے کہا کہ یورو اپنی ابتداء سے ہی اس حقیقت کی وجہ سے کمزور رہا کہ یورپ کی باہمی مشاورتی پالیسی کا فقدان اور مشترکہ یورپی بانڈز کا اجراء نہ ہوسکا۔

## یوروزون کا بحران یورپی یونین کو تباہ کرسکتا ہے۔حکام

یورپی یونین کے اعلیٰ عہدیدار نے بدھ کو خبردار کیا کہ یوروزون کا بحران یورپی یونین کو تباہ کرسکتا ہے دوسری طرف جرمنی اور فرانس کے لیڈران نے یونان سے دیوالیہ پن اور بڑے پیمانے پر افراتفری سے بچنے کیلئے بات چیت کی۔تمام محاذوں پر دباؤ بڑھ گیا ہے اور امریکا نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ جبکہ امریکی وزیرخزانہ Timothy Geithner نے کہا کہ یورپی ریاستوں کو اس چیز کا احساس ہوگیا ہے کہ اس بحران سے نمٹنے کے لیے ان کو زیادہ کوشش کرنی ہوگی۔عالمی معیشت کے خطرات کو اجاگر کرنے کے لیے Geithner یورپی یونین کے وزراخزانہ اور پولینڈ میں مرکزی بینکاروں کے ساتھ جمعہ کو غیر معمولی بات چیت کریں گے۔ پولینڈ کے وزیرخزانہ Jacek Rostowski جن کا ملک حال ہی میں یورپی یونین کی ملاقات کی صدارت کر رہا ہے نے کہا یورپ خطرے میں ہے اگر یوروزون ٹوٹ گیا۔تو یورپی یونین بچ نہیں پائے گا۔

## امریکہ پاکستانی نژاد عسکریت پسندوں کا پیچھا کرے گا۔پنیٹا

امریکی سیکٹری دفاع پنیٹا نے بدھ کے روز پاکستانی حکومت کے ساتھ مایوسی کا اظہار کیا انہوں نے خبردار کیا کہ امریکہ حقانی نیٹ ورک جیسے پاکستانی نژاد عسکریت پسندوں کو امریکی افواج پر حملے کی اجازت نہیں دے گا۔ امریکی سفارت خانے اور نیٹو کے ہیڈ کواٹرز پر کابل، افغانستان میں 20 گھنٹے کا حملہ جو بالا آخر بدھ کو ختم ہوا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے Panetta نے کہا کہ یہ چیز قابل قبول نہیں کہ حقانی مہلک حملے کرنے کے بعد تحفظ حاصل کرنے کے لیئے سرحد پار پاکستان بھاگ جائیں۔ان تک یہ پیغام پہنچنا چاہیے کہ ہم اپنی افواج کے دفاع کے لیے سب کچھ کریں گے۔ Panetta نے رپوٹرز جو اس کے ساتھ آسٹریلوی حکام سے ملنے کے لیے San Calfornia, Francisco جارہے تھے سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے یہ بتانے سے انکار کیا کہ آیا امریکہ کسی عسکری کاروائی کا رادہ رکھتا ہے۔لیکن پاکستانی سرحدی علاقوں پر امریکا کی ڈرون حملوں کی مہم میں اضافہ ہوا ہے۔

حقانی ایک مہلک ''دہشت گرد گروپ'' ہے جو مبینہ طور پر پاکستان کے سرحدی علاقے میں مقیم ہے Panetta نے کہا ہم نے بارہا پاکستانیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ حقانی کے اس طرح کے حملوں کے خلاف اپنے اثر و رسوخ کا استعمال کریں اور اس معاملے میں ہم نے بہت کم پیش رفت کی ہے۔ میں اس چیز کے بارے میں بات نہیں کروں گا کہ ہم کس طرح جواب دیں گے۔ہم اس چیز کی اجازت نہیں دیں گے کہ اس طرح کے حملے جاری رہیں۔امریکی حکام نے

افغانستان کے سخت حفاظتی حصار میں گھرے دارالحکومت کابل پر پورے دن کے حملے کا الزام حقانی نیٹ ورک پر لگایا ہے۔حکام نے بتایا کہ اس حملے میں 21 لوگ جان بحق ہوئے جن میں پولیس شہری اور حملہ آور بھی شامل ہیں۔

## ایران کے خلاف صدر ابامہ ہر طرح کے آپشن پر غور کر رہے ہیں

اس ہفتے اوبامہ نے پریس سے خطاب کرتے ہوئے کہا'' انہوں نے بڑے ہی مخصوص حقائق کو مدِنظر رکھا ہے۔''اوبامہ نے کہا'' کہ جو ہم یقینی طور پر جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایک ایرانی نژاد امریکی، امریکہ میں سعودی عرب کے سفیر کے قتل کی سازش میں ملوث ہے۔'' ''ہم جانتے ہیں کہ اس کے ایرانی حکومت میں موجود افراد سے براہ راست روابط تھے، اسے رقوم فراہم کی جاتی تھیں اور اسے احکامات جاری کیے جاتے تھے۔ اب یہ حقائق سب کے سامنے ہیں۔''اوبامہ نے مزید کہا کہ ایران کے خلاف حکمت عملی بنانے کے لیے امریکہ ہر قسم کے اقدامات کا جائزہ لے رہا ہے۔ بہرحال شروع میں قانونی اور سفارتی طریقہ کار کو اپنایا جائے گا، جس کے مطابق شروع میں سازش میں ملوث افراد کو قرار واقعی سزا اور ایرانی حکومت میں موجود عناصر پر مزید پابندیاں لگانا ہیں۔''محکمہ اموال (Treasury) نے ایرانی حکومت سے تعلق رکھنی والی کمپنیوں اور فرمز کی رقوم پر قدغن لگانا شروع کر دی ہے۔ امریکی صدر نے پیشگوئی کی کہ'' جو آپ مزید دیکھیں گے وہ یہ کہ مشرقِ وسطیٰ میں لوگ ایران کے ساتھ بہتر طریقے سے کام کرنے کے حوالے سے سوالات اٹھائیں گے۔''ایسی رپورٹس بھی منظرِ عام پر آئی ہیں جن کے مطابق صدر کو اس خطرے سے جون کے مہینے میں آگاہ کیا گیا تھا، اور مہینوں کی تحقیقات کا نتیجہ ان گرفتاریوں کی صورت میں نظر آیا۔

## کرغستان میں نماز سے متعلق قوانین مزید سخت کردیے گئے

کرغستان کے صدر نورسلطان نذر بایوف نے جمعرات کے دن مذہب سے متعلق ایک انتہائی سخت قانون پاس کیا، جس کی رو سے سرکاری اداروں میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہوں پر پابندی عائد کردی گئی ہے تاکہ اسلامی انتہا پسندی کو روکا جاسکے۔لیکن اس قانون کو کرغستان کے مسلم علماء اور مغرب دونوں سے

سخت تنقید کا سامنا ہے۔ نذر بایوف جسکی عمر اب 71 سال ہے، گزشتہ 20 سالوں سے کرغستان پر ایک سیکولر آمر کی طرح حکومت کر رہا ہے۔ کرغستان کہ جس کی آبادی 70% مسلمان ہیں، میں ابھی تک سوویت یونین سے آزاد ہوئی دوسری ریاستوں ازبکستان اور ترکمانستان کی طرح مسلمانوں کی طرف سے حکومت کے خلاف تشدد کا راستہ اختیار نہیں کیا گیا۔ نذر بایوف نے شمکینٹ (Shymkent) میں جو کہ ازبکستان کی سرحد پر واقع ہے، کا دورہ کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ نیا قانون۔۔۔ زیادہ وضاحت سے مذہبی جماعتوں کے حقوق و فرائض کو بیان کرتا ہے اور مذہبی رواداری برقرار رکھنے کے لیے حکومتی کردار کی بھی عکاسی کرتا ہے۔'' اُس نے کہا کہ '' مختلف مذاہب کے مسکن کرغستان میں امن اور رواداری سب سے قیمتی دولت ہے۔''

یہ بیان اُن کی Official ویب سائٹ پر شائع ہوا۔ اس قانون کو قانون ساز ادارے نے بڑی فرمانبرداری سے پاس کیا، لیکن اس قانون کی وجہ سے ملک میں ایک زبردست بحث کا آغاز ہو گیا ہے۔ قانون کی ساتویں شق تمام سرکاری اداروں میں نماز کے لیے مخصوص جگہوں پر پابندی عائد کرتی ہے۔ کرغستان کے مفتی اعظم مفتی عبدالستار دربیسالی کے مطابق اس قانون سے متقی مسلمانوں میں غصہ بھر سکتا ہے اور یہ قانون بذاتِ خود انتہا پسندی کو جنم دے سکتا ہے۔ اسی سال اسلامی انتہا پسندی کو روکنے کے نام پر کرغستان نے عدالت کا حکم آنے کے بعد کئی ویب سائٹس پر یہ کہہ کر پابندی لگا دی کہ یہ دہشت گردی اور مذہبی منافرت پھیلا رہی ہیں۔

## پاکستان، یمن اور صومالیہ امریکہ کے لیے خطرہ ہیں: پنیٹا

جمعرات کے دن پارلیمنٹ کی فوجی خدمات کی کمیٹی (Armed Services Committee) سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ کے وزیرِ دفاع لیون پنیٹا نے کہا کہ پاکستان، یمن اور صومالیہ میں موجود دہشت گرد امریکہ کے لیے خطرہ ہیں۔ '' قومی سلامتی اور 9/11 کے دس سال بعد امریکی افواج'' کے موضوع پر یہ نشست بلائی گئی تھی، جسکا مرکزی موضوع دفاعی بجٹ کی کٹوتی تھا۔ نشست کے پہلے 15 منٹ جنگ مخالف مظاہرین کی وجہ سے متاثر ہوئے۔ جو کہ جنگ مخالف نعرے لگا رہے تھے۔ پولیس نے مظاہرین کو باہر دھکیلا۔ پنیٹا نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ افغانستان کو القائدہ کے لیے ایک محفوظ پناہ گاہ نہ بننے دیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر امریکہ افغانستان کو جلدی میں خالی کر دیتا ہے اور یہ القائدہ کی پناہ گاہ بن جاتی ہے تو دنیا امریکہ پر انگلی اٹھائے گی۔ کمیٹی کے ممبران نے پنیٹا سے سوال کیا کہ امریکہ کیوں اربوں ڈالر جنگ پر خرچ کر رہا ہے، جبکہ ملک خود خسارے اور اقتصادی بحران میں مبتلا ہے۔ ریپبلیکن ممبر Chellie Pingree نے سالانہ 120 بلین ڈالر جنگ پر خرچ کرنے پر بھی سوال کیا۔

## NATO کی افغانستان میں فتح کا بیان دراصل حقیقت سے بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے

[رپورٹ]

جمعرات کو شائع ہونے والی ایک رپورٹ (A Flagship strategy in the 10 year war) میں کہا گیا ہے کہ NATO اُن کاروائیوں میں جو کہ دہشت گردوں کو مارنے کے لیے کی جاتیں ہیں اُن میں اپنی کامیابیوں کو بڑھا کر پیش کر رہا ہے۔ معاون فورس برائے بین الاقوامی سیکیورٹی (ISAF) ان آپریشنز کو بغاوت کے خلاف سب سے کارآمد طریقہ قرار دیتی ہیں۔ لیکن ایک ادارے (Afghan Analyst AANNetwork) کی ویب سائٹ پر شائع کی گئی رپورٹ کے مطابق دسمبر ۲۰۰۹ سے لیکر ستمبر ۲۰۱۱ تک ملنے والا ڈیٹا متواتر نہیں ہے۔ ''باغیوں کے معاملے میں شفافیت بہت کم ہے۔'' اُن رہنماؤں کو کہ جنہیں مارنے یا پکڑے جانے کی رپورٹس ہیں ان کو جانچنے کا کوئی طریقہ ہی نہیں۔''

دو دن پہلے ہی NATO فوج نے یہ دعویٰ کیا کہ جنوب کے وہ علاقے جو امریکہ کی سربراہی میں حاصل کیے گئے، طالبان اُن علاقوں کو واپس حاصل کرنے میں ناکام ہوئے ہیں اور طالبان کے حملوں میں بھی کمی آئی ہے۔ AAN کے ڈیٹا کی بنیاد 3771 پریس ریلیز ز پر ہے، کہ جن کے اندر 3873 طالبان کے جان بحق ہونے اور 7146 کے پکڑے جانے کی خبریں ہیں۔ ادارے نے کہا کہ ISAF ''رہنما (Leader) اور'' مددگار (Facilitator) '' کی اصطلاحات کو بغیر کوئی وجہ ظاہر کئے گڈ مڈ کر دیتا ہے۔ اسی طرح پریس ریلیز میں شائع کئے گئے اعداد و شمار اُن اعداد و شمار سے مختلف ہیں جو کہ ISAF مختلف اوقات میں میڈیا کو فراہم کرتی رہی ہے۔ ابھی یہ تو واضح نہیں کہ اِن بیانات میں کتنا بڑھاوا جان بوجھ کر کیا گیا ہے، لیکن ادارے کے نزدیک ''یہ ISAF کی کارکردگی جانچنے والے پالیسی سازوں کو اِن اعداد و شمار کو مان لینے سے پہلے کئی دفعہ سوچنے پر مجبور کر دے گی۔'' 3 ستمبر کو شائع ہونے والی ایک پریس ریلیز میں ISAF نے یہ دعویٰ کیا کہ مشرقی افغانستان میں فوجوں نے اِس سال 40 القائدہ کے باغیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ لیکن پرانی پریس ریلیز ز کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مطابق تعداد 22 ہلاک اور دس گرفتار کی ہے جن میں زیادہ تر کے متعلق ''القائدہ سے تعلق کے شبہ'' کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ AAN اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ پریس ریلیز بذات خود ایک مکمل تصویر پیش نہیں کرتی، سوائے اس کے کہ کچھ آپریشن رپورٹ نہ ہوئے ہوں جہاں مزید ہلاکتیں اور گرفتاریاں عمل میں آئی ہوں۔

⊗⊗⊗